انت ولی فی الدنیا والآخرۃ
دیوان ولی
مع دیباچہ
محمد ابراہیم ساپانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ
باہتمام منشی ممتاز علی آثر دہلوی
مطبوعہ جید پریس دہلی

انت ولی فی الدنیا والآخرۃ
دیوان ولی
مع دیباچہ
حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ
باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی
مطبوعہ جید برقی پریس دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

عنوان کتاب اس مقدس ذات سے معنون کی جاتی ہے جسکی قدرت کاملہ نے کاف و نون کے دو حرف کی ترکیب سے ایسے دو عالم پیدا کئے جنکے نظام سنکر اور دیکھکر بڑے بڑے حکیم اور عالم متحیر و حیران رہے جاتے ہین ایک عالم جسکو آنکھین مشاہدہ کرتی ہین یقینی ہے دوسرے کی خبر جو کہ اسی عالم کے ساتھ دی گئی ہے بدینوجہ اسکا وجود اسکی ہستی کی دلیل ہے جسکے مشاہدہ سے انسان معذور ہے۔ دوسری مخلوق کی تفصیل بوجہ طوالت کلام نظر انداز کرکے تمام مخلوقات عالم مین خلقت بشری ہی پر نظر کیجائے تو بڑے بڑے عقلا اور بالغ نظرون کو دیوانہ سا بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جو کمالات انسان کو مرحمت فرمائے ہین اگر ہر موئے بدن انسان زبان بنجائے تو نہ اسکا شکر نعمت ادا ہوسکتا ہے نہ اسکی تکوینات کی تفصیل پر بحث کرسکتا ہے۔ باوجود حصول کمالات انسان صنعت ربانی کی باریکیون اور خوبیونکے منافع اور مضار کو نہ سمجھ سکتا ہے نہ بیان کرسکتا ہے۔ بندہ عاجز سے فرض مخلوق یہ ہے کہ خالق کا ذکر اسکا شکر نعمت ورد زبان رکھے اور ہر حال مین اس سے نصرت خواہ رہے۔ اس فرض کے بعد دوسرا واجب وہ ہے جس کا ذکر ہم پہلوئے حمد الٰہی ہے یعنی نعت رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جنکی ذات پاک وہ ذات ہے جو محبوب کبریا ہے نصوص قرآنی و آیات فرقانی متواترا اسکی مظہر ہین کہ ہر مسلمان روز و شب میرے محبوب کا ذکر کیا کرے اور صلوٰت و سلام حاشیہ ذکر قرار دے۔ راقم ہیچمدان کو جناب باری تعالیٰ کاش یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہر وقت ذکر حبیب مجیب میرے ورد زبان اور نقش دل رہے۔

آمین یا رب العالمین

وجہ انطباع

زبان اردو کو بام ترقی پر پہنچانیکے لئے جو جان توڑ کوششین میرے پیشرو بزرگون نے کی ہین اور جو بزرگ اسوقت کر رہے ہین انکے ساتھہ میرا شریک ہونا گویا منہ چڑانا ہے لیکن مولانا حالی کا قول مجھے یاد ہے کہ "اردو کا مستقبل اب پنجاب اور دکن سے وابستہ ہے" اسلئے دکنی ہونیکے لحاظ سے مجھے بہی یہ حق حاصل ہے کہ اہل پنجاب کیطرح اردو کی خدمت اپنا فرض سمجہون۔ علاوہ ازین گورنمنٹ بمبئی بہی ترقی اردو کی خواہان ہے اور چاہتی ہے کہ یہ صوبہ بہی اردو دانی مین کسی صوبہ سے کم نرہے۔ کاش یہ گورنمنٹ دہلی سے کسی لٹریری نامور کو دعوت دے اور بمشاہرہ معقول اوسکو اپنے پراونس مین رکہے اور کچہہ تراجم و تالیف کی خدمت اسکے ذمہ کرے۔ جیساکہ پنجاب مین رکہکر محمد حسین آزاد نے اپنی اردو خدمات سے گورنمنٹ کا ہاتہہ بٹایا۔ اگرچہ گورنمنٹ بمبئی نے اردو ٹیکسٹ بک کمیٹی مقرر کی اور اسنے مدارس سرکاری کیلئے اردو درسی کتابین تیار کی ہین اور کتب تواریخ اور جغرافیہ کا اور زبانون سے اردو مین ترجمہ کیا ہے لیکن درسی کتابین شایع کرنا ترقی اردو کیلئے کافی نہین۔ میرا منشا یہ ہے کہ ترجمہ اور تالیف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے اور علوم و فنون جدیدہ کی جو کتابین یوروپ مین شایع ہوتی ہین انکا ترجمہ اردو مین ہوتا رہے نیز ہماری جو بیش بہا کتابین نایاب ہوتی جاتی ہین از سر نو طبع کیجائین۔ اس مسئلہ کیطرف نہ صرف گورنمنٹ بلکہ دارالعلوم بمبئی اور اُن لوگونکو جنکو اردو سے دلچسپی ہے اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ نیز گورنمنٹ کا یہ بہی فرض ہونا چاہئے کہ جو لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائین انہین کافی مدد دے۔

سنہ ۱۹۱۹ء سے مین ڈکن کالج پونہ مین بحیثیت اسسٹنٹ پرشین لکچرار علمی خدمت کر رہا ہون سنہ ۱۹۲۱ء مین بی۔ اے کلاس کیلئے اردو کورس مقرر ہوا۔ اور یہ خدمت بہی میرے سپرد ہوئی جسکو مین نے نہایت شوق سے انجام دیا اس سال ایم اے کلاس کیلئے اردو کورس مین منجملہ

دیگر کتب اردو دکن کے سب سے پہلے اردو صاحب دیوان شاعر ولی کا دیوان بہی جو زبان قدیم کا نمونہ ہے داخل کیا گیا۔ جسکا ملنا آجکل بہت مشکل تہا۔ اسلئے اس خدمت کو مین نے اپنے ذمہ لیا کہ اسکو طبع کراکے اہل ذوق کی ضروریات کو عموماً اور طلبا کی ضروریات کو خصوصاً پورا کرون۔

چونکہ یہ دیوان آج سے قریباً ۳۰۰ برس پہلے کی زبان مین لکہا گیا ہے اسلئے یہ بہی مناسب معلوم ہوا کہ اسکے مشکل الفاظ کی فرہنگ اور بعض بعض اشعار کی شرح بہی کر دی جائے جس سے طلبا اور اہل ذوق کو کافی سہولت ہو جائے۔

جناب ابراہیم حاجی یعقوب صاحب کا شکرگذار ہون جنہون نے مجہے اپنے کتب خانہ سے دیوان ولی کا ایک پرانا نسخہ عطا فرمایا۔ نیز حضرت قبلہ ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خان صاحب سائل دہلوی ممبر پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کا منت پذیر ہون کہ آپ نے حالات ولی کا ایک کافی ذخیرہ عطا فرمایا۔ اور شرح و معانی اشعار ولی اور بعض علمی نکات سے معلومات عامہ مین اضافہ کیا۔ اسیطرح منشی ممتاز علی صاحب آثر دہلوی کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اسکی طباعت مین میرا ہاتہہ بٹایا۔ نیز اُن ارواح پاک کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہون جنکی تصانیف نے میرے لئے حل المشکلات کا کام کیا۔

بتقاضائے بشریت ممکن ہے کہ اس خدمت مین مجہہ سے کسی جگہ لغزش ہو گئی ہو ناظرین سے چشم پوشی کا ملتجی ہون۔ اور امیدوار ہون کہ ایسی لغزشون سے مجہے مطلع فرمایا جائے تاکہ طبع ثانی مین ان کی اصلاح کی کوشش کرون۔

نیازمند
حیدر ابراہیم سایانی
اسسٹنٹ پرشین لکچرار دکن کالج
پونہ

زبان اردو

عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ ہندوستان کی اصلی زبان سنسکرت ہے اور باقی تمام زبانیں
اس کی نقل ہیں لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہی کوئی قدیم زبان ایسی تہی جو بدلتے بدلتے
سنسکرت یا قریب التلفظ سنسکرت بنگئی اور اسکے اصلی وارث برہمن قرار پائے جنہوں نے اس کو
زبان الٰہی سمجھکر اپنے ہی طبقے کیلئے مخصوص کرلیا اور اسقدر حفاظت کی کہ غیر برہمن کو اسکا حاصل
کرنا مدتوں دشوار رہا جواب بہی پایا جاتا ہے۔ اسی خود غرضی کے باعث بدہسٹ نے ایک نئی
زبان ایجاد کی اور اسکو اس قدر بڑہایا کہ اسکا حلقہ اثر تمام ملک میں پہیل گیا۔ اور رفتہ رفتہ
ہر حصۂ ملک کی زبان علیحدہ ہوتی چلی گئی۔ انہی میں سے راجہ بہرت کے ایوان شاہی کی زبان
برج کہلاتی تہی۔ جس کے بولنے اور سمجہنے والے اسکے ہم نشین تہے۔ جب مسلمانوں کا قدم ہندوستان
میں آیا تو اس زبان میں بہی تغیر شروع ہوا۔ اور چونکہ عربی۔ ترکی اور فارسی تین زبانوں کا اس
ایک زبان سے اتصال ہوا اس لئے ایک نئی قسم کی زبان پیدا ہوئی جسکا نام ریختہ رکہا گیا
ہندوستان میں اپنی نوعیت کی چونکہ ایک پہلی زبان تہی اسلئے بچے بچے کو پسند آئی اور ہر جگہ
بولی جانے لگی۔ یہانتک کہ حضرت امیر خسرو کا زمانہ آیا اور انہوں نے بقول آزاد مرحوم ملک
سخن میں ایک طلسم خانہ انشا پردازی کا کہولا۔ "خالق باری لکہی جو اس زبان کی تقریباً ڈکشنری
ہے۔ گیت اور دوہے بنائے جو ملک میں ہوا کیطرح پہیلے اور دماغوں میں بونکر بسے۔ غرضکہ
اس زبان نے ترقی کی جتنے منازل دو ڈہائی سو سال کے عرصے میں طے کئے تہے انہوں نے
اپنی خدمات سے ایک قلیل عرصے میں اس سے کئی منزلیں زیادہ آگے بڑہا دیا۔ اگر اس زبان
کی یہی رفتار رہتی تو آجکل کی زبان عالمگیر کے زمانہ میں بلکہ اس سے بہی پہلے ہوتی۔ لیکن افسوس
کہ امیر خسرو کے بعد صدیوں تک ہندوستان میں طوایف الملوکی اور قتل و غارت کا بازار گرم رہا
اور کسیکو اپنی جان کے آگے زبان کی حفاظت کا خیال نہ رہا۔ درحقیقت یہ امیر خسرو ہی کی

کی لیاقت تھی جو باوجود بے چینی اور پریشان حالت کے زبان کی یہ خدمت کر گئی۔ خدا خدا کرکے اورنگ زیب عالمگیر کی پر امن اور علم دوست سلطنت کا زمانہ آیا اور اس زبان کی خدمت کیلئے قدرت نے علاقہ دکن میں ولی کو پیدا کیا جس نے اس مکان کی چار دیواری کھڑی کرکے چھت ڈالی جسکی بنیاد امیر خسرو رکھہ گئے تھے۔ یعنی سعدی، حافظ، خسرو اور جامی کیطرح غزل لکھی اور فارسی کی تمام اصناف شاعری کو ریختہ کا جامہ پہنا کر دیوان مرتب کیا اور اس فن میں وہ مرتبہ حاصل کیا جو سعدی وغیرہ کو فارسی میں حاصل تھا۔ ان کے بعد شاہ عالم کا زمانہ آیا اور اس زبان کا نام ریختہ سے اردو رکھا گیا۔ اور بہت سے صاحب دیوان شاعر ہوئے۔ ہر ایک نے اسکی ترقی میں بقدر ہمت کوشش کی۔ مرزا جان جانان مظہر سودا۔ میر۔ مصحفی۔ انشا۔ ناسخ۔ آتش اور مومن وغیرہ نے اسکی لپائی کی۔ ذوق غالب نے اسکو گھوٹا اور داغ و امیر نے نقش و نگار سے اسکو مزین کیا۔

ولی دکنی

شمس ولی اللہ، ولی محمد، محمد ولی، یا ولی الدین ولی کو آج قریباً پونے تین سو سال کا زمانہ گذرا جس میں سینکڑون مورخ اور تذکرہ نویس گذرے لیکن تعجب ہے کہ کسی مورخ نے اس نامور شاعر کا حال نہ لکھا۔ نہ صرف ولی کا بلکہ یون کہئے کہ قریب قریب کسی اردو شاعر کیطرف انکی توجہ مبذول نہ ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ولی کے حال سے بالکل بیخبر ہین۔ یہانتک کہ نام بھی صحیح نہین ملسکتا۔ اس امر مین یوروپ کے مورخ قابل رشک ہین جو ہزارون کوس دور بیٹھے ہوئے ہندوستان کے شعرا کے حالات فراہم کرنے مین لاکھون روپیہ صرف کررہے ہین۔ میر تقی میر اور حکیم قدرت اللہ خان قاسم چونکہ شاعری

سے نسبت رکہتے تہے اسلئے اُنہون نے شعرا کے کچہہ حالات فراہم کئے جو غنیمت شمار کئے جاتے ہین۔ لیکن ولی کی نسبت اِن تذکرون مین بہی اختلاف ہے۔ حکیم قدرت اللہ خان اپنے تذکرہ مین لکہتے ہین کہ وَلی احمد آباد گجرات کے رہنے والے اور شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان مین تہے۔ میر تقی میر اپنے تذکرہ مین اورنگ آبادی لکہتے ہین جس سے اُنکے مولد و منشا کا صحیح پتہ نہین ملتا۔ ادہر خود جناب وَلی نے یہ کہکر ؎

ولی ایران و توران مین ہے مشہور
وطن گو اُس کا گجرات و دکن ہے

مسئلہ وطن کو اور بہی پیچیدہ کر دیا۔ کلام کو دیکہتے ہوئے میر تقی کا قول قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کیونکہ تمام دیوان مین سوائے دکنی محاورات اور الفاظ کے گجراتی زبان کا کوئی لفظ نہین ملتا مثلاً 'مینے' اور 'سُون' گجراتی زبان مین 'مجہے' اور 'کیا' کے معنی مین مستعمل ہین وَلی نے اِن دونون لفظون کو بمعنی 'مین' اور 'سے' استعمال کیا ہے جو قصبات دکن مین آجتک اِنہی معنون مین سُنے جاتے ہین۔ اسیطرح بیسیون الفاظ ہین جو دکنی کہے جاتے ہین مثلاً

انجھوان	آنسو کی جمع	اُنِس کا	اپنا	انیندی پن	نیم خوابی
بہیتر	اندر	بہوان	بہوین	پلکان	پلکین
جگ منے	دنیا مین	نمن۔ نمط	طرح	سون۔ سے۔ سیتی	سے
بچن	کلام	نَیُن یا نَیَن	آنکھ	موہن۔ سریجن۔ سجن۔ پی۔ پیتم۔ پیو	معشوق
مکھ	چہرہ	ہمن کون	ہمکو	سرتا نین	ختم نہین ہوتا
بوجھا	سمجھا	ٹک	ذرا	لٹ پٹی دستار	بانکی پگڑی
نَیُن	نہین	برہ	عشق	رسولان	رسول کی جمع
باولے بال	بال بال	بوجھ کے	سمجھ کے	اسوار	سوار
گگن	آسمان	سنگات	ساتھ	بسر کر	بھول کر

علاوہ ازین جس قدر شعرا گذرے ہین سب نے وَلی کو دکنی مانا ہے۔ چنانچہ قایم کہتا ہے ؎
قایم مین غزل طور کیا ریختہ ورنہ ۔ اک بات لچر سی بزبان دکنی تھی ۔ میر تقی فرماتے ہین
؎ خوگر نہین کچھ یونہی ہم ریختہ گوئی کے ۔ معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا۔

دہلی کا سفر

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جس فن مین کمال حاصل کرتا ہے اسی فن کے جاننے والون سے داد لیتا ہے۔ وَلی کو اپنے وطن مین جب کوئی ہمرتبہ اور سخن فہم شاعر نہ ملا تو اپنے ہمراز و دمساز دوست سید ابو المعالی کے ہمراہ دہلی کا سفر کیا جہان اسوقت صائب کلیم اور ناصر علی سرہندی وغیرہ نامی گرامی شاعر داد سخن دے رہے تھے اور امیر خسرو کے دوہے اور گیت گلے کے ہار ہو رہے تھے۔ اس مجمع کمال مین وَلی نے اپنی اختراع جدید پیش کی جہان بقول آزاد مرحوم ان کے کلام کو اشتیاق نے ادب کے ہاتھون پر لیا۔ قدردانی نے غور کی آنکھون سے دیکھا۔ لذت نے زبان سے پڑھا۔ گیت موقوف ہوگئے۔ قوال معرفت کی محفلون مین انہی کی غزلین گانے بجانے لگے ۔ باہر کے لوگ انکی غزلین بطور تحفہ لیجانے لگے ۔ انہون نے خوش ہوکے کہا ؎ ولی تجھ طبع کے گلشن مین جو کوئی سیر کرتے ہین وہ تحفہ لیکے جاتے ہین مری گفتار ہر جانب ۔ مشاعرے ہوئے ہمطرح غزلین کہین چلبلی طبیعتون سے نوک جھونک شروع ہوئی اور کہا ؎ لگے پھیکی نظر مین اے وَلی دوکان حلوائی اگر ہو جلوہ گر بازار مین شیرین سخن میرا۔ پھر کہا ؎ تیرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن وَلی ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین ۔ نئی نئی طرح ایجاد کین اور کہا ؎ اس شعر کی یہ طرح نکالی جو اے وَلی ۔ یہ اختراع سنکے رہے دل مین سب عجب ۔ لوگون نے انکے مضامین کی نقل کرنا شروع کی۔ آپ نے بگڑ کر کہا ؎ سخن شناس کے نزدیک کب ہے کم زیزید ۔ کیسکی مطلب رنگین کو جو کرے ہے شہید۔ سب سے زیادہ ناصر علی سرہندی

کہ طوطی بزم سخن مین بول رہاتہا انکو لکھا ہے ؎ اچھل کر جا پڑے جون مصرع برق؛ اگر مصرع لکھون ناصر علی کو" ناصر علی جو ولی کی ریختہ گوئی کا قایل تہا چوٹ کا جواب دیتا ہے ؎ با عجاز سخن گر اُڑ چلے وہ؛ ولی ہر گز نہ پہنچے گا علی کو" غرضکہ ولی نے نازک خیالی معاملہ بندی معنی آفرینی اور خیالات کی بلند پروازی کے وہ وہ جوہر بازار سخن مین سجائے کہ دنیا آجتک انکو دیکہتی اور ہر نظر مین ایک نئی شان کا مشاہدہ کرتی ہے۔ اور جو قدر و منزلت انکو اپنے زمانہ مین حاصل تہی وہ ہی آجتک باقی ہے۔ چنانچہ دہلی کے ایک مشاعرے مین کسی نے کہا کہ ولی گجراتی کی شاعری ہمارے لئے باعث فخر اور زبان کیلئے سند نہین ہوسکتی۔ جس کا جواب اسی مشاعرہ مین کسی نے دیا ع وؔلی کا جو نہین قایل اُسی شیطان کہتے ہین اس مصرع کا یہ اثر ہوا کہ زبان چلتے چلتے تلوار چلنے لگی۔ مرزا سودا کے شاگرد حاتم کہتے ہین ؎ حاتم یہ فن شعر مین کچہہ تو بہی کم نہین؛ لیکن ولی ولی ہے جہان مین سخن کے بیچ آزاد آبحیات مین فرماتے ہین "اس عہد کی حالت اور بہاشا زبان کو خیال کرتا ہون تو سوچتا رہ جاتا ہون کہ یہ صاحب کمال زبان اُردو اور انشا ہندی مین کیونکہ ایک نئی صنعت کا نمونہ دے گیا۔ اور اپنے پیچہے آنیوالونکے واسطے ایک نئی سڑک کی داغ بیل ڈالتا گیا۔"

اسوقت تک ریختہ گو مختلف موضوع پر طبع آزمائی کرتے تہے۔ وؔلی نے اپنی ذکاوت اور تیزی طبع سے فارسی کیطرح ردیف وار غزلین مخمس۔ ترجیع بند۔ مثنوی اور رباعیات کہہ کر اپنا دیوان سب سے جدا رنگ مین تیار کیا۔ جس مین ایسے ایسے چیدہ اور منتخب اشعار ہین کہ پورے دیوان مین ایک شعر بہی نظر انتخاب سے نہین گرتا۔ باوجود ابتدائی ایجاد اشعار کو نئی نئی صنعتون سے مرصع کیا اور مطالب و مقاصد کو ایسی پیاری پیاری اداؤن سے ادا کیا ہے۔ جو آجتک دلونکو لبہا رہی ہین چنانچہ آپ فرماتے ہین ؎

دل کی مچھلی پر ہے پھینکا عشق نے جنجال جال ‖ دام مین اس زلف کے ہے مرغ دل بیحال حال

خط نہین آغاز اس رخسار کے یہ آس پاس | حسن کے لینے کو یہ آئے ہین استقبال بال

جس گرد او پر پاؤن دھرین تیرے رسولان | اس گرد کو مین کحل کرون دیدۂ جان کا

کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کو | کھایا ہے جو کوئی تیر تجھہ ابرو کی کمان کا

سجن کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب | ہر ایک رگ ستی تار رباب کی مانند

آنکھون نے تری دیکھہ ہین آہو کو مبتلا | بوجھا تری نگاہ مین ہے وحشت شعار بند

اے شکر لب قند سے تجھہ لب کی ہین باتان لذیذ | حرف تیرا سکے ہین جیسے حلوۂ سوہان لذیذ

چاہو کہ اسکے زیر قدم تم وطن کرو | اول آپ کے عجز مین نقش چرن کرو

مجھہ حال پہ اے بوعلی وقت نظر کر | تجھہ نطق مین بوجھا ہون کہ قانون شفا ہے

ہر جنس کا معمہ بوجھا گیا ہے اَمّا | تجھہ راز کا معمہ جگ مین رہا ہے اجل

فلاطون ہون زمانہ کا صنم جب مجھہ گلی آوے | نہو جیون طفل مکتب سا اگر وان بوعلی آوے

صنم تجھہ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے | بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہین گنتے

یہ تو ان اشعار کا نمونہ ہے جو خاص دکنی اور ورلی کی زبان کہے جاتے ہین چند شعر اور ملاحظہ ہون جو آجکل کی زبان اور مشق سخن کا نتیجہ معلوم ہوتے ہین اور جنکو سنکر کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ آج سے ۲۰۰ برس پہلے کی زبان ہے۔

آرزوئے چشمۂ کوثر نہین | تشنہ لب ہون شربت دیدار کا

سند گل منزل شبنم ہوئی | دیکھہ رتبہ دیدۂ بیدار کا

یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے | استاد ہے سحر سامری کا

مین تجھہ کو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہون | کہ نخل موم جدا، سرو سربلند جدا

ترے فراق مین ہر آہ اے کمان ابرو | گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کی مانند

شراب شوق سے سرشار ہین ہم | کہین بیخود کہین ہشیار ہین ہم

خوشہ چین جمال دلبر ہے | خرمن ماہ و خوشۂ پروین

صحبت غیر مین جایا نہ کرو
درد مندون کو کڑہایا نہ کرو

حق پرستی کا اگر ہے دعوے
بے گناہون کو ستایا نہ کرو

اپنی خوبی کے اگر ہو طالب
اپنے طالب کو جلایا نہ کرو

ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کو شکل دکھایا نہ کرو

ہمکو برداشت نہین غصے کی
بے سبب غصے مین آیا نہ کرو

پاکبازون مین ولی ہے مشہور
اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر
بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر

مت تغافل کو راہ دے ای شوخ
جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر

اس سے جو آشنائے درد نہین
آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

ولی سے قریباً ۲۰۰ برس بعد دہلی کی ایک طوایف کہتی ہے ؎

بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر

بیوفاؤن سے کیا وفا ہوگی
آشنائی نہ کر خدا سے ڈر

دست نازک کا کچھ خیال تو رکھ
یون کلائی نہ کر خدا سے ڈر

ہے مغل رات دن ترے قربان
اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر

اس توارد سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو زبان ولی نے برتی ہے وہ قریب قریب ڈیڑہ سو برس بعد دوسرونکو نصیب ہوئی ہے۔ درحقیقت ولی نے شاعری کی ہی نہین بلکہ شاعری سکہائی ہے۔ انکی تغزل کی تقلید آج سب کے لئے لازمی ہے۔ جو انکی تغزل کی حدود مین رہکر غزل کہتا ہے وہ غزل کہلاتی ہے ورنہ غزل کی تعریف سے باہر ہے۔ فارسی مین جس قدر اصناف نظم ہین قریب قریب تمام کو ولی نے اردو جامہ پہنا دیا ہے۔ چند

مثالین بطور نمونہ دی جاتی ہین جس سے شاعر کی قادر الکلامی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔

تشبیہات	نپوچھو عشق مین جوش وخروش دل کی ماہیت	برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا
״	لگے جون نخل ماتم سرو گلشن اسکی آنکھون مین	تماشہ جسنے دیکھاہے صنم کی خوشخرامی کا
״	مثل مینائے شراب بزم حسن	حوض دل کا عکس سے روشن ہوا
واردات	سخن صاحب سخن کا سلکے ملنے کی ہوس مت کر	جواہر جب ہوے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب
تخیل	ترا دل لے پریرو گر نہین ہے طالب شہرت	تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا
״	دیکھاہے تیری زلف کے حلقے کو جسنے اک نظر	وہ نقطہ خال سیاہ سا بیسر و بے پا ہوا
״	ماہِ نوان ہو نہ کر کے نظر	سوئے مغرب چلاہے روبقفا
نازکخیالی	کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب	پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جانفشانی کا
״	عزیزو بعد مرنیکے نپوچھو تم کہ تنہا ہون	لکھاہے پردۂ دلپر خیال اس یار جانی کا
سہل الممتنع	حرف بیجا بجاہے گر کہہ دون	دشمن ہوش ہے بیا کی ادا
״	نہین گل اسکے منہ سا عالم مین	قایل اس بات کی ہے باد صبا
ادب	نہ جلوے ملک بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر	زمین بیقراری مین گڑا ہے نال عاشق کا
نعت	فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل وجانکو	کہ تجکو شور قیامت سے بے نیاز کیا
معاملہ	دیکھاہے تجکو آپ کو روشن جہان مین	زرین نقاب شرم نہ لے منہ پر آفتاب
صنعت توشیح	حق نے تجھہ قد کو دیکھہ مثل الف	خوش خطون کا تجھے امام کیا
	کاف کوفی ہے اس کمر کا پیچ	سب نے اسکو سر کلام کیا
	تجھہ دہن نے کہ میم معنی ہے	دل سیماب مین مقام کیا
	تاکہین خلق تجکو ماہ تمام	زلف کو تیرے حق نے لام کیا

نام تیرا ولی نے اے اکمل
شوق سے ورد صبح شام کیا

سالِ ورودِ دہلی

جس طرح انکے وطن کا مسئلہ حل نہین ہوا اسیطرح یہ مقدمہ بہی غیر فیصل ہے
کہ ولی کس سال دہلی پہنچے۔ آزاد مرحوم آبحیات مین فرماتے ہین "انکا ابتدائی
عہد شاید عالمگیر کا آخر زمانہ ہوگا۔ اور وہ معہ اپنے دیوان کے سنہ ۳ محمد شاہی مین دلی پہنچے"
حال یہ ہے کہ انکا کلام ناصر علی سرہندی کو اپنا ہمعصر ثابت کررہا ہے اور ناصر علی نے محمد شاہ
کی تخت نشینی سے ۲۲ سال قبل ۱۱۰۹ھ مین انتقال کیا ہے جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ولی
سنہ ۳ محمد شاہی سے قبل یعنی عالمگیر کی وفات سے ۱۰-۱۲ سال پہلے دہلی پہنچ چکے ہین اور کم از کم
۳۰-۴۰ سال تک دہلی مین رہے ہین اور اسی طول قیام سے متاثر ہوکر غالباً یہ شعر کہا ہو
؎ دل ولی کا لے لیا دلی نے چہین ؎ جا کہو کوئی محمد شاہ سون۔ دوسرا یہ شعر بہی اس
مدت قیام کیلئے دلیل ہوسکتا ہے ؎ ہرگز ولی کے سامنے باتین وطن کی مت کرو۔ جو یار کے
کوچہ مین ہے اسکو وطن سے کیا غرض۔

تصنیفات

جس طرح ہندوستان کی بدنظمی اور طوایف الملوکی نے اکبر کے علمی خزانہ کو
نیست و نابود کیا اسیطرح ۱۸۵۷ء کے غدر نے عالمگیری خزانہ کو تہ و بالا
کیا۔ اور جس قدر فارسی اردو تصانیف تہین قریب قریب ۹۰ فیصدی برباد ہوگئین جن مین
سے کچھ تو خود ہمارے ہاتھون ہوا اور کچھ یوروپ والونکے۔ چنانچہ اسوقت یوروپ کے
مختلف کتب خانون مین مشرقی زبان کی ۲ لاکھ کتابین ہین جو ہمارے لئے مایہ ناز ہین
اور ایک اعتبار سے اب ہی ہین۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم سرتاج الشعراء ولی کی تصانیف
سے صرف دو کتابین دیکھ رہے ہین ایک مختصر رسالہ نور المعرفت تصوف مین دوسرا یہ
چھوٹا سا دیوان ریختہ مین۔ رسالہ تو اب ہی نہین ملتا صرف یہ دیوان ہے جو اس سے
پہلے کہین کہین بطور تبرک ملتا تہا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بہی اپنی اصلی حالت مین ہمارے
سامنے نہین ہے۔ آبحیات مین آزاد مرحوم نے چند شعر لکھے ہین جو موجودہ دیوان مین
نہین ہین ؎

تجھہ لب کی صفت لعل بدخشان سی کہونگا	جادو ہے تری نین غزالان سے کہونگا
دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی	یہ کشور ایران مین سلیمان سے کہونگا
زخمی کیا ہے مجکو تری پلکون کی انی نے	یہ زخم ترا خنجر بہالان سے کہونگا

بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سے ہر گاہ
جلدی سے ترے درد کی درمان سے کہون گا

صفحہ ۲۴ کی پہلی غزل مین یہ شعر نہین ہے ؎
یوکناری لکھہ پہ تیرے اے زلیخا وش نہین
سورۂ یوسف کو لکھا گر و تحریر طلا
صفحہ ۱۱۲ کی دوسری غزل مین یہ شعر کم ہے ؎
کہینچین آپس مین انکھیان مثر جون کحل جواہر
عشاق کے گر ہاتہہ وہ خاک چرن آوے
ایک پوری غزل نہین ہے جس کا مطلع ہے ؎
یہ تل تجہہ لکھہ کے کعبے مین مجہے اسود حجر دستا
زنخدان مین ترے مجہہ چاہ زمزم کا اثر دستا
علاوہ ازین مثنوی شہر سورت اور رباعیات بہی ناکمل معلوم ہوتی ہین۔ مثنوی کربلا بہی دیوان سے علیحدہ کردی گئی۔ جسکے تلف ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ انشاء اللہ سکنڈ ایڈیشن مین تبصرہ کلام کے ساتہہ اس کمی کو پورا کرنیکی کوشش کیجائیگی۔

اس مسئلہ کی نسبت زیادہ غور خوض کی ضرورت نہین ہے کیونکہ الشعراء

تلمذ تلامیذ الرحمٰن جنکو قدرت نے فکر رسا عطا فرمائی ہے وہ ہر چیز سے سبق حاصل کر لیتے ہین لیکن چونکہ ولی کو فن شاعری کے سوا اور کسی فن سے شوق نہین تہا جیسا کہ انکا شعر ہے ؎ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہین ذوق ؛ سخن کے آشنا کا آشنا ہون ممکن ہے کہ شاہ سعد اللہ گلشن سے شعر مین اصلاح لی ہو یا کم از کم مشورہ سے مستفید ہوئے ہون۔ جنکی نسبت ولی اپنے رسالہ نور المعرفت مین لکہتے ہین کہ " مین محمد نور الدین صدیقی سہروردی کے مریدون کا خاک پا ہون اور شاہ سعد اللہ گلشن کا شاگرد"

لیکن تدوین دیوان بقول آزاد مرحوم یقیناً انہی کے اشارہ سے ہوئی ہے۔

عام حالات بقول آزاد مرحوم "ہماری زبان کے مورخ اور ہمارے شعرا کے تذکرہ نویسون نے اسکے (ولی کے) ولی اور خدارسیدہ ثابت کرنے مین تو بڑی عرقریزی کی لیکن ایسے حال نہ لکھے جس سے اسکے ذاتی خصایل و حالات زندگی مثلاً دنیاداری یا گوشہ گیری۔ اقامت یا سیاحی۔ راہ علم و عمل کے نشیب و فراز سفر مین یا اوسکی صحبتون کی مزہ مزہ کی کیفیتین معلوم ہون یا سید ابوالمعالی کا سراپا جو صفحہ ۱۱۸ مین درج ہے۔ متفرق عاشقانہ اشعار اور مثنوی شہر سورت کے مطالعہ سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ آپ زاہد خشک اور نرے صوفی ہی نہ تھے بلکہ اپنے پہلو مین ایک شوخ چلبلا اور ولولہ انگیز دل بھی رکھتے تھے جو دنیا کی ہر کیفیت سے کم از کم متاثر ضرور ہوتا رہا ہے۔

علمی لیاقت آب حیات مین لکھا ہے کہ" انکی علمی تحصیل کا حال ہماری لاعلمی کے اندھیرے مین ہے"۔ ہم چند اشعار ولی کے پیش کرتے ہین۔ ممکن ہے ان سے انکی علمی لیاقت کا اندازہ لگایا جا سکے۔

۱ـ
کیا اک بات مین واقف مجھے راز نہانی کا
رکھون غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

ایک امر مین مجھے راز نہانی کا علم دیا گیا ہے کہ مین غنچہ پر یہ طنز کرون کہ تو کیا نکتہ دان دہن معشوق ہے۔ جب تیرا قاعدہ کھلنا ہی ہے۔ وہ تو نہ محسوس نظر ہے نہ کبھی وا ہوتا ہے۔

۲ـ
نہ پوچھو کیون ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لاجوابی کا

اپنے لب تصویر پر رنگ لاجوابی یعنی ہمیشہ چپ رہنے کا رنگ دیکھکر معشوق نے چاہا کہ میرے لب بھی اس صفت سے موصوف ہو جائین اسوجہ سے بات کرنی کم کردی۔ نزاکت اسمین مصنف نے یہ رکھی ہے کہ جبتک

میرے لب اس صفت سے متصف ہونگے اسوقت تک میری تصویر کے لب میرے نہیں سمجھے جائینگے

۵۳

کتابت بھیجی ہے شمع بزمِ دل کو اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھہ سخن مجھہ جان فشانی کا

اے کاتب مجھہ شمع بزم دلکو ایک خط بھیجنا ہے جس مین مضمون میری جانفشانی کا رقم ہونا چاہئے۔ تو پر پروانہ پر اُسے لکھدے کہ اسکی رسائی شمع تک ممکن ہے - اسکا وہان پہنچکر جلنا میرے دعویکی دلیل ہوجائیگی

۵۴

ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیون لکھی جاوے
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

جب خامۂ مانی آئینہ ناصاف کا جوہر ہے تو تیرے رخ کی صفائی کو حیرت افزا کیونکر لکھہ سکتا ہی۔ نزاکت خیال اس مین یہ ہے کہ تیری تصویر باعتبار صفائی کاملہ و غایت تنویر کھینچنی غیر ممکن ہے۔

۵۵

تو سر سے قدم تلک جھلک مین
گویا ہے قصیدہ انوری کا

تخییل مصنف باعتبار تناسب الفاظ قابل داد ہے۔ یعنی تو سر تاپا انوری کا گویا قصیدہ ہے۔ اصل قصیدہ انوری مین قوت نطق نہ تہی۔ مگر تو بمنزلہ ناطق قصیدہ انوری کے ہے۔

۵۶

اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل
تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

اے غنچہ تیرا فخر کرنا کس کام کا کہان تو کہان میرا دل اسے تو مین اپنے دلبر کے بکتر مین بجائے گھنڈی کے دیکھتا ہون۔ تجکو یہ منزلت کس دن نصیب ہوئی کہ تو بمقابلہ میرے دلکی نازش و فخر کرتا ہے

۵۷

ہر ذرہ اسکی چشم مین لبریز نور ہے
دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

جس نے اسکی حسن تجلی بہار کو دیکھہ لیا ہے اس کی آنکھہ مین ذرہ ذرہ لبریز نور نظر آتا ہے۔ کس قدر خوبصورت مبالغہ کی خوبی دکھائی ہے اور کتنی انوکھی ترکیب حسن تجلی بہار کی برتی ہے

کہ اسکو دیکھہ لینے کے اثر سے ہر تیرہ شے بہی منور نظر آنے لگی۔

۸ جنون عشق ہوا اس قدر زمین کو محیط
که پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

تشبیہہ حسین اور نزاکت خیال سے کہتے ہین۔ بوریا بدن مین چبھنے والی چیز ہے اور بدن پر اسکے نشان پڑجاتے ہین جو ہمشکل زنجیر ہوتے ہین۔ پارسا کو چونکہ درجہ جنون عشق حقیقی حاصل ہو چکا ہے اسلئے وہ اس قید کو گوارا کئے ہوئے ہے اور آزادی بوریا نشینی سے نفور ہے۔

۹ مرے دل کی تجلی کیون رہے پوشیدہ محلس مین
ضعیفی سے ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا

مصنف نے نزاکت خیال کی حد کردی۔ کہتا ہے ناتوانی سے میرا تن پردۂ فانوس بنگیا ہے۔ اس پردہ فانوس سے تجلی دل کا نمایان ہونا لازم آیا وہ محلس سے کیون پوشیدہ رہیگا۔ لطیف مفہوم یہ ہے کہ میری ناتوانی نے چغلی کہادی، راز عشق آشکارا ہوگیا۔

۱۰ سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جبکہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

اس سرو قد معشوق نے جب سیر گل و شمشاد کی تو فریفتۂ گل بلبل، شیدای شمشاد و سرو یعنی قمری کے سینہ کو محشر درد یعنی اپنے حسن کا والہ و شیدا بنالیا۔

۱۱ دل مین جب عشق نے تاثیر کیا
فرد باطل خط تقدیر کیا

دل مین جب عشق کی تاثیر ہو جائیگی تو عاشق تمام نعمائے مقدرہ سے بے بہرہ ہوجائیگا۔ اس خیال کی ندرت کو دیکہنا چاہئے کہ مصنف نے پایۂ عشق کو اتنا بلند کردیا ہے جسکی آگے خط تقدیر بہی بے بود و نمود سی شے ہے۔

۱۲؎
آتش نے تجھہ جمال کے جلوہ کو دیکھہ کر
کی نیست خاکساری سے اپنے کفن مین جا

آتش نے تیرے جلوۂ جمال کو دیکھہ کر عوض گرمیِ مزاج خاکساری اختیار کی۔ اور اتنا مبالغہ خاکساری مین کیا کہ خاک مین یعنی اپنے کفن تک مین اپنی جا نیست و نابود کرلی۔

۱۳؎
جگ مین جو اعتبار نہ پایا ترے قرین
کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن مین جا

مہر نے (لفظ مہر قابل لحاظ ہے) جب تیرے پاس رہنے کی اپنے مین قابلیت نپائی تو شرمندہ ہوکر آسمان جو ایک کہنہ مقام ہے وہان اپنا ٹھکانا بنالیا۔ لفظ کہن تو اسلئے برتا ہے کہ معشوق کو نوخیز سمجھا ہے اور آفتاب کے ہم معنی اور الفاظ مین سے لفظ مہر سے غرض اسوجہ سے رکھی کہ معشوق کی صفت بے مہر قرار دی ہے۔ اسکے پاس مہر کا کیا کام۔

۱۴؎
ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تہی
تیرے دہن کو دیکھہ سخن مختصر کیا

معشوق کی زلف کی طوالت و تیرگی طوالت ہر شب معرض بحث مین تہی لفظ (ہر) کو رات کیساتہہ جو مصنف نے برتا ہے کمال دور اندیشی و باریک نظری اس کی ثابت کرتا ہے۔ چار قسم کی راتین مطول سمجہی جاتی ہین عموماً جاڑے کی راتین خصوصاً شب دیجور جو سال بہر مین ایک ہی رات ہوتی ہے۔ اور عاشقونکے واسطے شب ہجر و فرقت اور شب انتظار۔ یعنی کوئی کہتا تہا کہ زلف جاڑونکی راتون سے بڑی ہے یا برابر۔ کوئی کہتا تہا شب دیجور کے برابر ہے عاشق مزاج کہتے تہے شب ہجر سے مثال دو۔ کوئی شب انتظار سے تاویل کرتا تہا۔ یہ بحث ختم ہوتی ہی نہ تہی۔ لیکن جب تیرے دہن کو دیکہا تو مطول کی بحث سے قطع نظر کرکے مختصر بات ہونے لگی۔ کوئی غنچہ کہنے لگا۔ کوئی نقطہ کہنے لگا۔ کوئی کہتا ہے ہے ہی نہین کہان وہ مطول کہان یہ مختصر۔ تناسب الفاظ کا صحیح مصرف ایسا قدما مین کم دیکھا گیا ہے۔

مژہ ہتو نکی ہے تجہہ غم مین خواب مخمل سرخ
۱۵ لگے ہین ترک کے بہالے کو یا مسلسل سرخ

خوبرویون کی پلکین اس غم مین کہ ہم ایسے حسین کیون نہ ہوئے۔ یا تو ہم سے مانوس کیون نہین آنکھونکے خون رونے سے ایسی ہوگئیں کہ انپر اشتباہ خواب مخمل سرخ کا ہونے لگا۔ یا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترکونکے بہالونپر مسلسل سرخ لگے ہوئے ہین (مسلسل) غلاف سنان کو کہتے ہین جو نمدی ہوتا ہے اور چکنا کہ آسیب زنگ سے محفوظ رہے۔

دوچشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے
۱۶ وصلے نہین وہ دورنگی ہوا دوچار ہنوز

مصنف نے سادہ بیانی کا عجب رنگ دکہایا ہے۔ کہتا ہے میرے شوق نظارہ چار ابرو چہرہ نے اتنی تاثیر تو دکہا دی کہ چلتے پہرتے اُسے دیکھہ تو لیا لیکن ہنوز اس سے ہمنشینی و مکالمت کی نوبت نہین آئی۔ اس صاف گوئی مین بہی الفاظ مناسب کی وہ بہتات ہے کہ حد نہین۔ دوچشم چار، چار ابرو، دورنگی، دوچار قابل ملاحظہ جملے ہین۔

چمن مین دہر کے ہرگز نہین ہوا معلوم
۱۷ کہ کب ہے فصل ربیع اور کہان ہے فصل خریف

اس شعر کی بلاغت کی تو حد و غایت ہی نہین۔ ایک معنی ہون تو بیان کئے جائین۔ کہتا ہے چمن دہر کی دلچسپیون یا مصیبتون نے ہمین ربیع و خریف کی تمیز کی نوبت ہی نہین آنے دی۔ اگر چمن دہر کی بے ثباتی پر نظر ڈالتے ہین تو شعر کی عجیب شان معلوم ہوتی ہے۔

اس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش ہو لے
۱۸ بوٹے سے قد پہ پستان ہے نخل سحر کا پہل

کہتا ہے اس سرو قد کو دیکھکر نقاش کے حواس گم دو وجہ سے ہو جاتے ہین۔ ایک تو خوشنمائی قامت دوسرے نمود پستان کی دلکشی۔ جو بمنزلہ نخل سحر کے ہے۔ تاثیر نخل سحر یہ ہے کہ

اسے جو دیکھ لے دیوانہ ہو جائے۔ اسکی ہوا جسے لگے مدہوش ہو جائے۔ اس کا سایہ جسپر پڑ جائے آپے سے گذر جائے۔

۱۹

صنم کے لعل پر وقت تکلم
رگ یاقوت ہے موج تبسم

اللہ رے مصنف کی ہمہ دانی و معلومات۔ اس نزاکت خیال کی کیا تعریف ہو سکتی ہے (رگ یاقوت) جسم جوہر مین ایک جز ایسا ہوتا ہے جسجگہ رنگ شعاعی قرار پاتا ہے۔ آب و لطافت جسم جواہر جس درجہ کی ہوتی ہے اس درجہ اس نقطۂ رنگ کو جسم جواہر کھینچ لیتا ہے۔ جس جس طرف وہ رنگ دوڑتا ہے کشش لطافت جواہر ہے۔ اس سے مراد رگ یاقوت ہے۔ تمام شعر باعتبار اپنے الفاظ کے جو خوبیان رکھتا ہے اسکا تو کیا کہنا۔ لیکن مفہوم اسکا ایسا لطیف ہے جسکی حد نہین۔ مدعا یہ ہے کہ معشوق ایسا ہنس مکھ ہے کہ جو بات کرتا ہے ہنس کے کرتا ہے۔ اور ہنسی اوسکی بے عیب بے بہا ہے۔

وفات کسی تذکرہ نے ولی کی وفات کی نسبت ذکر نہین کیا۔ مومن کے شاگرد منشی غلام محمد سمجھو تخلص کا قول ہے کہ ولی محمد ولی کا مزار احمد آباد گجرات مین انکی وصیت کے موافق کچا بنا ہوا ہے۔ اور سرہانے چینی کی پچی کاری ہے۔

نیاز مند
حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
ڈکن کالج پونہ
۱۸ر جون سنہ ۱۹۲۱ء

انت ولی فی الدنیا والآخرة

دیوان ولی

مع دیباچہ

حیدر ابراہیم سایانی اسسٹنٹ پرشین لکچرار
دکن کالج پونہ

باہتمام منشی ممتاز علی اثر دہلوی

مطبوعہ جید پریس دہلی

۱ رکھتا ہوں تیرے نام کو میں ورد زبان کا
کرتا ہوں تیرے شکر کو عنوان بیان کا

۲ جس گرد اوپر پانوں دھریں تیرے رسولان
اس گرد کو میں کحل کروں دیدہ محبان کا

۳ اس صاد صداقت کی طرف اہل حیا دیکھ
تجھ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گمان کا

۴ ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
یوں بوجھ کے بلبل ہو ہر اک غنچہ دہاں کا

۵ کیا سہم ہے آفات قیامت ستی اس کو
کھایا ہے جو کوئی تیر تجھ ابرو کی کمان کا

۶ جاری ہوئے آنسو میرے وہ سبزۂ خط دیکھ
اے خضر قدم سیر کر اس آب روان کا

۷ کہتا ہے ولی دل ستی یہ مصرع رنگین
ہے یاد تری مجھ کو سبب راحتِ جان کا

۸ وہ صنم جب سے بسا دیدۂ حیران میں آ
آتشِ عشق پڑی عقل کے سامان میں آ

۹ تاز دیتا نہیں گر رخصتِ گلگشت چمن
اے چمن زار حیا دل کے گلستان میں آ

۱۰ عیش ہے عیش کہ اس مہ کا خیال روشن
شمع روشن ہوا مجھ دل کے شبستان میں آ

۱۱ یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
اشک کرتے ہیں مکان گوشۂ دامان میں آ

۱۲ نالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھ سے
دفتر درد رہا عشق کے دیوان میں آ

۱۳ دیکھ اے اہل نظر سبزۂ خط میں لبِ لعل
رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریحاں میں آ

۱ حسن تھا پردۂ تجرید میں سب سے آزاد
طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ

۲ شیخ یہ بات تری پیش نجاوے گی کبھی
عقل کو چھوڑ کے مت مجلس رندان میں آ

۳ پنجۂ عشق نے بیتاب کیا جب سے مجھے
چاک دل تب سے بسا دل کے گریبان میں آ

۴ دردمندوں کو بجز درد نہیں صید مراد
اے شہ ملک جنوں غم کے بیابان میں آ

۵ حاکم وقت ہے تجھ گھر میں رقیب بد خو
دیو مختار ہوا ملک سلیمان میں آ

۶ چشمۂ آب بقا جگ میں کیا ہے حاصل
یوسف حسن نے اس چاہ زنخداں میں آ

۷ بلکہ مجھ حال سے ہمسر ہے پریشانی میں
درد کہتی ہے مر ازلف تری کان میں آ

۸ غم سے تیرے ہے ترحم کا محل حالِ ولی
ظلم کو چھوڑ سجن شیوۂ احسان میں آ

۹ الٰہی رکھ مجھے تو خاک پا اہل معانی کا
کہ کھلتا ہے انہی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا

۱۰ کیا اک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
لکھوں غنچہ پہ اب حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا

۱۱ کتابت بھیجنی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب
پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھ جانفشانی کا

۱۲ عزیزو بعد مرنے کے نہ پوچھو تم کہ تنہا ہوں
لکھا ہے پردۂ دل پر خیال اس یار جانی کا

۱۳ چھپا کر پردۂ فانوس میں رخ شمع ہے گریاں
سنا ہے جب سے آوازہ تری روشن بیانی کا

۱۴ پری کی بزم میں تا سرخروئی مجکو ہو حاصل
نین سے اپنی دے ساغر شراب ارغوانی کا

۱۵ بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرۂ عاشق
ہوا ہے شوق موہن کو لباس زعفرانی کا

۱۶ ترے رخ کی صفائی حیرت افزا کیوں لکھی جاوے
قلم ہے جوہر آئینۂ ناصاف مانی کا

۱۷ رہے وہ مو کمر جوں دیدۂ تصویر حیران ہو
لکھے گر خامۂ مو سے بیان مجھ ناتوانی کا

۱۸ شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا

۹ ولی جس نے نباندھا دل کو اپنے نونہالوں سے
نپایا پھل جہاں میں اس نے ہرگز زندگانی کا

۱
ہوا ہے دل مرا مشتاق تجھ چشم شرابی کا
خراباتی اوپر آیا ہے شاید دن خرابی کا

۲
کیا مدہوش مجھ دل کو انیندی پن نے ساقی کے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا

۳
نجاؤں صحن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں ہرگز
بغیر از ماہرو مجکو تماشا ماہتابی کا

۴
نہ پوچھو کیوں ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگین
لب تصویر پر ہے رنگ دایم لا جوابی کا

۵
خط شب رنگ رکھتا ہے عداوت حسن خوباں سے
کہ جون خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا

۶
پریرخکو اٹھا تا نیند سے پر جا ہے اے عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا

۷
نجالوں کس پریرخ سے ہوا ہے جا کے ہمزانو
اگر آیئنے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

ولی سے بات کرنا بے حسابی بیحیائی ہے
نہیں ہے آشنا وہ یار ہرگز بے حسابی کا

۹
نہیں سنتا کوئی احوال میری دلفگاری کا
کہوں کس سے گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا

۱۰
عجب نین اوڑھ کے بیتابی سے سرملتے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاری کا

۱۱
تیری غم میں نین سے جو نکلتا اشک ہی باہر
بھلا گوہر کہاں ہے جگ میں ایسی آبداری کا

۱۲
تیری وہ انتظاری ہے جسے حد او نہایت نین
شکایت کس کنے جا کر کروں اس انتظاری کا

۱۳
ہوئی ہے آرسی جوگن تیرے مکھ کے تصور میں
بھبوتی منہ کیا دم مارنے میں خاکساری کا

۱۴
کھڑا ہے راستی سے دم میں آ اک اک پہ جوں جوگی
تیرے قد سے لگا ہے دہیان سرو جوئباری کا

۱۵
ولی انکھوں کی کر دوات پتلی کی سیاہی سے
لکھا تیری صفت کو سے قلم معنی نگاری کا

۱۶
طالب نہیں ہیں مشتری کا
دیوانہ ہوا جو اس پری کا

۱۷
یہ غمزۂ شوخ ساحری ہے
اوستاد ہے سحر سامری کا

۱۸
تجھ تل سے اے آفتاب طلعت
ممنون ہوں ذرہ پروری کا

۱۹
کفار فرنگ کو دیا ہے
تجھ زلف نے درس کافری کا

۱ تیرا خط خضر رنگ اے شوخ — سلطان ہے خشکی و تری کا

۲ تو سر سے قدم تلک جھلک میں — گویا ہے قصیدہ الوری کا

۳ خورشید سے ہمسری کرے ہے — چیرا تیرے سر اوپر زری کا

۴ اے غنچہ نہ فخر کر کہ یہ دل — تکمہ ہے پیا کی بکتری کا

۵ پایا ہے جو کوئی دولت فقر — مشتاق نہیں سکندری کا

۶ پھیکی لگی اس کو شان دولت — جو پائے مزا قلندری کا

۷
کہتا ہے ولی پکار یہ بات
بندہ ہوں میں اس کی دلبری کا

۸ نظر آیا مجھے اک شہ جوان اسوار تازی کا — کہ جنے حق سے پایا ہے لقب عاشق نوازی کا

۹ میرے پاس آکر کر فصاحت سے بلاغت سے — کہا اس سرو قد نے یہ سخن مخلص نوازی کا

۱۰ محبت یار بے پروا کی ہو سینے میں رات اور دن — یہی مطلب ہو رات اور دن نمازی ہو نیازی کا

۱۱ کہا مجھ سے اگر عشق حقیقی سے نہیں واقف — تو بہتر ہے کہ جا دامن پکڑ عشق مجازی کا

۱۲
سنا ہوں جب سے یہ نکتہ ولی شیریں سخن سے میں
لگا ہے تب سے شیوہ مجکو تیری عشق بازی کا

۱۳ شغل بہتر ہے عشقبازی کا — کیا حقیقی و کیا مجازی کا

۱۴ ہر زبان پر ہے مثل شانہ مدام — ذکر اس زلف کی درازی کا

۱۵ آج تیری نگہ نے مسجد میں — ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا

۱۶ اگر نہیں راز فقر سے آگاہ — فخر بے جا ہے فخر رازی کا

۱۷
اے ولی سرو قد کو دیکھوں گا
وقت آیا ہے سرفرازی کا

۱۸ حسن میں ہمسر زمین پر کون ہے اس یار کا — چاند کو ہے آسماں پر رشک اس رخسار کا

جب سے تیری زلف کو دیکھا ہے زاہد نے صنم	۱	ترک کر تسبیح کو مشتاق ہے زنار کا
دل کو میرے تب سے حاصل ہو گیا ہے پیچ تاب	۲	جب سے دیکھا پیچ تیری لٹ پٹی دستار کا
تجھ گلی کی خاک رہ جب سے ہوا ہوں اے مسیح	۳	تب سے تیر النقش پایا ہے تکیہ مجھ بیمار کا
بلبلیں گر یک نظر دیکھیں تیرے رخ کا چمن	۴	پھر نہ دیکھیں زندگی میں منہ کبھی گلزار کا
بحر بے پایاں نے میرے اشک سے پایا ہے فیض	۵	ابر نیساں عبد ہے مجھ چشم گوہر بار کا

۶
ٹک اپس کا رخ دکھا اے راحتِ جان و جگر
ایک مدت سے ولی مشتاق ہے دیدار کا

نین شوق اس کے دل میں کبھی لالہ زار کا	۷	مشتاق ہے جو اس کے رخ آبدار کا
آتا نظر ہے پنجۂ خورشید رعشہ دار	۸	دیکھا ہے جب سے دست نگاریں نگار کا
ہر ذرہ اس کی چشم میں لبریز نور ہے	۹	دیکھا ہے جس نے حسنِ تجلی بہار کا
طاقت نہیں کسی کو کہ یک حرف سن سکے	۱۰	احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا

۱۱
آوے ولی ہماری طرف تیغ ناز سے
اس شوخ کو خیال اگر ہو شکار کا

دیکھنا ہر صبح تجھ دیدار کا	۱۲	ہے مطالع مطلع الانوار کا
بلبل و پروانہ کرنا دل کیتین	۱۳	کام ہے تجھ چہرۂ گلنار کا
صبح تیرا درس پاتا تھا صنم	۱۴	شوق دل محتاج ہے تکرار کا
سینۂ مہتاب پر اے شمع رو	۱۵	داغ ہے تجھ حسن کے انوار کا
دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب	۱۶	پیچ تیرے طرۂ طرار کا
جو سنا تیرے دہن سے اک سخن	۱۷	بھید پایا نسخۂ اسرار کا
چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت	۱۸	جا تماشہ دیکھ اس رخسار کا
آرسی کے ہاتھ سے ڈرتا ہے خط	۱۹	چور کو ہے خوف چوکیدار کا

١	سرکشی آتش مزاجی ہے سبب	ناصحوں کی گرمی بازار کا
٢	اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات	
٣	جو ہے دیوانہ پری رخسار کا	
۴	یاد کرنا ہر گھڑی اس یار کا	ہے وظیفہ مجھ دل بیمار کا
۵	آرزوئے چشمۂ کوثر نہیں	تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا
٦	عاقبت ہووے گا کیا معلوم ہے	دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا
۷	کیا کہے تعریف دل ہے بے نظیر	حرف حرف اس مخزن اسرار کا
٨	گر ہوا ہے طالب آزادگی	بندمت ہو سبحہ و زنار کا
٩	مسند گل منزل شبنم ہوئی	دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا
١٠	اے ولی ہونا پریرو پر نثار	
	مدعا ہے چشم گوہر بار کا	
١١	گر میری طرف ہو گزر اس شوخ سیر کا	سب رہ میں کروں فرش اپس نور نظر کا
١٢	مقصود کا نثار کروں حلوۂ بے دودہ	ہاتھ آئے تیرے لب سے اگر تنگ شکر کا
١٣	اے نور نظر جب سے تو آیا ہے نظر میں	پلکوں کو کیا نشانہ تیری موئے کمر کا
١۴	شرمندہ ہو ویکھے جو تیرے رخ کو سکندر	بالفرض بنا دے اگر آئینہ قمر کا
١۵	جوں لالہ بجز آتش خاموش لب یار	
	مرہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا	
١٦	کیا ہے جب سے موہن نے طریقہ خودنمائی کا	چڑھا ہے آرسی پر تب سے رنگ حیرت فزائی کا
١۷	تو اپنی زلف کافر کیش کا لٹکا اسے دکھلا	کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
١٨	اجازت ہو جو سورج کو تو آوے سر سے وہ چلکر	کہ ہے شوق اسکو تیری آستانے پر جبہ سائی کا
١٩	مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم	کہ جوں مشہور ہے مذکور تیری دلربائی کا

۱
گرے تا اس شکر لب سے طالب اک بوسۂ شیریں
میرے دل نے لیا ہی اس سبب شیوہ گدائی کا

۲
سجن کی انجمن میں طبع روشن تب بنے ہر اک
ولی چرچا ہو مجلس میں طبیعت آزمائی کا

ولہ

۳
زخمی ہے جلاد فلک تجھ غمزۂ خونریز کا
ہے شور دریا میں سدا تجھ زلف عنبر بیز کا

۴
تجھ صاحب بیرنگ کی دیکھے اگر تصویر کو
دل جا پڑے حیرت منے نقاش رنگ آمیز کا

۵
ای عیسوی دم جگنے پایا وہ عمر جاودان
عالم میں جو بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا

۶
تب سے ہوا ہے دل میرا کان نمک ای بانمک
جب سے سنا ہے شور میں نے حسن شور انگیز کا

یوں شعر تیرا اے ولی مشہور ہے آفاق میں
مشہور ہے جیسا سخن اس بلبل تبریز کا

۸
گزر ہے اس طرف ہر بوالہوس کا
ہوا دہا وا مٹھائی پہ مگس کا

۹
رقیبوں کو نہ دے گھر جگہ یار
چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا

۱۰
نگہ سے تیری ڈرتے ہیں نظر باز
سدا ہے خوف وزدوں کو عسس کا

۱۱
بجز رنگیں ادا ہر اک سے مت بل
اگر مشتاق ہے تو رنگ و رس کا

۱۲
ولی کو ٹک دکھا دے صورت اپنی
کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

۱۳
چاروں طرف کھلا ہے گلزار رنگ و رس کا
اس سیر جانفزا سے سینہ کھلا ہوس کا

۱۴
رخ دیکھنے سے تیرا اے آفتاب طلعت
مشتاق دل سے میرے شعلہ اٹھا نفس کا

۱۵
سب دلبروں میں تجکو حق نے دیا فضیلت
ہوتا ہے مدرسوں میں چرچا تیرے درس کا

۱۶
یاں ہم کے بھنور میں اٹکی ہے کشتی عقل
اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا

۱۷
پھر پھر ولی تیرے پاس آیا ہے مثل سائل
میٹھے لبوں کا تیرے پایا ہے جب سے چس کا

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسنِ بیحجاب اس کا	۱	بغیر از دیدۂ حیران نہیں جگ میں نقاب اس کا
ہوا ہے مجھ پہ شمعِ بزمِ یکرنگی سے یہ روشن	۲	کہ ہر ذرّہ اوپر تاباں ہے دایم آفتاب اس کا
کرے عشاق کو جون صورتِ دیوار حیرت سے	۳	اگر پردے سے وا ہووے جمالِ بیحجاب اس کا
سجن نے اک نظر دیکھا نگاہِ مست سے جسکو	۴	خرابات دو عالم میں سدا ہے وہ خراب اس کا

۵	میرا دل پاک ہے از بس ولیؔ زنگِ کدورت سے ہوا جون جوہر آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا

سناوے مہربانی سے مجھے کوئی سلام اس کا	۶	کہاؤں آخری دم تک بجان منت غلام اسکا
اگرچہ حسبِ ظاہر میں ہے فرقت درمیان لیکن	۷	تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اسکا
محبت کے مرے دعوے پہ تا ہووے سند مجکو	۸	لکھا ہے صفحۂ سینہ پہ خونِ دل سے نام اسکا
برنگِ لالہ لیکر جام نکلے اس زمین سے جم	۹	اگر بخشے تکلم سے می جان بخش جام اس کا
کفر کو توڑ دل سے و دلمیں رکھکر نیت خالص	۱۰	ہوا ہے رام بن حیرت سے جا لکمن سے رام اسکا
ہوئی دیوانگی مجنوں کی یوں میری جنوں آگے	۱۱	کہ جون ہے حسنِ لیلیٰ بے تکلف تا بنام اس کا
کرے آزادگی اپنی گرفتاری اوپر قربان	۱۲	جو دیکھے اک قدم بھر سرو گلشن میں خرام اسکا
زبان تیشے کی سمجھے وہ زبان فصحائے دیگر کی	۱۳	اگر فرہاد دل جا کر سنے شیرین کلام اس کا

۱۴	ولی دیکھا جو ساقی کی دو آنکھوں کو دو جام مے ہوا ہے بیخبر لیکن ہے خواہانِ دو جام اس کا

روح بخشی ہے کام اس لب کا	۱۵	دمِ عیسیٰ ہے نام اس لب کا
منطق و حکمت و معانی پر	۱۶	مشتمل ہے کلام اس لب کا
حسن کے خضر نے کیا لبریز	۱۷	آبِ حیوان سے جام اس لب کا
رنگ یاقوت کے قلم سے لکھو	۱۸	خط پرستو پیام اس لب کا
جنتِ حسن میں کیا حق نے	۱۹	حوضِ کوثر مقام اس لب کا

۱
مثل یاقوت خط میں ہے سنا گرد
ساغر مے مدام اس لب کا

۲
سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
شوق دل میں دوام اس لب کا

۳
غرق شکر ہوئے ہیں کام و زبان
جب لیا میں نے نام اس لب کا

۴
ہے ولی کو زبان کی لذت
ذکر ہر صبح و شام اس لب کا

۵
تری زلفوں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
ہوا ہے اس کے جلوے سے پریشان حال عاشق کا

۶
نہیں حاجت بیاں کی تا کہے اپنی زبان سے وہ
عیاں ہے اشک کے طومار سے احوال عاشق کا

۷
نجاوے ملک بیتابی سے اک لمحہ کبھی باہر
زمین بیقراری میں گڑا ہے نال عاشق کا

۸
تیرا دل اے پری دیگر نہیں ہے طالب شہرت
تو اپنا منہ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا

۹
طرف دلدار کے جاوے اگر بخت آزمائی کو
کرے اس کا تغافل آ کے استقبال عاشق کا

۱۰
صنم کی ابروئے کج نے کیا ہے دلکو سرگردان
گر و معلوم اس خم چوگان و گو سے حال عاشق کا

۱۱
جہاں جاتا ہوں واں آتا ہے سائی کی طرح پیچھے
تیری الفت نے اے ظالم لیا دنبال عاشق کا

۱۲
نہ ہووے چرخ کی گردش سے اس کے حال پر دشمن
بجا ہے قطب کے مانند استقلال عاشق کا

۱۳
نہیں دام محبت سے نکلنا اس کو اب ممکن
تیری انکھوں کے ڈوروں سے تہ ہے حال عاشق کا

۱۴
نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت
برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

۱۵
ولی یہ مصرع رنگیں ہوا ہے حرز جان و دل
فدا ہے عشق میں دل ہر کے جان و مال عاشق کا

۱۶
مجھ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل کیا علاج بر ہ کے سقیم کا

۱۷
دیکھا ہے قد و زلف و دہن جب سے یار کا
تب سے کیا ہے ورد الف لام میم کا

۱۸
جنت میں کب وہ دیتے ہیں رضوان کو مرتبہ
جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

۱۹
نزدیک اس کے قدر نہیں میرے اشک کی
عالم میں گرچہ رتبہ ہے در یتیم کا

۱ کرتا ہے اس کے زلف کی تعریف اے ولی
جو ہے مرید سلسلۂ مستقیم کا

۲ کیا ہے جب سے دعویٰ شاہِ خوباں کی غلامی کا
علم برپا ہوا ہے تب سے میری نیکنامی کا

۳ اسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھندے سے
ہے دیکھا جس نے بر میں تیرے جامہ بسُ ودامی کا

۴ اگرچہ خواجۂ بستان سرِ ریحان تھا لیکن
ہوا خط کو تیرے یاقوت لب پر خط غلامی کا

۵ ہوا جوہر شناسِ تیغ معنیِ اے ہلال ابرو
کہ جس نے درس پایا ہے اس ابروے حسامی کا

۶ پری رویوں کے کوچہ میں خبرداری سے جا اے دل
کہ اطرافِ حرم میں ڈر ہمیشہ ہے حرامی کا

۷ بسے فرہاد کے مانند کوہِ بیستوں میں جا
اگر قصہ سُنے خسرو تری شیریں کلامی کا

۸ لگے جوں نخل ماتم سرو گلشن اسکی آنکھوں میں
تماشا جس نے دیکھا ہے صنم کی خوش خرامی کا

۹ سخن سنج آپ کے گر حسن عالمگیر کو دیکھیں
نلادیں پھر زبان پر ذکر وہ خوبان نامی کا

۱۰ حقیقت سے تیری واقف ہوا اک مدت سوای زاہد
عبث آنسوں کو پیکر تو نہ کر اظہار خامی کا

۱۱ ولی لکھتا ہے تیری مست آنکھیں دیکھ ایسا تی
بیاضِ گردنِ مینا پہ اب دیوان جامی کا

۱۲ باغ ہے نام اس کے جوبن کا
دل بنا بلبل اس کے گلشن کا

۱۳ جامہ زیبوں کا قُرب ترک ہو کیوں
گھیر رکھتا ہے دور دامن کا

۱۴ اے زبان کر مدد کہ آج صنم
منتظر ہے بیانِ روشن کا

۱۵ حکمتِ عشق بوعلی سے پوچھ
ہے وہ قانون شناس اس فن کا

۱۶ آئینہ تجھ سے ہو سکے ہمزانو
حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا

۱۷ یار تیری نگہ سے امن میں ہیں
خوف کیا مفلسوں کو رہزن کا

۱۸ دل صد پارہ باندھ پلکوں سے
خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

۱۹ ہے نگہ سے تیری بسانِ عسل
دل ہوا گھر ہزار روزن کا

۱
تک ولی کی طرف نگاہ کرو
منتظر ہے جمال روشن کا

۲
ہر طرف ہے جگمیں روشن نام شمس الدین کا
چین مین ہے شور جس کی ابروئے پرچین کا

۳
منہ پہ سے زنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
لعل نے سنکر سخن تیرے لب رنگین کا

۴
ہے ترے ہر موسے روشن جلوہ گر رنگ وقار
کیا عجب گر تجھ سے لیوین درس سب تمکین کا

۵
دیکھ ان پلکوں کو بولے عاشق جانباز یون
مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یہ شاہین کا

۶
صورت تسکین نہیں رہتی مگر اس حال میں
اے ولی جب یار پوچھے حال مجھ مسکین کا

۷
بدخشاں میں پڑا ہے شور تیرے لعل رنگین کا
ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پرچین کا

۸
عجب کیا ہے اگر ساقی فلک کا اے کمان ابرو
تری مجلس میں لا دے جام روشن ماہ سیمین کا

۹
لکھا اے ظالم خونخوار و صیاد دل عاشق
تری مژگان نے میرے دل پہ اب مضمون شاہین کا

۱۰
اٹھے شیرین ادب سے ہی یقین تعظیم کو اس کی
جو کوئی کوہکن کھولے سخن اس اہل تمکیں کا

۱۱
ولی اس طبع کا گلشن گل معنی سے ہو روشن
جو کوئی دل میں کرے مسکن مرے اشعار رنگین کا

۱۲
اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
سرو کو بند غلامی سے لبس آزاد کیا

۱۳
اس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پہ لازم
بلبل باغ نے ہے مصحف گل یاد کیا

۱۴
روز ایجاد تری چشم سے اے نور نظر
حسن کے فرد پہ دیوان ازل صاد کیا

۱۵
جس نے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز
معنئ ناز کو قد سے تیرے ایجاد کیا

۱۶
سب سے ممتاز ہوا سلسلۂ معنی میں
دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا

۱۷
سینۂ بلبل و قمری کو کیا محشر درد
جب کہ اس سرو نے سیر گل و شمشاد کیا

۱۸
یاد نے آج تیری دلبر شیریں حرکات
آہ کو دل پہ میرے تیشۂ فرہاد کیا

۱
اے ولی جب سے کیا عشق میں تحصیل جنون
روح مجنوں نے ابس کا بجے مجھے استاد کیا

۲ جس وقت اے پریرو تو بے حجاب ہوگا — ذرہ ہر اک چمک سے جوں آفتاب ہوگا
۳ مت جا چمن میں لالہ بلبل پہ مت ستم کر — گرمیٔ رخ سے تیری گل گل گلاب ہوگا
۴ نکلا ہے وہ ستمگر تیغ ادا کو لے کر — سینے کا عاشقوں کے اب فتح باب ہوگا
۵ مت آئینے کو دکھلا اپنا جمال روشن — وہ دیکھ تاب رخ کی بس آب آب ہوگا
۶ رکھتا ہے کیوں جفا کو مجھ پر روا اے ظالم — محشر کے روز تجھ سے میرا حساب ہوگا
۷ مجکو ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی — انکھوں کو دیکھ تیری عالم خراب ہوگا

۸
ہاتف نے یوں دیا ہے مجکو ولی بشارت
اس کی گلی میں حاصل مقصد شتاب ہو گا

۹ اس قد سے جس چمن میں وہ نونہال ہوگا — کیا سرو کیا صنوبر ہر اک نہال ہو گا
۱۰ آویگا جب سخن میں وہ مایۂ لطافت — شرمندہ اس کے آگے آب زلال ہو گا
۱۱ عالم میں جو ہوا ہے طالب تری بھوؤں کا — اس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا
۱۲ ہے اس کے حق میں ہر شب مانند روز محشر — جس کو وصال جاناں خواب وخیال ہو گا
۱۳ معنی کی ہے چمن کا جو بلبل معانی — اس گلبدن کا دیکھیں رنگ خیال ہو گا
۱۴ جوں شمع گر پڑیں گے شرمندگی سے گلرو — جس انجمن میں یارو وہ مہ جمال ہو گا

۱۵
البتہ وصف تیرے لاوے گا ہر سخن میں
جو شعر میں ولی سا صاحب کمال ہو گا

۱۶ دل ہیچ عشق نے تاثیر کیا — فرد باطل خط تقدیر کیا
۱۷ بند کرنے کو دل وحشی کے — دام رہ زلف گرہگیر کیا
۱۸ موج رفتار نے تجھ قد کی صنم — سرو آزاد کو زنجیر کیا

۱ سبز بختوں میں مجھے لکھتے ہیں — وصف تجھ خط کا جو تحریر کیا

۲ جز الم ہمکو ہوا کیا حاصل — عشق نے پیر کو جب پیر کیا

۳ شمع کی طرح جلی اس کی زبان — جس نے مجھ سوز کو تقریر کیا

۴
گریہ و گرد ملامت سے ولی
خانۂ عشق کو تعمیر کیا

۵ کشور دل کو تیرے ناز نے تسخیر کیا — فوج مجنوں کو تری زلف نے زنجیر کیا

۶ پیچ سے نقد دل عاشق بیتاب کو لے — زلف کر کھول پریرو نے گرہگیر کیا

۷ عاشقی راز سمجھ مجھ سے ہوا ہے بیزار — نقد دل دے کے میں دلدار کو دلگیر کیا

۸ نالۂ شوق نے شعلہ کی زباں سے جوں برق — درس میں شوق کی جا عشق کی تقریر کیا

۹ کیونکہ ذرات جہاں تجھکو پرستش نہ کریں — حق نے تجھ حسن کو خورشید جہانگیر کیا

۱۰ گرد غم آب نین درد کے معمار نے لے — خانۂ عشق جگر سوز کو تعمیر کیا

۱۱
اے ولی شوخ کی زلفوں کی سیاہی لیکر
قصۂ حال پریشان کو تحریر کیا

۱۲ مستی نے تجھ نگہ کی مجھے بے خبر کیا — دل کو میرے بھووں نے تری جوں بھنور کیا

۱۳ تجھ قد نے اہل دید کو عالی نظر کیا — اس رخ نے شوق بدر کا دل سے بدر کیا

۱۴ تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل میں رکھ — سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا

۱۵ تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جان سے مشتری — جب سے ترے جمال پہ مہ نے نظر کیا

۱۶ تب سے ہوا ہے محمل لیلیٰ کی شکل دل — جب سے ترے خیال نے دل میں گزر کیا

۱۷ جوں سرو بے خزاں ہے جہاں میں وہ سبز بخت — تیرے قد بلند پہ جس نے نظر کیا

۱۸ ہر رات زلف سے جو مطول کی بحث تھی — تیرے دہن کو دیکھ سخن مختصر کیا

۱۹ تیرا عذار دیکھ اوڑا رنگ برگ گل — پیدا لبوں سے تیرے تو شہد و شکر کیا

دیکھا ہے اک نگہ میں حقیقت کے ملک کو ۱ جب بیخودی کی راہ میں دل نے سفر کیا

۲
تیرا یہ شعر جگ میں موثر ہے اے ولی
دل میں ہر اک کے تیرے سخن نے اثر کیا

خدا نے رخ پہ تیرے باب حسن باز کیا ۳ قدِ بلند کو تیرے تمام ناز کیا
یہ منہ تیرا ہی جون مسجد بھنوین ہیں جون محراب ۴ ادا میں آنکھوں سے وان عشق کی نماز کیا
گھلا ہون شمع نمط اِس نگہ کی پرتو سے ۵ کہ جس کی یاد کی آتش نے تن گداز کیا
فدا کیا ہے یہ قامت پہ سب دل و جان کو ۶ کہ مجکو شورِ قیامت سے بے نیاز کیا
کمند شوق میں کھینچا ہے خبر بردیون کو ۷ تیری حکایتِ گیسو کو جب دراز کیا

۸
ولی ایس کے قدمبوسی کے شرف سے مجھے
ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

صحن گلشن میں جب خرام کیا ۹ سروِ آزاد کو غلام کیا
حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ ۱۰ کہ تجھے حافظ کلام کیا
کاملیت کا تجھ کو تھا دعوے ۱۱ حق نے دعوے ترا تمام کیا
گلرخاں خوف سے ہوئے اک سو ۱۲ تجھ نگہ نے جب اہتمام کیا
وہ بھنویں کیوں نہ ہم سے ہون بانکی ۱۳ ماہ نو نے جسے سلام کیا
غمزۂ شوخ نے یہ نیم نگاہ ۱۴ کام عشاق کا تمام کیا
حق نے تجھ قد کو دیکھ مثل الف ۱۵ خوش خطوں کا تجھے امام کیا
کافِ کوفی ہے اُس کمر کا پیچ ۱۶ سب نے اس کو سر کلام کیا
تجھ دہن نے کہ میم معنی ہے ۱۷ دل سیماب میں مقام کیا
تا کہیں خلق تجکو ماہ تمام ۱۸ زلف کو تیرے حق نے لام کیا
نام تیرا ولی نے اے اکمل ۱۹ شوق سے ورد صبح و شام کیا

۱ تجھ زلف کے مشتاق کو عنبر عطر سے کام کیا
طالب جو تیرے لب کے ہیں ان کو شکر سے کام کیا

۲ بوجھے ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھے ضرر
اس عاشق جانباز کو نفع و ضرر سے کام کیا

۳ جو بھید سے واقف نہیں اور طعن عاشق پر کہیں
اس عاشق جانباز کو اس بےخبر سے کام کیا

۴ غافل قیامت میں دلا اپنے کیے کو پائیں گے
جو کام میں ہیں یاں درست ان کو ضرر سے کام کیا

۵ یہ شعر سن اور دل سے تو حرص و ہوا کو دور کر
میرا سخن جس پاس ہو اس کو گہر سے کام کیا

۶ اس مہر عالم تاب کا جو عاشق و شیدا ہوا
ہر خوبرو کے حسن کے جلوے سے بے پروا ہوا

۷ دیکھا ہے تیری زلف کے حلقے کو جس نے ایک نظر
وہ نقطۂ خال سیہ سا بے سر و بے پا ہوا

۸ جس وقت تیرے قد کتیں تولا ہے شاعر فکر میں
اس وقت سے عالم میں بس نرخ سخن بالا ہوا

۹ ہیں صلح کل سے گوہر اب میرے سخن سے جلوہ گر
از بسکہ وسعت دل میں ہے سو دل میرا دریا ہوا

۱۰ پایا ہے جگ میں اے ولی وہ لیلی مقصود کو
جو عشق کے بازار میں مجنوں صفت رسوا ہوا

۱۱ آتش الفت میں اب دل جل کے انگارا ہوا
اس کے اوپر جلنے کو دل جوں عنبر سارا ہوا

۱۲ دیکھی جو آیت کی مہر جب مصحف رو میں تیرے
ہیبت سے جی زیر و زبر ہمشکل سیپارا ہوا

فرہاد کے تیشے سے بھی مجکو سوا ہے غم ترا
پر آہ دل کے چیرنے کو سینے پر آرا ہوا

۱۳ گلشن میں ہے اس خلق کی وہ رخ ترا اے رشک گل
شبنم عرق کا جب اوڑا افلاک کا تارا ہوا

۱۴ مجھ چشم کے یعقوب کی نظارہ بازی پیر تھی
یوسف کے دیکھے پر جوان پھر آنکھ نظارا ہوا

۱۵ مارا ہے جس کو اے صنم وہ رات دن تجھ پاس ہے
دامن کو لپٹا گرد ہو تجھ راہ کا مارا ہوا

۱۶ غافل نہ رہ اے سنگدل ہرگز ولی کے حال سے
جس آہ کی آتش کو سن خارہ کا دل پارا ہوا

۱۷ رخ پر ترے تل دیکھ یہ لالہ کا دل کالا ہوا
تجھ دور خط سے طوق جوں مہتاب پر ہالا ہوا

۱ گلزار مجلس میں صباحتی راستی کی گفتگو
شمشاد پر اوس سرو کا آکر سخن بالا ہوا

۲ آنکھونکا سرمہ دیکھکر کہتے ہیں سب جادوگراں
عشاق کی تسخیر کو یہ سحر ہنگالا ہوا

۳ مستی میں روز حشر تک کونین کو بھولا ہے وہ
جو جام چشم یار سے مے پکیے متوالا ہوا

۴ کرتے ہیں زخمی خلق کو مردم تیری آنکھونکے اب
ہر موئے مژگاں ہاتھ میں ہر ایک کے بھالا ہوا

۵ جلتی ہے دوزخ راتدن تیرے گلی کے رشک سے
مشتاق اُسکی دید کا جنت سے بھی بالا ہوا

۶ لے چشم کی شمشیر کو اور چتر وکی کے دل پہ آ
تیرے شکارستان کا یہ نخچیر ہے پالا ہوا

۷ جب صنم کو خیالِ باغ ہوا
طالب نشۂ فراغ ہوا

۸ فوج عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحب دماغ ہوا

۹ سرخی لب کے رشک سے گلرو
جگر لالہ داغ داغ ہوا

۱۰ دل عشاق کیوں نہ ہو روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا

۱۱ اے ولی گلبدن کو باغ میں دیکھ
دل صد چاک باغ باغ ہوا

۱۲ جلوہ گر اس کا جب جمال ہوا
نور خورشید پایمال ہوا۔

۱۳ فیضِ تشبیہ قدِّ دلبر سے
سرو گلزار میں نہال ہوا

۱۴ نشۂ سبزۂ خطِّ خوباں سے
والیِ عالم خیال ہوا۔

۱۵ یاد کر ابرووں کی بیت بلند
ماہِ نو صاحبِ کمال ہوا۔

۱۶ دیکھ تیری نگاہ کی شوخی
ہوشِ عاشق رم غزال ہوا

۱۷ حسن اُس دلربا کا مدت سے
عکس آئینۂ خیال ہوا

۱۸ جسنے دیکھی تیرے بھوؤنکی تیغ
پھر کے جینا اُسے محال ہوا

۱۹ وصف میں تجھ بھوؤں کے یک مصرع
مصرعِ ثانی ھلال ہوا

۱
غزل مجنوں کے بعد مجھکو ولی
صوبۂ عاشقی بحال ہوا

۲ جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا — عالم میں اسکا نام جوا ہر رقم ہوا
۳ نقطے پہ تیرے خال کے باندہا ہے جنّے دل — وہ دائرے مین عشق کے ثابت قدم ہوا
۴ تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھہ قلم — مشہور خلق میں وہ عطارد رقم ہوا
۵ طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ دادخواہ — جس بیگنہ پہ تیری نگہ سے ستم ہوا
۶ بے منت شراب ہوں سرشار انبساط — تیرا خیال چشم مجھے جام جم ہوا
۷ جنّے بیان لکھا ہے میرے رنگ زرد کا — اسکو خطاب غیب سی زرین رقم ہوا

۸
شہرت ہوئی ہے جبسے تیرے شعر کی ولی
شایق تیرے سخن کا عرب تا عجم ہوا

۹ تصویر تیری دیکھکر سارا جہاں حیراں ہوا — کوچے میں جاکر زلف کے دل اپنا سرگرداں ہوا
۱۰ ابرو کی کشتی مت چھپا اسوقت ای بیدادگر — گردش سی تیری چشم کے عالم میں سب طوفاں ہوا
۱۱ یہ تل نہیں ہے رخ پر تیرے یہ دل ہے اوسکا ای صنم — زلفوں کو تیری دیکھ کر جو دشمن ایماں ہوا
۱۲ سنبل پھنسا ہے دام میں زلفوں کی تیری گلبدن — تجھ خط کی خوبی دیکھ کر قرباں نافرماں ہوا

۱۳
وہ عاشقی کے کیش میں ثابت قدم ہے اے ولی
تجھ سے کماں ابرو پہ جو دل جان سی قرباں ہوا

۱۴ وہ میرا مقصود جان و تن ہوا — ذکر جس کا گردش سمرن ہوا
۱۵ مثل مینائے شراب بزم حسن — حوض دل کا عکس سے روشن ہوا
۱۶ نور کا ہے گنج یہ تیرا جمال — حسن کے گوہر کا دل معدن ہوا
۱۷ بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے — دل میرا صافی میں جوں درپن ہوا
۱۸ یہہ ولی ہے مرجع ہر جزو کل — وہ میرا مقصود جان و تن ہوا

تیری غم میں اشک ای رنگیں ادا گلگوں ہوا	۱	غیرتِ گلزار جنت دامنِ پر خوں ہوا
ہے پسند طبع عالی مصرعِ سرو بلند	۲	جب سے گلشن میں ترا قد دیکھکر موزوں ہوا
راتدن اشکوں سے اپنا شاستر کرتا ہے تر	۳	لے برہمن دیکھ تجھ کو بید خواں مجنوں ہوا
گر نہیں ہے خنجرِ مژگان خوباں کا شہید	۴	دامنِ صد چاک گل کسواسطے پر خوں ہوا

۵
ہر غزل میں وصف لکھتا ہی تیرے سے بے اختیار
اُس نگاہِ با ادا سے جب ولی ممنوں ہوا

میٹھے لبوں سے پھیکا تیری انگبیں ہوا	۶	چینِ جبین کو دیکھ خجل نقش چیں ہوا
اب دل کے دایرہ میں سویدا ہی بوجھ تو	۷	تیرا خیالِ خال مجھے دلنشیں ہوا
رہتا ہے تو جہاں تجھے واں دیکھتا ہوں میں	۸	دل یاد میں تیری یہہ میرا دوربیں ہوا
اُس یار کی گلی کو سمجھ کر عجب مکاں	۹	اُس شہرِ لامکان میں یہ دل جا مکیں ہوا
تیرا خیالِ زلف کہ وہ رشکِ مشک ہے	۱۰	عنبر سے موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا

۱۱
بیشک ہے آج مجکو ولی دستگاہِ جسم
اس کا خیال دل میں ہی نقش و نگیں ہوا

تخت جن بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا	۱۲	فرق پر اوسکے بگولا تاج سلطانی ہوا
کیوں نہ صافی اُسکو حاصل ہو وے مثل آئینہ	۱۳	اپنے جوہر کی حیا سے سر بسر پانی ہوا
زندگی ہے جسکو دایم عالم باقی میں یار	۱۴	جلوہ گر کب اوسکے آگے عالم فانی ہوا
بیکسی کے حال میں اک آن میں تنہا نہیں	۱۵	غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا

۱۶
اے ولی غیرت سے سورج کیوں جلے ہی راتدن
خلق میں وہ ماہ رشکِ ماہِ کنعانی ہوا

دیکھا ہے جسنے تیرے رخسار کا تماشا	۱۷	دیکھے نہ مہر کے وہ انوار کا تماشا
ای رشک باغ جنت جب سے جدا ہوا ہوں	۱۸	دوزخ ہے مجکو تب سے گلزار کا تماشا

بے قصد اب پہ اپنے آتا ہے لفظ تمگین	۱	دیکھا ہے جب سے تیری رفتار کا تماشا
بس رشتہ بلا کو ڈالا گلے میں اپنے	۲	دیکھا جو اس صنم کے زنار کا تماشا
۳	تب سے ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑا ہے دیکھا ہے جب سے تیری دستار کا تماشا	
موسے اگرچہ دیکھے تجھ نور کا تماشا	۴	اسکو پہاڑ ہووے پھر طور کا تماشا
اے رشک باغ جنت تجھ پر نظر کرے تو	۵	رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تماشا
روز سیاہ اسکے مو مو سے جلوہ گر ہے	۶	زلفوں میں جب کہ دیکھا دیجور کا تماشا
کثرت کے بھوسنے میں خالی نہیں ہیں عارف	۷	بس ہے موحدونکو منصور کا تماشا
ہے جس سے یادگاری وہ جلوہ کر رہا ہے	۸	چینی میں دیکھ آکر فغفور کا تماشا
وہ سر بلند عالم از بسکہ ہے نظر میں	۹	ہے آسمان سے ظاہر جوں دور کا تماشا
۱۰	اب عشق میں ولی کے آنسو امنڈ چلے ہیں اے بحر حسن آ دیکھ اس پور کا تماشا	
ہے فیض سے جہاں کے دل با فراغ میرا	۱۱	مرہم کا اب نہیں ہے محتاج داغ میرا
اسباب سے جہاں کے ہوں بغرض سدا میں	۱۲	بن تیل اور بتی روشن چراغ میرا
اس مہ نے جلوہ گر ہو دلکو کیا منور	۱۳	ہے آج آسماں کے اوپر دماغ میرا
اب دل کے آ چمن میں کر اک نظر تماشا	۱۴	داغوں کے ہیں گلوں سے روشن یہ باغ میرا
۱۵	از بسکہ زندگی میں یوں محو ہوں ولی میں مشکل ہوا اجل کو ملنا سراغ میرا	
ہوا ہے سیر کا مشتاق بیتابی سے من میرا	۱۶	چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
میرے دلکی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں	۱۷	ضعیفی سی ہوا ہے پردۂ فانوس تن میرا
نہیں ہے شوق مجکو باغ کی گلگشت کا ہرگز	۱۸	ہوا ہے جلوہ گر داغوں سی سینے کا چمن میرا

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
ہوا تیری جدائی کے سبب اے نورِ عینِ دل	١	برنگ مردمک آنکھوں کا پردہ ہے کفن میرا
لگی پھیکی نظر میں اے وؔلی دوکان حلوائی اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں سخن میرا	٢	
اس نازنیں ادا میں اعجاز ہے سراپا	٣	خوبی میں گلرخوں سے ممتاز ہے سراپا
تیغ نگہ کو تیری دیکھا نگاہ کر کر	٤	عاشق کے مارنے کا انداز ہے سراپا
جو ہیں ادا شناس اور جنکی ہے عالی فکر	٥	اُس قد کو دیکھ بولے یہ ناز ہے سراپا
اکبار لطف تو کر عیسےٰ نفس کہاں ہے	٦	جاں بخش مجکو تیری آواز ہے سراپا
کب ہو سکیں جہاں کے دلبر ترے برابر	٧	تو حسن اور ادا میں اعجاز ہے سراپا
مجھ پر وؔلی ہمیشہ دلدار مہرباں ہے ہر چند حسب ظاہر طناز ہے سراپا	٨	
اے گلعذار غنچہ دہن اب چمن میں آ	٩	گل سر پہ رکھکے شمع سا اِس انجمن میں آ
جوں طفل اشک بھاگ نہ میری نظر سے تو	١٠	اے نور چشم نور سا میری نین میں آ
کب تک رکھوگے غنچۂ لب کو تم اپنے بند	١١	اے نوبہار باغ محبت سخن میں آ
رخسار گل سے رنگ اوڑے اوس کی نمط	١٢	اے آفتاب حسن ذرا تو چمن میں آ
تجھ عشق سے کیا ہے وؔلی دل کو مست غم سرعت سے اے معنیِ بیگانہ من میں آ	١٣	
تن ہیں پیس سرمہ کرکے بسا اُس نین میں جا	١٤	ہو بوئے گل بسا ہوں تیری پیرہن میں جا
ہر تار زلف میں تیرے اب سیر جا کروں	١٥	باد صبا کا سات لیا ہوں چمن میں جا
آتش نے تجھ جمال کے جلوہ کو دیکھ کر	١٦	کی نیت خاکساری سے اپنی کفن میں جا
جگ میں جو اعتبار نہ پایا ترے قریں	١٧	کی منفعل ہو مہر نے چرخ کہن میں جا
مانند خوں عقیق وؔلی گلگے بہہ چلیں	١٨	شہرت پڑی جو اشک کی میرے یمن میں جا

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا	۱	سحر ہے سروِ گل جبین کی ادا
گر ہے مطلوب تجکو نقش مراد	۲	دیکھ لے اس لبوں کی چین کی ادا
موج دریا کو دیکھنے مت جا	۳	دیکھ اس زلف عنبریں کی ادا

۴
لے ولی دل کو آب کرتی ہے
نگہِ چشمِ شرمگیں کی ادا

ترے فراق میں دلکو کیا ہوں بندہ جدا	۵	کیا ہوں خال پہ اب مجسے دل سپند جدا
ترے فراق میں ہیں کیا کہوں رقیبو نسے	۶	ہوا ہے دل میرا اب مجسے دل پسند جدا
نہ دوسروں کیطرح دلمیں پوجھ تو مجکو	۷	کہ اہل عیش جدے ہیں یہ دردمند جدا
میں تجکو شمع کے ہمرنگ کسطرح سے کہوں	۸	کہ نخل موم جدا سروِ سربلند جدا
تری یہ رخ کو اور ابرو کو دیکھ الٹا لم	۹	جلا ہے مہر جدا اور گلا ہے چند جدا
تری جھلک جو ذرہ آئینے میں دیکھی ہے	۱۰	ہے تپ سے مہر بھی بیتاب اور سپند جدا
ترے لبوں کی حلاوت سے یوسف مصری	۱۱	شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا
ترے جو قد سے رکھی دلمیں نیشکر نے گرہ	۱۲	تو کھینچ پوست کیا اوسکا بند بند جدا

۱۳
ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھ
خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

اوسکے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا	۱۴	معتبر کب ہے حسن دورنما
باعثِ نشۂ دوبالا ہے	۱۵	حسن صورت کے ساتھ حسن ادا
لے گل باغ حسن منہہ سے ترے	۱۶	جلوہ پیرا ہے رنگ و بوئے صبا
ماہ تو اون بھوؤں پہ کرکے نظر	۱۷	سوئے مغرب چلا ہے رو بقفا
سرخرویوں میں بس سر آمد ہے	۱۸	اوس قدم کے اثر سے رنگ حنا
نہیں گل اوسکے منہہ سا عالم میں	۱۹	قایل اوس بات کی ہے باد صبا

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
مت آتش غفلت سے میرے دلکو جلا جا	۱	مشتاق ہوں دیدار کا دیدار دکھا جا
بیرحمی نکر غصہ نکر بات میری سُن	۲	ڈرتا نہیں اک بات کی سو بات سنا جانا
جلتا ہوں میں مدت ہوئی ای حسن کے دریا	۳	ٹک منہہ کو دکھا آگ مرے دلکی بجھا جا
خواہش ہے مجھے ورد کے پڑہنے کی ہمیشہ	۴	اِکبار کسی طرز سے اِک اسم بتلا جا
جب اُسکی طرف جاتا ہوں کر قصد تماشا	۵	کہتا ہے مجھے خوف رقیبان سے کہ جا جا
بوسے جو طلب لب کے کیئے بولا پریرو	۶	جا یاں سے چلا جا رے چلا جا رے چلا جا

نمبر	مقطع
۷	مدت سے ولی چھا تجھ میں ہی ہاتھ سے دل کے تو بھی تو جگر آہ کی نوبت کو بجا جا

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
غضب ہے چہرۂ رنگیں بہار ناز و ادا	۸	بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
لکھا ہے صفحۂ ایجاد پر مصور صُنع	۹	قلم سے موئے کمر کی نگار ناز و ادا
چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سے	۱۰	سہی قدوں کا مکاں جو بہار ناز و ادا
سنا ہی خضر سے میں نے یہ حرف تازہ تُو	۱۱	بہار جلوۂ خط سے ہے بہار ناز و ادا
ولی پڑا ہے نظر جب سے وہ کمال ابرو	۱۲	ہزار دل سے ہوا ہوں شکار ناز و ادا

ولہ

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
دل کو بھاتی ہے دلربا کی ادا	۱۳	جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
گرچہ سب خوبرو ہیں خوب و لے	۱۴	قتل کرتی ہے میرزا کی ادا
نقش دیوار کیوں نہ ہوں عاشق	۱۵	حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا
گل ہوئے غرق آب شبنم میں	۱۶	دیکھ اُس صاحب حیا کی ادا
اشک رنگین میں غرق ہے ہر دم	۱۷	جسنے دیکھی ہے اوس حنا کی ادا
حرف بیجا بجا ہے گر کہہ دوں	۱۸	دشمن ہوش ہے پیا کی ادا
اے ولی درد سر کی دارو ہے	۱۹	مجھ کو اوس صندلی قبا کی ادا

۱
اے ولی وہ سخن میرا بوجھے
حق نے بخشی ہے جسکو فکر رسا

۲
زرد وہ ہے جسنے کی ہے فکر تسخیر طلا
مت ہو تو وحشی صفت نہار نخچیر طلا

۳
کیوں کہے آسودہ زر خلق میں صید مراد
ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا

۴
گر صفائی کی غرض ہے باز رکھہ دنیا سے دل
جز سیاہی نین ہے اے نادان تاثیر طلا

۵
نین ہے حاصل غیر گردش اسکو جگمیں یا تدن
جس کسی کے دلمیں جوں سوچ ہے تدبیر طلا

۶
پرتو رخسار تیرا دیکھ کر اے آفتاب
صبح کے پانی نے ڈالی پامیں زنجیر طلا

۷
شکل تیرے تن کی مجھ دلمیں ہوئی ہے منتقش
ہے سمندر کی نمط آتش میں تصویر طلا

۸
جب سنا کہتے ہیں وے دعوی حسن پر اختر ترے
گرم ہو کر مہر نکالے کے شمشیر طلا

۹
شمع تیری بزم میں جسوقت ہووے جلوہ گر
ماہ نو لاوے اپسکو کرکے گلگیر طلا

۱۰
بوالہوس رکھتے ہیں دایم فکر رنگ عاشقاں
ہے جہوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا

۱۱
زندگی زریں لباسوں کی ہے یاری میں گئی
ہے یہ جگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

۱۲
یوں زبین عشق میں دایم ہے عاشق نامدار
جسطرح ہوتا ہے نام شر گلوگیر طلا

۱۳
آہ سے عاشق کی عارف بوجھتے ہیں حال دل
سمجھے ہے صورت سے جوں صراف تقریر طلا

۱۴
اے ولی یہہ شعر ہیں لبریز معنی سر بسر
ہے بجا اطراف اوسکے گر ہو تحریر طلا

۱۵
ہے قد ترا سراپا معنئ ناز گویا
پوشیدہ دلمیں میری آتا ہے راز گویا

۱۶
معنی طرف چلا ہے صورت سے اب مرا دل
صورت سے پھر چلا ہے کعبے جہاز گویا

۱۷
ہر اک نگہ میں بیشک ہے نغمۂ محبت
تار نظر تمہارا ہے تار ساز گویا

۱۸
اے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بھوونکی
پڑتی ہیں تیری پلکیں ملکر نماز گویا

۱۹
زلفوں کا جو کہا ہے ہمدوش مصرع قد
رکھتا ہے وہ بھی مجھہ سی فکر دراز گویا

۱	وہ قاتل ستمگر آتا ہے یوں وکی پر جلدی سے صید اوپر آتا ہے باز گویا		
پھر میری خبر لینے کو صیاد نہ آیا	۲	شاید کہ میرا حال اوسے یاد نہ آیا	
موزوں جو کیا غم میں ترے آہ کا مصرع	۳	وہ مصرعِ دلچسپ مجھے یاد نہ آیا	
مدت ہوئی مشتاق ہیں عشاق لقا کے	۴	بیداد کہ وہ ظالمِ بیداد نہ آیا	
جاری ہوئی ہے جوئے رواں اشک واں سے	۵	افسوس کہ وُہ غیرت شمشاد نہ آیا	
۶	پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد وکی کی۔ لیکن وہ صنم سُننے کو فریاد نہ آیا		
صد حیف کہ وہ یار میرے پاس نہ آیا	۷	میرا سخنِ راست اُسے راس نہ آیا	
بیگانہ کرے طرز یگانہ کی عجب ہے	۸	آخر کو اوسے غیر سے وسواس نہ آیا	
میں آنبہ نمط تن کو گلایا ہوں اپکے	۹	وہ باغ محبت کا انا النا س نہ آیا	
بلبل کیطرح نالہ وزاری میں ہوں ہر دن	۱۰	یکبار وہ گلدستۂ خوش پاس نہ آیا	
۱۱	انکھوں کی سیاہی سے ولی نے یہ لکھا ہے وہ نور نظر حیف میرے پاس نہ آیا		
افسوس ایعزیزو وہ سیمبر نہ آیا	۱۲	مجھ درد کی خبر سُن وہ بخبر نہ آیا	
بیمار عشق پر تو کوئی نہ مہربان ہو	۱۳	دکھ پوچھنے کو میرے جز درد سر نہ آیا	
صحرا میں مدتوں تک دیوانہ میں پھرا ہوں	۱۴	آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا	
آزاد سے سنا ہے یہ مصرع مناسب	۱۵	جس فن سے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا	
کیوں عاشقوں کی صف میں پاوے وہ سرخروئی	۱۶	مژگاں پہ جسکی یارو خون جگر نہ آیا	
میں غم سے گھل سراپا جوں مو ہوا ہوں لیکن	۱۷	مجھ ناتواں کی جانب وہ مو کمر نہ آیا	
عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سے	۱۸	ہرگز زمیں کے اوپر ویسا بشر نہ آیا	

١ — کچھہ نقد دل کا کھونا تخصیص نین ولی کا
دل کون اوس گلی میں ہے بھول کر نہ آیا

٢ — فریاد ہے فریاد کہ وہ یار نہ آیا — بیداد ہے بیداد کہ غمخوار نہ آیا
٣ — صد حیف ہے صد حیف ہے انداز و ادا سے — یکبار مرے بر میں وہ دلدار نہ آیا
٤ — اعماز کیا چھپتا رہا مجکو نہ پوچھا — کیا تجکو میرے حال پہ کچھہ پیار نہ آیا
٥ — میں جی کو رکھا عشق کے بازار میں لیکن — ہیہات مرے جی کا خریدار نہ آیا

٦ — ہے کیا سبب اوس وقت ولی جان کو لینے
لے ہاتھہ میں وہ خنجر خونخوار نہ آیا

٧ — دلربا آیا نظر میں آج میرے خوش ادا — خوش ادا دیکھا نہیں ایسا جہاں میں دلربا
٨ — بیوفا تجھہ کو کہوں گر ہے بجا اے نازنیں — نازنیں ہوتے ہیں اکثر عاشقوں سے بیوفا
٩ — کم نما ہے نوجواں میرا برنگ ماہِ نو — ماہ نو ہوتا ہے اکثر العزیز و کم نما
١٠ — مدعائے عاشقاں ہر آن ہے دیدار یار — یار کے دیدار بن دیگر عبث ہے مدعا

ردیف ١١ — کیمیا ہے عاشقوں کی بس نگاہِ گلرخاں
گلرخوں سے خلق میں پایا ولی یہہ کیمیا — با

١٢ — تیرے جلوے سوں اے ماہِ جہاں تاب — ہوا دل سربسر دریائے سیماب
١٣ — تیرے خورشیدِ رخ کو دیکھہ جوں برف — ہوئے ہیں عاشقاں سر تا قدم آب
١٤ — رکھوں جس خواب میں لب پر تیرے لب — مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب
١٥ — تیری انکھیں وہ قاتل ہیں کہ جس پاس — دو ابرو کے ہیں دو تیغے سیہ تاب

١٦ — ولی تجھہ سوز میں اے آتشیں خو
سراپا ہے برنگِ شعلہ بیتاب

١٧ — ترے رخ پہ اے نازنیں یہہ نقاب — چمکتا ہے جوں مطلعِ آفتاب

۱	ادا فہم کی دل کے تسخیر کو	تیرا قد ہے جوں مصرعِ انتخاب
۲	بجا ہے تیرے حسن کی تاب سے	تیری زلف کھایا کرے پیچ و تاب
۳	تیرے منہہ کی صافی پہ کر کے نظر	ہوئی شرم سے آرسی غرقِ آب
۴	ترے عکس پڑنے سے اے گلبدن	عجب نیں اگر آب ہووے گلاب
۵	ترے وصل میں اسقدر ہے نشاط	کہ مخمل کو آوے ہے راحت سے خواب
۶	کریں بخت میرے اگر ٹک مدد	ولی اُس سجن سے ملوں بیحجاب

۷	کیوں ہو سکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب	ہے نارِ حسن کا ترے اک اخگر آفتاب
۸	دیکھا ہے تجکو آپسے روشن جہاں میں	زریں نقابِ شرم سے لے منہہ پر آفتاب
۹	روئے کتابی کی ترے آیا ہے نقل کو	تار خطوط سا ہے بنا مسطر آفتاب
۱۰	گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول	تجھ عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
۱۱	سورج کو ہندو دوڑ کے نت پوجتے ولے	ہندوئے زلف کے ہو بغل میں گر آفتاب
۱۲	جنے ترے جمال مبارک پہ کی نظر	دیکھا کبھی نہ اُسنے نظر بھر کر آفتاب
۱۳	خورشید روئے یار پہ ذرہ نظر جو کی	پنہاں نظر سے ہو گیا جوں اخگر آفتاب
۱۴	پوجا کو تجھ درس کے ہو جوگی فلک پہ آ	نکلا ہے کر کے جامۂ خاکستر آفتاب
۱۵	جگ میں ولی یہہ کسکو برابر کہے ترے	نزدیک تیرے ذرہ سے ہے کمتر آفتاب

۱۶	ہوا ہے غم سے جاری شوق کا طومار ہر جانب	ہوا ہے گرم تیری عشق کا بازار ہر جانب
۱۷	تماشا دیکھا ای لیلی کہ تیری غم کی گردش میں	بگولے کی نمط پھرتا ہی مجنوں خوار ہر جانب
۱۸	برہ میں دیکھ کر فرہاد کی شیریں کو سنگیں دل	اسی فریاد میں ہے رات دن کہسار ہر جانب
۱۹	زبان حال سے مجکو کہا نرگس نے سمجھا کر	کہ ان آنکھوں سے ہے گلشن میں ہی بیمار ہر جانب

١ ہوا ہے مست اوسکے جام لب سے ہر گل لالہ
کہ جسکے منہہ کی رنگت سی کھلا گلزار ہر جانب

٢ تمسک مہر سے اسکی رکھا ہی مُہر کر دلمیں
کہ جسکے خال و خط کی جگمیں ہے گفتار ہر جانب

٣ محبت کے اثر سے تیری ہی لبریز ہر اک خُم
ہر اک ساغر تری انکھوں سے ہے سرشار ہر جانب

٤ تفحص کرکے دیکھا ہی ہر ایک کے مدرسے میں جا
اسیکے حسن کے مطلب کی ہی تکرار ہر جانب

٥ ولی تجھ طبع کے گلشن مین جو کوئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ لیکے جاتے ہیں تری گفتار ہر جانب

٦ ملا وہ گلبدن جسکو اُسے گلشن سے کیا مطلب
جو پایا وصل یوسف اوسکو پیراہن سے کیا مطلب

٧ مجھے اسباب خود بینی سے دایم عکس ہے دلمیں
کیا جو ترک زینت کو اوسے درپن سے کیا مطلب

٨ سخن صاحب سخن کا سنکے ملنے کی ہوس مت کر
جواہر جب ہوئے حاصل تو پھر معدن سے کیا مطلب

٩ عزیزو باغ میں جانا پنٹے دشوار ہے مجکو
گلی گلرو کی پائی ہی مجھے گلشن سی کیا مطلب

١٠ ولی جنت سے کچھ رہتی نہیں درکار عاشق کو
جو طالب لامکاں کا ہی اُسے مسکن سے کیا مطلب

١١ اوس نازنیں کی دیکھی ہے جبسے کہ چھب عجب
دلمیں مرے خیال ہے تب سے عجب عجب

١٢ جاتا ہے دن تمام ترے رخ کے یاد میں
ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

١٣ بیتاب ہوکے مثل گدایان قرین گیا
بے باک ہوکے تب یہ کیا میں طلب عجب

١٤ بولا مری نگاہ یہ ہے قیمت جہاں
جس دیکھنے سے دلمیں پڑی ہی طرب عجب

١٥ اس دولت عظیم کو ہے مفت مانگنا
لگتی ہے بات تیری مجھے بے ادب عجب

١٦ اس شعر کی یہہ طرح نکالی جو اے ولی
یہہ اختراع سنکے رہے دلمیں سب عجب

١٧ مدت کے بعد آج کہی جو اوسے بات
کھلتے ہی اون لبوں کے ہوا حل مشکلات

١٨ میٹھی تیری یہ بات سدا ہے نبات ریز
گویا کہے ہے لب میں ترے مایہ نبات

ظلمات سے نکلکے جہاں میں عیاں ہو وہ	۱	گر حکم پائے لب سے ترے چشمۂ حیات
تب سے اٹھا ہے دل سے میرے غیر کا خیال	۲	تیرا خیال جب سے ہوا ہے مرے سنگات
نازو ادا سے تیرے مجھے ہے سدا غرض	۳	یا عین التفات ہو یا کم ہو التفات
۴	اس وقت مجھکو عیش دو عالم ملے ولی جسوقت بیحجاب کروں اوسکے ساتھ بات	
گمرہ ہیں تیری زلف میں کیا اہل ہدایت	۵	یہہ بات ہے ظلمت کی نہیں جسکو نہایت
غمزے نے کیا ظلم میرے دل پہ ہی تسپر	۶	کرتی ہے تری چشم وہ ظالم کی حمایت
عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں	۷	اس چشم کے مفتی سے سنی ہی یہ روایت
یہ رخ ہے ترا مورد انوار الٰہی	۸	نازل ہی تری حسن پہ سب حقکی عنایت
۹	ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں لازم نہیں عاشق کو کرے شکوہ شکایت	
خوبوں کی ھر ادا سے نازک ادا نپٹ	۱۰	معنی سے وہ بنا ہی نقاب حیا نپٹ
مت شعر پر تو چشم حقارت سے کر نظر	۱۱	مانند ابروانکے ہے انکھو نپہ جا نپٹ
معنی کی صورت اسمیں ہی ہوتی ہی جلوہ گر	۱۲	روشن ہے آرسی سی رخ با صفا نپٹ
وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہربان	۱۳	لیتا ہے چین بھوؤں میں جو ظاہر پڑا نپٹ
۱۴	اسکی سواد زلف سے عالم میں اے ولی کعبہ نمط سیہ ہے سراپا ردا نپٹ	
کیا اس بات نے اب دلکو مبہوت	۱۵	کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت
بجا ہے گر شہید سرو قامت	۱۶	بناوے چوب سے طوبیٰ کے تابوت
روایت خضر سے پہنچی ہے مجکو	۱۷	کہ اوسکا خط ہے موج آب یاقوت
نظر آتی ہی ان انکھونکی یوں دھج	۱۸	کہ جوں برچھی پکڑ نکلے ہے رجپوت

۱
ولی اوس خوش ادا کی بات سُن تو
کہ اوس کی بات ہی عشاق کا قوت

۲
لب پہ تیرے کہ روح کا ہی قوت
کاتبِ ناز نے لکھا ہے سکوت

۳
لاکھہ درجے ہی مے کے نشہ سی خوب
تیرے لب کی مفرح یاقوت

۴
اوسکو دیکھے سے کیوں رہی طاقت
جسکی باتوں سے دل ہوا مبہوت

۵
جو موا درد داغ سے اوس کو
تختۂ لالہ سے کرو تابوت

۶
اے وَلی سبزۂ لب دلبر
خوشنمائی میں ہے خط یاقوت

۷
صنم ہی بسکہ تیری حسن عالمگیر کی شہرت
سکندر کو ہوئی حاصل مثال آئینہ حیرت

۸
چلا دہشت سے ڈرتا کانپتا مشرق سیتی مغرب کو
فلک پر مہر نے جب سے سنی اُس حسن کی شہرت

۹
نہووے مرگ کی تلخی سے ہرگز آشنا جگمیں
تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کو گر شربت

۱۰
جہاں کے دلربایوں کو ہوا تجہہ میں ظہور اکثر
کہ زلفیں کیں و رخ بدری و لب مصری سخن امرت

۱۱
تیرے انکھوں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
ترے زلفوں کے حلقے نے دیا گرداب کو چکرت

۱۲
ڈہونڈہو شہر میں فرہاد و مجنوں کا ٹہکانا تم
کہ ہے عشاق کا مسکن کبہو صحرا کبہی تربت

۱۳
وَلی کو اے صنم کرنا عنایت بھیک درسن کی
کہ دی ہے لطف سی تجکو خدا نے حسن کی دولت

۱۴
زبان حال سے کہتا ہی یوں شمشاد ہر ساعت
پڑینگے قید میں اس قد کو دیکھ آزاد ہر ساعت

۱۵
نہیں اک عاشق و معشوق اوسکے درد سے خالی
گل و بلبل سے سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت

۱۶
بچے گا کب تلک اے طایر دل تو زو وحشت سے
نگہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت

۱۷
ہوا ہے جب سے پروانہ یہ دل اے شمع رو تیرا
ہے روشن نور کے چہرہ پہ جب سے صاد ہر ساعت

۱۸
اپسکی چشم میگوں کا دکھا کر ساغر گردش
صنم کرتا ہی میرے ہوش کو برباد ہر ساعت

تیرا خط خوف میں ہی ہاتھہ سوں مقراض کے دائم	١	کہ جوں کہتا ہی کووک ہشت اُستاد ہر ساعت
٢	ولی مجھہ دلمیں بستا ہے خیال اوس سرو قامت کا کہ جسکے شوق سے جنبش میں ہے شمشاد ہر ساعت	
سبز چہرے نے تیری اے سبز بخت	٣	زہر قاتل کو کیا ہے لخت لخت
اس دل مجروح کے حق میں صنم	٤	مت ہو جوں الماس ہر گز سینہ سخت
حسن کے کشور کا ہے تو بادشاہ	٥	ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
منہہ پہ تیرے اسطرح کا ہی جلال	٦	دیکھہ جسکو ہوش نے باندھا ہی رخت
٧	کر ولی پر ٹک عنایت کی نظر سن میرا یہ حرف اے فرخندہ بخت	
سینے میں ہے اُس ابرو کے پیوست کی نشست	٨	جو تیرے دلمیں ہے نگہ مست کی نشست
مجھ زلف کج کا دلمنے بیٹھا ہی یوں خیال	٩	ماہی کے جوں گلے منے ہی شست کی نشست
تیری دو آنکھیں دلمیں ہیری فتنہ خیز ہیں	١٠	مشکل ہے ایک جائے دو بدمست کی نشست
تیری نگہ کے باز سی ہی مرغ دل کا حال	١١	جوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست
ردیف ثا ١٢	تا سرخ رنگ زرد کرے اس سبب یہ غم دلمیں ولی کے مس ہیں ہو جوں جبت کی نشست	ردیف ثا
ملتا نہیں ہے مجھہ سے وہ دلدار الغیاث	١٣	اس بیوفا کے جور سے سو بار الغیاث
اس دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سے	١٤	کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیاث
دیکھے ہے باغ میں کہاں نرگس کو اے صنم	١٥	آنکھوں کا تیری آج طلبگار الغیاث
آنکھوں کا تیری دیکھہ کے گلشن میں گلبدن	١٦	نرگس ہوا ہے شوق سے بیمار الغیاث
١٧	بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی میرے سخن کا خوب خریدار الغیاث	

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج ۔ ۱ ۔ لیتا ہوں اسکے ناز و ادا کا حساب آج

عالم کا ہوش کیونکہ رہیگا عجب ہو نہیں ۔ ۲ ۔ ٹپکے ہے اُسکی چشم سے رنگ شراب آج

کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نوبہار میں ۔ ۳ ۔ دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج

کیوں مثل مو ضعیف نہوں غمسے ای صنم ۔ ۴ ۔ تیری کمر نے مجھکو دیا پیچ و تاب آج

آگے ترے لبوں کے جو ہی چشمۂ حیات ۔ ۵ ۔ لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

اُوسکی نگاہ مست سے معلوم یوں ہوا ۔ ۶ ۔ آکر کرے گی خانۂ عاشق خراب آج

اعجاز حسن دیکھ کہ وہ روئے با عرق ۔ ۷ ۔ پیدا کرے ہی چشمۂ آتش سے آب آج

کیا بیخبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ ۔ ۸ ۔ مکتب میں اسنے بھول گیا ہی کتاب آج

معلوم کیا کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم ۔ ۹ ۔ آتا ہے کسکے قتل کو ایسا شتاب آج

۱۰
کیوں آرزوئے وصل کروں اس سے ولی
دیتا نہیں ہے ناز سے سید ہا جواب آج

ہے ملکِ حسن کا تجھے اے جان راج آج ۔ ۱۱ ۔ سب دلبروں نے تجکو دیا تخت و تاج آج

اوس ناز اور ادا کے تجمل کو دیکھکر ۔ ۱۲ ۔ سب دلبروں نے تجکو دیا آکے باج آج

پروانہ ہوکے کیوں نہ گرے چاند چرخ سے ۔ ۱۳ ۔ فانوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج

مقصود دو جہاں میں میرا ہی سو تو ہی ہے ۔ ۱۴ ۔ جگمیں نہیں کسی سے مجھے کام کاج آج

لب میں ترے مفرحِ یاقوت ہی صنم ۔ ۱۵ ۔ بیمار دل کو میرے وہی ہے علاج آج

۱۶
وہ شوخ مجھ سے آکے ملا اس سبب ولی
شادی میں اسکی صرف کیا میں نے راج آج

جولانگری میں گرم ہے وہ شہسوار آج ۔ ۱۷ ۔ سینے میں عاشقوں کے اوٹھا ہی غبار آج

تجھ اسپ ترک تاز کے جولانی دیکھکر ۔ ۱۸ ۔ مانند برق کے میں ہوا بیقرار آج

بیشک گریگا خاطر عشاق باغباغ ۔ ۱۹ ۔ آیا ہے التفات پہ وہ نوبہار آج

گلزار تجھ جمال کے گلشن میں دیکھ کر	۱	فرماں ہے عندلیب ہزاراں ہزار آج
سینے کے رکھ طبق میں دل چاک چاک سے	۲	کرتا ہوں میں نثار بجائے انار آج
اے آتشیں بہار ترے رخ کی آب دیکھ	۳	پیدا کیا ہے میں نے دل خاکسار آج
ہے میخ وار دل میں میرے خار خار شوق	۴	چہرے کو دیکھ سر پہ تیرے نوکدار آج
گردش تمہاری انکھوں کی جوں دور جام ہے	۵	دیکھنے سے اس کے دل کا گیا ہے خمار آج
اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں	۶	اس رنگ نے ہوا کو کیا لالہ زار آج
انکھوں نے تیری اک نگہ التفات سے	۷	عالم کے وحشیوں کو کیا ہے شکار آج
۸	بر جا ہے آسماں سے تواضع گرے طلب پایا تیرے کرم سے ولی اقتدار آج	
تیرے لبوں پہ دیکھ صنم رنگ پان آج	۹	چرنا ہوئی ہے لالہ عذاروں کی جان آج
نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف	۱۰	ہر بو الہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
انکھوں کی تیغ سے تری ظاہر ہے رنگ خون	۱۱	کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پٹھان آج
آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے	۱۲	تیری گلی میں جا کے کیا ہے مکان آج
اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ ناتواں پہ	۱۳	اس سخت دل نے دل کو کیا مہربان آج
کل خود زبان حال سے آ کر کرے گا عذر	۱۴	عاشق سے کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج
البتہ گل پیادہ ہو دوڑے رکاب میں	۱۵	اس نو بہار حسن کی دیکھے جو شان آج
تیری بھوؤں کو دیکھ کے کہتے ہیں عاشقاں	۱۶	ہے شاہ جس کے نام چڑھی ہے کمان آج
اے عقل موشگاف تامل سے کر نگاہ	۱۷	آتا ہے کس ادا سے وہ نازک میان آج
کیا دائرے سے زہرہ جبیں کے نکل سکوں	۱۸	بکیتان میں لیا ہے مرے دل کو تان آج
میرے سخن کو گلشن معنی کا بوجھ گل	۱۹	عاشق ہوئی ہے بلبل رنگیں بیان آج
۲۰	کیوں کر رکھوں میں دل کو دکی اپنے کھینچ کر	

تے دست اختیار میں ہے اب عنان آج

تیری جبین سے ہے یہ سراسر ظہور صبح ۱ عالم میں دیکھنے کو ترے ہے عبور صبح

بیتاب آفتاب ہے تب سے جہاں نہیں ۲ دیکھا ہے جب سے رُخ تیرا اے رشک نور صبح

اس رخ کی آرسی میں ہے نور خدا عیان ۳ روشن ہے اس جمال سے ہی کوہ طور صبح

ظاہر تیری بہار میں اسباب عیش ہیں ۴ ہے جلوہ گر ترے سے یہ دار السرور صبح

جب سے ولی نے دیکھا ہے تیرا رخ صبح ۵ آنکھوں میں اس کی ذرہ ہے مہر حضور صبح

برنگ صافی دل کیون نہ ہو صفائے قدح ولہ کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح

ہر اک طرف کو ہوئی بزم عیش میں بنیاد ۷ صنم کے لعل سے یاقوت کی بہائے قدح

کیا ہے ساقی عشرت نے پیار الفت سے ۸ حنائے پنجہ رنگین نگار پائے قدح

اگر اشارتِ ابرو کرے وہ ماہ تمام ۹ ہلال عید نے چرخ زن بجائے قدح

خمار حشر سے کیا غم ہے مے پرستوں کو ۱۰ لکھی ہے قبر کے تعویذ پہ دعائے قدح

صدا یہ آتی ہے بے کیف و کم سدا خُم سے ۱۱ کہ نقد ہوش فلاطون ہے رونمائے قدح

ہوا ہے قلقل مینا سے مجھ پہ یہ ظاہر ۱۲ کہ مے پرست کے سینے میں ہی تمنائے قدح

ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر ۱۳ عیان ہے جس کے اوپر جلوہ ضیائے قدح

۱۴ ولی کے دل سے تو اے شوخ احتراز نہ کر
ہمیشہ انجمن گلرخان ہے جائے قدح

صنم زمانۂ اول میں یوں نہ تھا گستاخ ۱۵ انہیں دنوں میں ہوا ہے یہ کیا بلا گستاخ

تیرے یہ لب پہ خط سبز کیا ہے بوجھا ہی ۱۶ شکر اوپر ہے یہ طوطی خوش ادا گستاخ

یہ رنگ زرد اور ڈرا مجھ ضعیف کرنے کر ۱۷ ہوا ہے کاہ لجائے کو کہربا گستاخ

۱۸ ولی کے دل میں ہے شوخی تیری ہوا کی یہی
کہ تیری زلف پہ ہو جس قدر ہوا گستاخ

۱ مژہ بتوں کی ہے تجھ غم میں خوابِ مخمل سُرخ
لگے ہیں ترک کے بھالیکو یا مسلسل سُرخ

۲ پرکی دیکھ کے میں چشم سُرخ خواب آلود
ان انکھڑیوں کو کیا خواب گاہ مخمل سُرخ

۳ کتاب عشق پہ شنگرف اشک خونی سے
نگہ کی کرکے قلم کھینچتا ہوں جدول سُرخ

۴ کیا ہے دفع میرے درد سر کو رونے نے
ہوا ہے حق میں میرے خون دیدہ صندل سُرخ

۵ شفق نہیں ہے میری آہ آتشین نے ولی
فلک کو جاکے کیا ہے برنگ منقل سُرخ

۶ ہمیشہ ہے بہار سروِ آزاد
تنجا دے دولتِ حسن خداداد

۷ تیرا رخسار دایم بے خزان ہے
ہوا ہے زیب در گلزار ایجاد

۸ ہوا مانند مجنوں کے پریشان
تیرا قد دیکھکر گلشن میں شمشاد

۹ کیا ہے سہو راہ کوچہ غم
ہوا ہے بسکہ تیرے لطف سے شاد

۱۰ خلاصی کیونکہ پاوے بلبل دل
نگاہ گلرخان ہے دام صیاد

۱۱ وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل
محبت ہے فنا بن سست بنیاد

۱۲ نہیں ہے بے قراری اس کی بے جا
ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

ولہ

۱۳ جب سے ہوا تیرا یہ قد دلربا بلند
سنتا ہوں ہر طرف سے صدائے بلا بلند

۱۴ مت پست نظروں سے بل اے سرو باغ ناز
تجھ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند

۱۵ بیمار گر نہیں یہ تیری چشم غمزہ زن
کیوں ہاتھ میں لئے ہے نگہ کا عصا بلند

۱۶ ان ابرؤوں کو دیکھ کے اپنے کئے شتاب
حق میں تیرے ہلال نے دست دعا بلند

۱۷ گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
عشاق کو نہیں ہے دگر مدعا بلند

۱۸ اس بات کو لکھا ہوں سفینہ میں عقل کے
ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند

۱۸ تیری بھوؤں میں ناز کو رتبہ ہے اس قدر
کشتی میں جو ہے مرتبۂ ناخدا بلند

۱
میں عاشقوں کی فوج میں سردار ہوں ولی
ہے آہ کا علم مری اب تا سما بلند

۲
ہوا ہے گرم جو تو آفتاب کے مانند
کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند

۳
زمین پہ کیوں نہ گریں اہل بزم جرعہ نمط
تری نگہ میں ہے مستی شراب کے مانند

۴
نگاہ گرم کرے گر فلک سے گلشن میں
گل ستارہ گرے گل گلاب کے مانند

۵
برنگ برق اگر جلوہ گر ہو وہ گلرو
غبار سینہ ہو پانی گلاب کے مانند

۶
لکھی ہے بسکہ پہ پر وے زلف کی تعریف
سیاہ نامہ ہوا ہے کتاب کے مانند

۷
تیرے خیال میں اے بحر حسن دیدۂ تر
ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند

۸
تیرے فراق میں ہر آہ اے کمان ابرو
گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند

۹
کیا ہے طرز تغافل نے شوخ کی جگ میں
ہر ایک چشم کو قسمت خراب کے مانند

۱۰
سجن کے غم سے نکلتا ہے نالۂ بیتاب
ہر ایک رگ ستی تار رباب کے مانند

۱۱
نہ بھول گرم نگاہے پہ شوخ چشموں کی
محبت ان کی ہے دہو کا سراب کے مانند

۱۲
توقع قدم شہسوار رکھ دل میں
ہوا ہوں خالی اپس سے رکاب کے مانند

۱۳
نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
کہ ہے زبان پہ حاضر جواب کے مانند

۱۴
گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند

۱۵
نہ ہو تو فکر سے دنیا کے مثل ہو باریک
سیاہ دل کو کرے گی خضاب کے مانند

۱۶
نگاہ گرم سے اس شعلہ قد نے مجلس میں
کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

۱۷
تیری نگہ کی سختی ہے دلبری کے مانند
تیری نگاہ موزون ہے عبہری کے مانند

۱۸
ظاہر نہیں حقیقت اس لعل کی کسی پر
واقف ہوا ہوں اس سے میں جوہری کے مانند

۱۹
ہر چند زرد رنگت حاصل ہے عاشقوں کو
لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند

۱	طاقت نہیں کسی کو تا اس صنم کو دیکھے	عالم کی ہے نظر سے پنہاں پری کے مانند
۲	یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سنا دو	رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند
۳	تجھ گلبدن کی بو سے ہوئے گلعذار بند	گلشن میں تجھ بہار کے ہیں نوبہار بند
۴	گلزار میں لٹک سے چلے گر تو اک قدم	مانند آب آئینہ ہو جوئبار بند
۵	مالی نے تجھ جمال کے گلشن کو دیکھ کر	بیچا ہے جا کے شہر میں پھولوں کے ہار بند
۶	آنکھوں نے تیری دیکھ میں آہو کو مبتلا	بوجھا تیری نگہ میں ہے وحشت شعار بند
۷	اس قد کو دیکھ سرو ہی گلشن میں پا بگل	آزاد یہاں ہوا ہے جو بے اختیار بند
۸	امید مجکو یوں ہے ولی کیا عجب اگر	اس ریختہ کو سن کے ہو معنی نگار بند
۹	سخن شناس کے نزدیک کب ہے کم ز یزید	کسی کے مطلب رنگیں کو جو کرے ہے شہید
۱۰	ہوا ہے مشتری اس رشک مشتری کا دل	کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کو شہید
۱۱	یہ زلف و خال ہیں سے دیا ہی جگ کو فریب	دغا کے دینے میں یکرنگ ہیں یہ پیر و مرید
۱۲	کھلا ہے عقدۂ دل اس نگہ کی سوزن سے	تیری نین کا اشارہ ہی قفل دل کی کلید
۱۳	ہوا ہے حق کی توجہ سے اے ہلال ابرو	تیرا جمال منور ولی کے دل کی عید
۱۴	اے شکر لب قند سے تجھ لب کی ہیں باتاں لذیذ	حرف تیز اس کے ہیں جیسے حلوۂ سوہان لذیذ
۱۵	دل کو فرحت بخش ہے دائم تیرے غم کا ہجوم	صاحب ہمت کو ہے نت کثرت مہمان لذیذ
۱۶	مت ہر اک نا اہل سے ملنے کو راضی ہو صنم	ہے نصیحت تلخ ظاہر لیک ہی پنہان لذیذ
۱۷	لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر سے کم	حرف با معنی ہے جیسے بوسۂ خوبان لذیذ
۱۸	اے ولی ترک علایق دل کو لذت بخش ہے	

جون ہے دنیا دار کو فکر سر و سامان لذیذ

عجب نہیں جو کرے دلمیں شیخ کے تاثیر	۱	اگر مقدمۂ عشق کو کرون تحریر
جنون عشق ہوا اس قدر زمین پہ محیط	۲	کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر
زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن	۳	زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر
ورق پہ چہرۂ عشاق کے مصور عشق	۴	جگر کے خون سے لکھ طفل اشک کی تصویر

۵
گلی سے یار کے کیون جا سکے ولی باہر
ہوئی ہے خاک پہ پیرو کی رہ کی دامنگیر

اگر چمن میں چلے وہ رشک بہار	۶	گل کرین نقد آب ورنگ و نثار
یاد تجھ خط سبز کی اے شوخ	۷	زخم دل پر ہے مرہم زنگار
حق نے آنکھوں کو تیری بخشا ہے	۸	مئی وحشت سے ساغر سرشار
اس پری رو کو جس نے دیکھا ہے	۹	صورت ہوش سے ہوا بیزار
دھیان میں تیری دید کے دایم	۱۰	مثل مینا ہے چشم کو ہر بار
پیش بہاے مشتری طلعت	۱۱	آب حیوان کا سرد ہے بازار
بسکہ پایا تیری جفا سے شکست	۱۲	خانۂ دل ہے اپنا آئینہ دار
بلبلین ہر طرف سے اٹھ دوڑین	۱۳	دیکھنے کو اسے ہزار ہزار

۱۴
اے ولی اس کو حرف ہوش نہ پوچھ
جو ہوا مست جلوۂ دیدار

اب جدائی نہ کر خدا سے ڈر	۱۵	بیوفائی نہ کر خدا سے ڈر
مت تغافل کو راہ دے اے شوخ	۱۶	جگ ہنسائی نہ کر خدا سے ڈر
ہے جدائی میں زندگی مشکل	۱۷	تو جدائی نہ کر خدا سے ڈر
عاشقوں کو شہید کر کے صنم	۱۸	کف حنائی نہ کر خدا سے ڈر

آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور	١	خود نمائی نہ کر خدا سے ڈر
راست کیشوں سے اے کمان ابرو	٢	کج ادائی نہ کر خدا سے ڈر
اس سے جو آشنائے درد نہیں	٣	آشنائی نہ کر خدا سے ڈر
٤	اے ولی غیر آستانۂ یار جبہ سائی نہ کر خدا سے ڈر	
دل میرا ہے وہ آتشین پیکر	٥	راکھ ہو جاتے جس کو دیکھ شرر
کیا کہوں نبض دل کی بے تابی	٦	قوت جس کا ہے آتشین نشتر
عشق بازوں میں اس کو ہے راحت	٧	جس کو الماس کا ملا بستر
اس نے پایا ہے منزل مقصود	٨	عشق جس کا ہے ہادی و رہبر
ترک لذت کی جس کو ہے لذت	٩	شکر اس کو ہے زہر زہر شکر
آشناؤں کو موج آب وفا	١٠	ہے محبت کی تیغ کا جوہر
١١	بزم دلبر میں اے ولی جا تو شوخ کا آج ہاتھ لے ساغر	
آیا تو کمر باندھ کے جب جور و جفا پر	١٢	جی صدقے کیا میں نے تری بانکی ادا پر
اس دیدۂ خونبار میں یکبار قدم رکھ	١٣	اے شوخ تراجی ہے اگر رنگ حنا پر
آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں	١٤	بوٹے نہیں نرگس کے صنم تری قبا پر
تشبیہ ترے خط کو جو دی مشک ختن سے	١٥	عالم کو وہ آگاہ کرے اپنی خطا پر
١٦	دشوار ہے حیرت سے ولی اس کا نکلنا باندھا ہے جو دل اس رخ آئینہ نما پر	
سنائی جب خبر شادی کی اُنے صبحدم آکر	١٧	ہوا رخصت طلب نزدیک میرے جب غم آکر
ترے ملنے سے تا روشن کرے دل کی مجالس کو	١٨	ہوئی ہے شعلہ زن سینہ میں خواہش دمبدم آکر

۱ — بجز تجھ جام لب کے ای پری پیکر نہ لوں ہرگز / اگر دیوے مجھے ہاتھوں سے اپنے جام جم اگر

۲ — نظارہ جب کیا میں نے مبارک حسن دلبر کا / گرا مجھ دل میں تیری زلف خم در خم کا خم اگر

۳ — ولی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ کہوے / سنے تب اس کو جان و دل سے حسان عجم آکر

۴ — اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو نازنین آکر / کرے نظارہ اس کا حور فردوس بریں آکر

۵ — اگر ہووے صنم خانہ پہ اس بت کا گذر یکبارگی [?] / تصدق اس پہ ہوویں سب نگارستان چین آکر

۶ — کرے شیرازہ بندی دل کی خواہش منہ پہ دیکھو سے [?] / پریشان گر وہ دیکھے تیری زلف عنبرین آکر

۷ — عجب اس شوخ چنچل کی ہیں انکھیں شوخ اور چنچل / ہوئے قربان جیسے آہوئے صحرا نشیں آکر

۸ — عجب کیا دام میں اس کے اگر آوے ولی کا دل / کہ اس کی چال میں کتنے پھنسے ہیں اہل دین آکر

۹ — پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل ناشاد سے جاکر / وہاں کہہ دو میری جانب سے اب فرہاد سے جاکر

۱۰ — کیا ہے خون سودا نے ہمارے تن میں اب غلبہ / نگہ کے نیشتر کو لا کہو فصاد سے جاکر

۱۱ — گرفتاروں کی غمخواری یہی لازم ہوئی تجھ پر / حقیقت مرغ دل کی یوں کہی صیاد سے جاکر

۱۲ — بدہ کے ہاتھ سے گرداب غم میں جا پڑا ہی دل / کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سے جاکر

۱۳ — ولی اس قد کا طالب ہے مبارکباد تو کہہ دو / کہو سمجھا کے گلشن میں ہر اک شمشاد سے جاکر

۱۴ — اے باد صبا باغ میں اس گل کے گذر کر / مجھ داغ کی اس لالۂ خوبی کو خبر کر

۱۵ — کیا اور وہ کسی کو کہ کہے درد میرا جا / اے آہ میرے درد ولی تو جا کے خبر کر

۱۶ — کون اس سے کہے تیرے سوا دل کی حقیقت / اے درد تو ہی دل میں کچھ اب اس کے اثر کر

۱۷ — کیا غم ہے اسے تیر حوادث سے جہان میں / سمجھا جو کوئی گردش ساغر کو سپر کر

۱۸ — اس گل کو کئی نامے لکھے ہم نے کئی بار / اشکوں نے کیا محو ہر اک نامے کو تر کر

مت طرز تغافل کو میرے حق میں روا رکھ ۔ ۱ ۔ اے شوخ میری آہ بُری ہے تو حذر کر
ہر وقت لگا آنکھ میں مت کحل تغافل ۔ ۲ ۔ ٹک مہر سے اس رخ بھی تو جا مہر نظر کر

۳
اس صاحب دانش سے ولی ہے یہ عجب تعجب
یکبارگی کیوں مجکو گیا دل سے بسر کر

ہشیار زمانے کے تیرے منہ پہ نظر کر ۔ ۴ ۔ کوچے میں پڑے ہیں ترے سب ہوش بسر کر
عالم میں وہ ہے تیرِ ملامت کا نشانہ ۔ ۵ ۔ جس دل میں گیا تیر تیرے غم کا گزر کر
تیرے رُخِ پُر نور سے کیا بدر کو نسبت ۔ ۶ ۔ جو کوئی ہے بدر تجھے اس کو بدر کر
اُس ظالم خونخوار کے جی پیش کیا ہے ۔ ۷ ۔ جس عشق نے عالم کو دیا زیر و زبر کر

۸
فارغ ہو ولی رونے سے دلدار کو دیکھا
کعبہ کی زیارت کیا دریا سے اتر کر

ہوا ہوں بے خبر ان مست آنکھوں کی خبر سنکر ۔ ۹ ۔ ہوا ہوں ناتوان جوں مو تری نازک کمر سنکر
نہیں ہے لعل شیریں پر خطِ سبز اے گلستان رو ۔ ۱۰ ۔ یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سنکر
سراپا ہو کے سودائی پڑا ہے غم کے حلقے میں ۔ ۱۱ ۔ تیرے زلفوں کے سنبل نے حکایت مہر سنکر
نہ سرکا راہ الفت سے قدم زنہار اے دل تو ۔ ۱۲ ۔ ہٹاتا ہے قدم نامرد اس رہ کا خطر سنکر
بگولے کی نمط آتا ہے مجنون بے سر و بے پا ۔ ۱۳ ۔ مری دیوانہ دل کو الپس کا راہبر سنکر
صبا کے ہاتھ سے جوں ہے ہر اک غنچہ پریشان دل ۔ ۱۴ ۔ یونہی ہر دل پریشان ہے مری آہ سحر سنکر

۱۵
ولی تیری گلی کو سنکے یوں مشتاق ہے ہر دم
کہ جوں مشتاق عاشق ہو وے وصف سیمبر سنکر

مجکو پہونچی اس شکر لب کی خبر ۔ ۱۶ ۔ حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر
بو علی سینا وہ سینہ دیکھکر ۔ ۱۷ ۔ قاعدے حکمت کے سب جاوے بسر
سات پردوں میں رکھوں اس کو چھپا ۔ ۱۸ ۔ آوے گر آنکھوں میں وہ نورِ نظر

محبکو سب عالم کہیں باریک بین	۱	ہاتھ لگ جاوے جو وہ نازک کمر
۲	ان لبوں کا اے ولی طالب ہے دل جس کے غم سے لعل ہے خونیں جگر	
شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر	۳	ناز سے شبدیز کو مہمیز کر
یک بیک آیا ادا سے مجھ طرف	۴	ہر پلک کو دشنۂ خوں ریز کر
میں نے کی یہ عرض از روئے نیاز	۵	مہربانی اس کی دست آویز کر
کہہ الس سے نرگسِ بیمار کو	۶	عاشقوں کے خون سے پرہیز کر
۷	اے ولی آتا ہے وہ مقصودِ دل خانۂ خود خون سے رنگ آمیز کر	
اے سروِ خراماں تو نہ جا باغ میں چلکر	۸	مت قمری و شمشاد کے سود میں خلل کر
کر چاک گریبان کو گل اب صحن چمن میں	۹	آئے ہیں ترے شوق میں پردیسے نکل کر
صنعت سے کے مصور نے صباحت کے ورق پر	۱۰	تصویر بنائی ہے تری نور سے حل کر
اے نور نظر شمع کو دیکھا ہے سراپا	۱۱	تجھ عشق کی آتش سے وہ کاجل ہوئی جلکر
بے آب لگے آب حیات اس کی نظر میں	۱۲	پانی ہوا اس گال کے جو عشق میں گل کر
اس ابروئے خمدار سے ہرگز نہ پھرے دل	۱۳	کیوں جائے سپاہی دم شمشیر سے ٹل کر
۱۴	اے جان ولی لطف سے آ بر میں مرے آج مجھ عاشق بے کل سے نہ تو وعدۂ کل کر	
عاجزوں پر تو اب ستم مت کر	۱۵	اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ	۱۶	مہربانی الس کی کم مت کر
رحم بے جا ستم برابر ہے	۱۷	تو رقیبوں پہ یوں کرم مت کر
اس نصیحت کو گوش جان سے سن	۱۸	دل کو اپنے مکان غم مت کر

۱
رام تجھ امر کا ہوا ہے ولی
گر ہے انصاف اس کو رم مت کر

۲ جو آیا مست ساقی جام لے کر — گیا یکبارگی آرام لے کر
۳ نگہ تیری سدا آتی ہے جوں تیر — دل زخمی طرف پیغام لے کر
۴ نجالازں خط ترا اس بے خطا پر — چلا ہے آج فوج شام لے کر
۵ بنایا ہے جہاں میں لیلۃ القدر — سیاہی زلف سے وہ وام لے کر
۶ اوڑتے آہوئے دل سے رنگ وحشت — جو آوے زلف تیری دام لے کر
۷ تیری زلفوں سے باندھا جس نے دلکو — گنوایا کفر میں اسلام لے کر
۸ تیرے لب اور تیری آنکھوں کا ہدیہ — چلا ہوں پستہ و بادام لے کر
۹ تری ساقی گری کو لالۂ باغ — کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر
۱۰ میں اس کو جبیں نگیں کرتا ہوں سجدہ — جو کوئی آتا ہے تیرا نام لے کر

۱۱
ولی تیرے لبوں سے اے تنک طبع
چلا ہے لذت دشنام لے کر

۱۲ میں تجھے آیا ہوں ایمان جانکر — باعث جمعیت جان جان کر
۱۳ بلبل شیراز کو کرتا ہوں یاد — حسن کو تیرے گلستان جان کر
۱۴ ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق — خط کو تیرے خط ریحان جان کر
۱۵ زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب — حال دل میرا پریشان جان کر
۱۶ اے صنم آیا ہوں ہو بے اختیار — تجکو اپنا راحت جان جان کر

۱۷
رحم کر اس پر کہ آیا ہے ولی
درد دل کا تجھ کو درمان جان کر

۱۸ چمن میں جب چلے اس حسن عالمتاب سے اٹھکر — گرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سے اٹھکر

تیرے پاؤں کی نرمی کی اگر شہرت ہو عالم میں ۱ ابھی آوے قدمبوسی کو مخمل خواب سے اٹھکر

کرے گر آرسی گھر میں رخ روشن کی مہمانی ۲ دھلاوے ہاتھ کو تیرے اپس کے آب سے اٹھکر

ترے ابرو کی پہونچے گر خبر مسجد میں زاہد کو ۳ تماشا دیکھنے آوے ترا محراب سے اٹھکر

۴
ولی اس زلف کی جو سحر سازی کا بیان کہوئے
چلے تپال سے پانی یہ پیچ و تاب سے اٹھکر

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز ۵ تجکو ہے خوبوں میں سلطانی ہنوز

شرم سے رخ کی تیری دریائے حسن ۶ چہرۂ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

ہر جھلک دیتی ہے اس رخسار کی ۷ آرسی کو درس حیرانی ہنوز

حلقہ زن ہے اس دہن کی یاد میں ۸ خاتم دست سلیمانی ہنوز

رات کو دیکھا تھا تیری زلف کو ۹ دل میں باقی ہے پریشانی ہنوز

روز اول سے چمن میں حسن کے ۱۰ نیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز

۱۱
جان جاتی ہے ولی آتا نہیں
کیا سبب ذہ دلبر جانی ہنوز

داغ سے دل قرص زر اندوز رکھتا ہے ہنوز ۱۲ مثل خورشید آتش بے دود رکھتا ہے ہنوز

بسکہ گاتا ہوں سرود عشق تیری یاد میں ۱۳ دل میرا یہ لہجۂ داؤد رکھتا ہے ہنوز

اس دہان کا عدم سے ہے عجب مجکو کہ حق ۱۴ طالبوں کو اس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز

باغ میں دیکھا ہے اسے یاقوت لب ریحانکو جب ۱۵ شوق لب تیرا غبار آلود رکھتا ہے ہنوز

شوق اس رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر ۱۶ مجمر دل آتش نمرود رکھتا ہے ہنوز

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں ۱۷ لیک دل لب سے ترے مقصود رکھتا ہے ہنوز

۱۸
یہ ولی تجھ عشق کے مجمر یہ تا اسپند ہو
ہاتھ میں دل کو بجائے عود رکھتا ہے ہنوز

۱ مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز
میں درد اپنا تجکو سنایا نہیں ہنوز

۲ اس چشم اشکبار سے میری عجب نہ کر
سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہیں ہنوز

۳ تجھ لطف کے زلال نے اے مایۂ حیات
سینے کا آب میرے بجھایا نہیں ہنوز

۴ ہوں گرچہ خاکسار و لے از رہِ ادب
دامن کو تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز

۵ آزاد اپنے عشق سے مت کر ولی کو اب
تیرا غلام جگ میں کہایا نہیں ہنوز

۶ لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز

۷ عجب چھب سے کھڑا ہے وہ پری رو
ہے سر پر چیرہ بر میں پیرہن سبز

۸ اگر اس وہج سے آوے انجمن میں
تو ہووے بخت اہل انجمن سبز

۹ فصاحت کیا کہوں اس خوش زبانکی
کسی کا وان نہیں ہوتا سخن سبز

۱۰ ولی نے جی دیا اس خط کو کر یاد
بجا ہے گر کریں اس کا کفن سبز

۱۱ ہوا ہے چشم سے بستان غم سبز
ہوا تجھ جور سے بخت الم سبز

۱۲ ہوا قد سرو کے مانند اس کا
لباس سبز میں سر تا قدم سبز

۱۳ کہیں جوہر شناس حسن تجھ کو
زمرد کا تراشا ہے صنم سبز

۱۴ خط لکھی ہے اس آہو نین کی
ہوا جوں شاخ نرگس اب قلم سبز

۱۵ ولی نے جب لکھی اس خط کی تعریف
ہوا جوں برگ ریحاں ہر رقم سبز

۱۶ ہوا نہیں ہے صنم صاحب اختیار ہنوز
بجائے خود ہے رقیبوں کا اعتبار ہنوز

۱۷ پری رخوں کے جو دندان کا آگیا ہے خیال
برنگ برق میرا دل ہے بیقرار ہنوز

۱۸ دو چشم چار ہوئی شوق چار ابرو سے
و لے نہیں وہ دورنگی ہوا دوچار ہنوز

ہزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی	۱	مقیم ہے چمن سبز میں بہار ہنوز
تو اپنی چشم کی گردش سے دے پیالہ مجھے	۲	گیا نہیں ہے میری چشم سے خمار ہنوز

۳
ولی جہان کے گلستان میں ہر طرف ہی خزان
ولے بہار پہ ہے سرو گلعذار ہنوز

میں کیا کروں جہان کو دلربا ہے بس	۴	دونو جہان میں اس کا مجھے آسرا ہی بس
جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا	۵	دونوں جہاں میں اس کو وہ گلگوں قبا ہی بس
سرو چمن کی دید کو ہرگز نہ جائے گا	۶	جس کی بغل میں دلبر رنگین ادا ہی بس
آب البقا پسند نہ آئے اسے کبھی	۷	جس نے مدام وصل کا شربت پیا ہی بس

۸
پھندیسے عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس

عشق کے ہاتھ سے ہوے دلریش	۹	کیا شہنشاہ اور کیا درویش
جی میرا ہو گیا ہے زیر و زبر	۱۰	جب سے تیرا فراق آیا پیش
تجھ پہ قربان ہوا اے کمان ابرو	۱۱	لے لیا جب سے عاشقی کا کیش
جس کو قربت ہے عشق سے تیرے	۱۲	اس کے نزدیک کیا عزیز ہے خویش

۱۳
اے ولی اس کا زہر کیوں اترے
جس نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

اس حسن کے چمن میں یہ خط ہے بہار محض	۱۴	جنت ہے جس کے لطف سے بس سرشار محض
وہ رخ ترا ہے اے گل گلزار عاشقان	۱۵	ہے لالہ زار جس کے سبب داغدار محض
بن مرہم وصال نہ ہووے اسے شفا	۱۶	جو اس نگہ کے تیر سے ہے دلفگار محض
شکر خدا کے جس کے کرم سے جہان میں	۱۷	تجھ حسن کا خیال ہے مجھ شرمسار محض
اے دل تو اس کی چشم کی مستی سے ذوق کر	۱۸	بن اس کے خاک شغل ہے تجھ کو خمار محض

۱ اس کو قرار کیونکہ ہو لیل و نہار میں — ہے زلف کی جو یاد میں دل بیقرار محض

۲ گاہے ولی کے حال پہ چشم کرم سے دیکھ
مدت سے تجھ گلی میں ہے امید وار محض

۳ آزاد کو جہان میں تعلق ہے حال محض — دل باندھنا کسی سی ہے دل پر وبال محض

۴ غنچہ کو بھر کے دیکھ بیابان میں عندلیب — بولی ظہور خلق ہے یہ انفعال محض

۵ باد خزاں سے رمز یہ سمجھا کہ خلق میں — آتی ہے باغ عیش سے لے کر ملال محض

۶ یہ عارفوں کی رمز سنو دل سے جان کر — دنیا کی زندگی ہے یہ وہم و خیال محض

۷ بن خاموشی ولی نہ ملے گوھر مراد
جرأت کی تا نح اور ہے سب قیل و قال محض

۸ تجھ زلف کے بیتاب کو مشک ختن سے کیا غرض — اس لعل کے مشتاق کو کان یمن سے کیا غرض

۹ مدت سے میں نے گلبدن چھوڑا چمن کی سیر کو — مشتاق ہوں دیدار کا مجکو چمن سے کیا غرض

۱۰ پروا کفن کی کیا مجھے اے شمع بزم عاشقان — الفت میں تیری سر دیا اس کو کفن سے کیا غرض

۱۱ برجا ہے گر اہل ہوس طالب نہیں مجھ شعر کے — جس کو نہیں قدر سخن اس کو سخن سے کیا غرض

۱۲ ہرگز ولی کے سامنے باتیں وطن کی مت کرو
جو یار کے کوچہ میں ہے اس کو وطن سے کیا غرض

۱۳ گلزار حسن یار میں ہے سبزہ زار خط — لازم ہے بلبلوں کو جو دیکھیں بہار خط

۱۴ روشن سواد دیدۂ دل کا ہوئی صنم — ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط

۱۵ یاقوت خط کو دیکھ لب لعل سوخ کر — کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط

۱۶ عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے — دیکھا جو سوخ بحر خط مشکبار خط

۱۷ دفتر میں خط کے چہرہ ولی کا بحال کر
امیدوار مجھ کو کیا روزگار خط

۱
یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھ سے یا حافظ
مجھے اپنا گدا کر اور رہ میرا سدا حافظ

۲
نہ ہووے کیوں جہاں کے بیچ ہر مشکل میری آسان
زبان صدق سے کہتا ہوں میں ہر آن یا حافظ

۳
ولی بس اعتقاد صاف سے کہتا ہے یہ ہر دم
کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ مجھکو یا حافظ

۴
دل اس نگاہ گرم سے سوزان ہے جون چراغ
اس نور شعلہ سوز سے خندان ہے جون چراغ

۵
وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے صنم
خورشید جس کو دیکھ کے لرزان ہے جون چراغ

۶
نزدیک تیرے یون ہے نمک ہر جمال کا
انوار مہر دیکھ پشیمان ہے جون چراغ

۷
مسند پہ عاقبت کے وہ ہے بادشاہ وقت
جس دل کی انجمن میں کہ ایمان ہے جون چراغ

۸
عالم کی دوستی سے ہے نفرت ولی کو نت
ہر آشنا کے دم سے گریزان ہے جون چراغ

۹
پڑی جو نظر چشم دلبر طرف
ہوا ہوش یکبارگی بر طرف

۱۰
اگر ابرو تجکو درکار ہے
نجا خوبرویوں کے کنٹو طرف

۱۱
گھلے دیکھ کر لب کا آب حیات
کرے یک نظر گر وہ شکر طرف

۱۲
زبس میں ملاحت کا مشتاق ہوں
پڑا شور مجھ عشق کا ہر طرف

۱۳
ولی کو نہیں مال کی آرزو
خدا دوست دیکھے ہیں کب زر طرف

۱۴
ترے فراق میں گرچہ ہوا ہوں ایسا ضعیف
بجا ہے تن کو اگر بال سے کروں میں ردیف

۱۵
چمن میں دہر کے ہرگز نہیں ہوا معلوم
کہ کب ہے فصل ربیع اور کہاں ہے فصل خریف

۱۶
کرم سے اپنے طرف میری ٹک نگاہ کرے
وہ شاہ حسن ہے بس ہے مجھے یہی تشریف

۱۷
تیرے رقیب سے عاشق کو دیوے کیون نسبت
کہ ہے فراق میں جون فرق درکثیف و لطیف

۱۸
عجب نہیں جو مصنف پہ آفرین کہئے

	ولی جو کوئی کہ اس وضع کی سنے تصنیف	
نہ کر سکوں ترے اک تار زلف کی تعریف	۱	کروں ہزار کتابیں ثنا میں گر تصنیف
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھ	۲	ورق پہ مہر کے لکھیں اگر تری تعریف
لطیف وقت پہ ہی زیب بخش محفل ہے	۳	سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بوئے لطیف
عجب نہیں جو سخن کہربا ہو کھینچے مجھے	۴	کہ مجھکو عشق نے اب کاہ سا کیا ہی ضعیف
۵	کیا ہوں بر میں اپنے لباس عبرانی ولی برہ نے مجھے یہ قبا دیا تشریف	
ترے بن نہیں اور میرا رفیق	۶	تو روز ازل سے ہے میرا شفیق
بجا بزم اغیار میں شمع رو	۷	کہ اہل وفا کا نہیں یہہ طریق
ترے لب کی الفت سے اے نازنیں	۸	ہوا ہے میرا دل دکان عقیق
گواہی یہہ دی راست بازوں نے آج	۹	ہے شمشاد تیرا اغلام عقیق
۱۰	ولی منزل عاقبت میں تیرا نہیں کوئی حسن عمل بن رفیق	
اے صنم تیرے رخ کی وہ ہی چمک	۱۱	منفعل ہے مدام شمس فلک
دیکھ تجھ میں جناب حق کا ظہور	۱۲	ہیں دعاگو فلک پہ سارے ملک
دیکھکر اس دہن کی تنگی کو	۱۳	عالموں کو پڑا ہے دل میں شک
ترے لب کا حقوق ہے مجھ پر	۱۴	کیوں بھلاؤں میں دل سے حق نمک
۱۵	اے ولی جب نظر میں وہ آیا نقش سب ماسوا کے ہو گئے حک	
اس زلف اور دہن میں ہے مختصر مطول	۱۶	تو صاحب درس ہی بوجھا ہوں روز اول
گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے تو	۱۷	تجھ گلبدن کے دیکھے سب گل پڑینگے گلگل

سب خلق کے مصوّر تصویر دیکھ تیری ۱ حیرت میں جا پڑے ہیں لکھنا رہا معطل

اوس سرو قد کو دیکھے نقاش نقش بھولے ۲ بوٹے سے قد پہ پنہاں ہے نخل سحر کا پھل

ہر جنس کا معما بوجھا گیا ہے اتا ۳ تجھ راز کا معما جگ میں رہا ہے اٹکل

خوشبو میں ہے مغرّق گل پیرہن ہمارا ۴ ہے عطر میں بسایا اب مقنع جھلاجھل

دلسوز احمدی کی کر خاک پا کو سرمہ ۵ شمع حرم کا گرچہ منظور ہووے کاجل

۶
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سے
تجھ بیوفا کے غم سے دایم ولی ہے بیکل

چمن میں گیا جب سے وہ نونہال ۷ ہوا سرو اس سرو قد سے نہال

ہوا تب سے خاطر نشان جب سے جان ۸ تیرے تیر کی دل کو بھائی ہے بھال

نہیں چین تجھ بن مجھے اک گھڑی ۹ میرے حق میں ہر ماہ گویا ہے سال

لیا سرو نے گرچہ قمری کا دل ۱۰ ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال

تیرے عشق نے خم کیا ہے مجھے ۱۱ میرے حال پر زلف تیری ہے دال

میرے دلکو جوں گوئے گردان کیا ۱۲ کہوں کیا اوس ابرو کے چوگان کا حال

جہاں میں پھرا لیکن اے باحیا ۱۳ پنایا ہے آئینہ تیرا مثال

نہ ڈر روز محشر سے سید کو ہے ۱۴ کہ آل نبیؐ کو نہ آوے گی آل۔

طمع مال کی سر بسر عیب ہے ۱۵ خیالات گنج جہاں سر سے تال

بھروسا نہیں دولت تیز کا ۱۶ عجب کیا کہ تا ظہر آوے زوال

جو غصہ میں آیا وہ آتش مزاج ۱۷ کیا آب عاشق کے دلکو گال

تجھے زلف صیاد دیتی ہے سج ۱۸ نہ اس دام کے ہاتھ سے دلکو ٹال

۱۹
ولی شعر میرا سراپا ہے درد
خط و خال بات ہے خال خال

١ مدت ہوئی صنم نے دکھایا نہیں جمال — دکھلا کے قد کو بھی نہیں مجکو کیا نہال

٢ اے عید عاشقاں میری جانب کبھی تو دیکھ — ہوں ابروؤں کی یاد سے لاغر میں جوں ہلال

٣ برجا ہے گرچہ ہم پہ تصدق ہو مشتری — بولا ترے جمال کو خورشید بے زوال

٤ ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصان سے آشنا — لاوے اگر خیال میں اس حسن کا جمال

٥ وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش جمال — ہے سوزِ عشق زلف سی آتش سیدہ بال

٦ گر مضطرب ہے عاشق بیدل عجب نہیں — آنکھوں کو تیری دیکھکے وحشی ہوئے غزال

٧ کھویا ہے گلرخوں نے رعونت سے آب و رنگ — گردن کشی ہے شمع کی پروانہ پر وبال

٨ فیض نسیم مہر و وفا سے جہاں میں — گلزار تجھ بہار کا ہے اب تلک بحال

٩ ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے ولی
یکبار اس غزل کو سنے گر سر بلال

١٠ دل کی مچھلی پر ہے پھینکا عشق نے جنجال جال — دام میں اس زلف کے ہے مرغ دل بیجاں حال

١١ اے ستمگر عاشقوں پر تو نکر جور و ستم — خیر اور شر کی حقیقت میں ہے یکمثقال قال

١٢ خط نہیں آغاز اوس رخسار کے یہہ آسپاس — حسن کے لینے کو یہ آئے ہیں استقبال بال

١٣ مفلسوں کو عافیت کے ہی نہیں درکار زر — حق کی بخشش سی اوسی یہہ بس ہے نیک اعمال مال

١٤ اے ولی حق کی طلب یہہ دولت عظمیٰ ہے بس
عشق سینے کے خزینے سے ہے مالا مال مال

١٥ لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے یہہ خال — حوض کوثر پہ یا کھڑا ہے بلال

١٦ یوں ہے عاشق اسکی صورت کا — جیسے قربان اوسپہ ہے تمثال

١٧ اسکے رخ کی شعاع کا کرتا ہے — ہر سحر آفتاب استقبال

١٨ کچھہ نہیں مال و زر کی مجکو طمع — شوق سے اوسکے دل ہی مالا مال

١٩ اے ولی پی مئے محبت کو

گر ہے رمضان یا مہِ شوال

۱ دیکھ کر تیرے یہ چھنڈوے بال / رشک سے جل گئے ہیں کالے کال

۲ جب کہ ابرو کی تو کماں کھینچے / تیر مژگاں کی لیوے بھال سنبھال

۳ زلف کے پیچ دیکھ کر سنبل / پیچ اور تاب میں ہے ڈالے ڈال

۴ صید بازوں نے اس نگاہ کا دام / دیکھے آتش میں غم کے جالے جال

۵ اِس ولی پر نظر رحم کی کر
ہے یہ تقصیر وار بارے بال

۶ عبارت زلف سے تیری ہو سنبل / ہوا تیری کمر میں گُم تامّل

۷ تیرے رخ کے چمن کو یاد کر کر / دیا لالہ نے اپنے دل پہ اب گُل

۸ وہ ہووے موج بحرِ حسن بیشک / اگر رخسار پر چھوڑے وہ کاکُل

۹ ترے رخسار و لب کو دیکھ اے شمع / ہوئے پروانہ سب طوطی و بلبل

۱۰ میں دیکھا ہوں نگاہ دل سے اے شوخ / تری آنکھوں سے پہنچا ہے تغافل

۱۱ کیا اس دور میں اے جلوۂ مست / تیری آنکھوں نے کار نشۂ مُل

۱۲ ہوا زنجیر بندِ دامِ عاشق / تیری زلفوں کے ہر حلقہ میں سنبل

۱۳ ولی تیری گلی کو دیکھ بولا
یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

۱۴ میری نگہ کی رہ پہ اے فرخندہ فال چل / ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

۱۵ اے نورِ ہر نظر تیری آنکھوں کی یاد سو / شہر ختن سو شک نہیں آوی غزال چل

۱۶ ممکن نہیں ہے تن کیطرف اسکی بازگشت / جو دل گیا سوئے صنمِ مہ جمال چل

۱۷ زلفوں میں اسکے دیکھا ہی میں نے سوادِ ہند / اس راہ مار پیچ میں اے دل سنبھال چل

۱۸ اے بیخبر اگر ہے بزرگی کی آرزو / دنیا کے رہگذر میں بزرگوں کی چال چل

۱ گرعاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کی ملک میں اے خوش خصال چل

۲ مرشد کی منزلت میں اگر عزم جزم ہے
سایہ کی طرح پیر کے دنبال چال چل

۳ آیا تیری طرف جو ولی تو عجب نہیں
آتے ہیں تیرے کوچے میں صاحب کمال چل

۴ کہوں کس سے عزیزو جا کے درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل

۵ غبار خاطر غمناک سے مجھ پر ہوا ظاہر
نہیں ہے اور غیر از درد بار کاروان دل

۶ بلا تب سے ہوئی ہے راہ اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں تب سے ہے مُہر دہان دل

۷ پڑی اوس زلف کافر کیش پہ جب سے نظر میری
صنم تب سے گئی ہے ہاتھ سے میرے عنان دل

۸ بیانِ سینہ چاکان اے ولی کیونکر سُنے ہر اک
کہ بوئے گل سے نازک تر ہے آہنگ زبان دل

۹ اس بے وفا کے سنگ سے ہے پارہ پارہ دل
ریزش میں اب جفا سے ہے مثل ستارہ دل

۱۰ لرزاں ہے تب سے رعشۂ سیماب کی نمط
جب سے تیری پلک کا کرے ہے نظارہ دل

۱۱ اس رخ کے آفتاب کی گرمی کو دیکھ کر
جل شوق کی جلن سے ہوا جوں شرارہ دل

۱۲ بیشک شفائے خاطر بیمار تب ہو خوب
تجھ لب کی حبِّ طب سے اگر پائے چارہ دل

۱۳ اُترے اگرچہ صدر ولی کے محل میں تو
دیکھے ترے جمال کو پھر پھر دوبارہ دل

۱۴ رخ پر ہے تیرے رنگِ شراب ایاغ گل
ہے زلف تیری حلقۂ دودِ چراغ گل

۱۵ معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے
بجھتا نہیں ہے باد صبا سے چراغ گل

۱۶ رہتا ہے دل صنم کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل

۱۷ عاشق مدام حال پریشاں سی شاد ہے
آشفتگی کے بیچ ہے دایم چراغ گل

۱۸ داغوں سے ہو گیا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آ کے دیکھ تماشائے باغ گل

۱
جلتے ہیں اُسکے شوق میں عشاق راتدن
ہے بلبلوں کے دلمیں شب و روز داغ گل

۲
یوں ہے سخن میں نشۂ معنے تیرے ولی
جوں رنگ و بوئے مے سے ہے لبریز ایاغ گل

۳
اس شمع نے روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کو پایا چمن گل

۴
اے غنچہ دہاں نام ترا جب سے لیا ہے
اس آن سے خوش باس ہوا ہے دہن گل

۵
بازار میں شاید کہ کرے سیر سمن رو
اسواسطے بازار ہوا ہے وطن گل

۶
زخمی کیا جب سے کہ تیری تیغ ادا نے
آلودۂ خوں تب سے ہوا پیرہن گل

۷
اس دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بلبل کے اُوپر جوں سخن گل

۸
صنم کے لعل پہ وقتِ تکلم
رگِ یاقوت ہے موج تبسم

۹
صنم مکتب میں جب آیا تو ہر اک
ہوا ہے سہو تعلیم و تعلم

۱۰
سمجھ کر بات کر اے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں کی ہے تحکم

۱۱
بجا آنکھوں نیں آ دلمیں میرے شوخ
کہ ہے خلوت میں اوسکے خوفِ مردم

۱۲
ہوئے اشک ولی از بسکہ جاری
اُٹھا امواج دریا میں تلاطم

۱۳
غم تیرا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
نے غم دنیا ہے تیرے غم کے راحت کی قسم

۱۴
اے گلِ باغِ نزاکت باغ میں امکان کے
تجھ سا کم دیکھا ہے بس تیرے نزاکت کی قسم

۱۵
آئینہ رو جب سے دیکھی ہے تری تصویر کو
گلرخان جب سے ہوئے تصویر حیرتکی قسم

۱۶
عاشقاں اے رشک لیلی دیکھ تجھ کوں ہوئے
مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم

۱۷
اے ولی اوس دلربا کو کہہ کہ میرے حال پر
لطف سے کر یکنظر تجھ کو مروت کی قسم

مصرع	نمبر	مصرع
زلف اسکی دو خم ہے خم کی قسم	۱	چشم معشوق جسم ہے جم کی قسم
اے صنم مجھ سے کیوں نہیں ملتا	۲	لعل تیرے دو قم ہے قم کی قسم
دل پہ ہے نوبت پریشانی	۳	نین میرے دو یم ہیں یم کی قسم
کیا وفادار ہے سخن صاحب	۴	جسکو دیکھو سو دم ہے دم کی قسم

۵
ہے ولی کی زبان میں شیرینی
اثر شعر سم ہے سم کی قسم

مصرع	نمبر	مصرع
جوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم	۶	جوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم
ہم پاس آکے بات نظارے کی مت کرو	۷	رکھتے نہیں نظیر اپنے سخن میں ہم
ہیں یاد داستان محبت ہزار ہا	۸	استاد بلبلاں کے ہیں ہر اک چمن میں ہم
خوبان دہر جانسے ملتے ہیں اپنے ساتھ	۹	کامل ہوئے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
اس شوخ شعلہ رنگ سے جب سے لگن لگی	۱۰	جلتے ہیں تب سے شمع نمط اس لگن میں ہم
اکبار ہنس کے بول صنم ورنہ حشر تک	۱۱	جوں برق بیقرار رہینگے کفن میں ہم
ہر چند جگ کے بخت سیاہ ہوئیں ہیں وے	۱۲	کاجل ہو جا بسے ہیں صنم کے نین میں ہم
سر نیچے تب سے تیشہ سا فرہاد نے کیا	۱۳	باندہی ہیں جی کو جب سے کہ شیریں سخن میں ہم

۱۴
دونوں جہاں ہوئے ہیں فراموش ای ولی
رکھتے ہیں جب سے یاد تری اپنے من میں ہم

مصرع	نمبر	مصرع
شراب شوق سے سرشار ہیں ہم	۱۵	کہیں بیخود کہیں ہشیار ہیں ہم
دو رنگی سے تری اے سرو رعنا	۱۶	کہیں راضی کہیں بیزار ہیں ہم
تیری تسخیر کرنے کو سمن بر	۱۷	کہیں ناداں کہیں عیار ہیں ہم
صنم تیری نین کی آرزو میں	۱۸	کہیں سالم کہیں بیمار ہیں ہم

۱۹
ولی وصل و جدائی سے صنم کی

کہیں صحرا کہیں گلزار ہیں ہم

جلوں اب عشق کی آتش میں میں تا چند اے ظالم ۱ شتابی آکہ جی تجھ پر کروں اسپند اے ظالم

خوش ابرو جوں نگہ رکھتے ہیں آنکھوں میں مجھے سب ہے ۲ تری آنکھوں کے ڈورے کا ہوا ہوں بند اے ظالم

پریشانی کے دفتر کا اُسے فہرست کیوں آوے ۳ تری زلفوں سے جس کے دل کو ہے پیوند اے ظالم

تیرے رخسار کے جلوے سے آئینہ ہے حیرت میں ۴ مجھے اب حسن کے حیرت کی ہے سوگند اے ظالم

ولی کے شورش دل کا مداوا کر سکیں حکما
ترے رخسار و لب سے گر ملے گلقند اے ظالم

دل کوں ہے تجھ کو دلبری کی قسم ۵ کھول آنکھوں کو ساحری کی قسم

بیت برجستہ معنی رنگین ۶ ہے تیری چشم عنبری کی قسم

ہے بہت جھلجھلاہٹ اوس رخ پر ۷ مجکو اوس چہرہ زری کی قسم

ہے تصور ترا مرے دل میں ۸ رات دن شیشہ و پری کی قسم

۹ ٹک ولی کو صنم گلے تو لگا
ہے تجھے بندہ پروری کی قسم

میں سورہ اخلاص ترے رو سے لکھا ہوں ۱۰ بسم اللہ دیوان تجھ ابرو سے لکھا ہوں

اس چشم کی تعریف کو آنکھوں پہ ہرن کی ۱۱ اکثر قلم نرگس جادو سے لکھا ہوں

اے موئے میاں وصف تیری مو میانگے ۱۲ چیتے کی کمر پر قلم مو سے لکھا ہوں

تجھ طرۂ طرار کی تعریف کو اے شوخ ۱۳ سنبل کے چمن میں گل خوشبو سے لکھا ہوں

۱۴ اس مردمک چشم پہ احوال ولی کا
پلکوں کا قلم کرکے میں آنسو سے لکھا ہوں

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں ۱۵ یہ نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں

تجھ عاشق یکرنگ سے دو رنگ ہوا تو ۱۶ تیری یہہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں

۱ یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب سے
یہہ صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں

۲ ہرگز نہ کیا نرم صنم دلکو اپس کے
یہہ سنگدلی تختۂ خارا پہ لکھا ہوں

۳ اے مردمک چشم ترے آنکھونکی لالی
نرگس کے قلم سے گل لالہ پہ لکھا ہوں

۴ اعجاز ترے اس خط روشن کا سخن سب
جوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں

۵ اس نرگس مخمور کی کیفیت مستی
اکثر سطر کاغذ صہبا پہ لکھا ہوں

۶ اس سنبل پرپیچ کی خوبی میں کئی سطر
موجوں کی طرح صفحۂ دریا پہ لکھا ہوں

۷ اے آہ بلندی تجھے اس قد کا سبب ہے
تنخواہ تیری عالم بالا پہ لکھا ہوں

۸ تم نے جو قدم رنجہ کیا میری طرف آج
یہہ نقش قدم صفحۂ سیما لکھا ہوں

۹ تجھ عشق میں دیکھا ہی یہہ دل وسعت منزل
یہہ حالت دل دامن صحرا پہ لکھا ہوں

۱۰ اسکے دہن تنگ کی تعریف کا نکتہ
صنعت سوں ولی دیدۂ عنقا پہ لکھا ہوں

۱۱ قد پر تیرے جب سے پڑی دلبر نگاہ عاشقاں
تب سے گئی طوبی تلک جس تیر آہ عاشقاں

۱۲ جب سے ترا منہہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے
تب سے تو ملک حسن میں ہے بادشاہ عاشقاں

۱۳ ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سے
یکیک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقاں

۱۴ منزل پہ یاں لک پہنچے ہیں اس حسن کے پرتو سوں اب
رخسار روشن ہے ترا کیا شمع راہ عاشقاں

۱۵ وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی
جسکے زنخداں کو جہاں کہتا ہے چاہ عاشقاں

۱۶ شیریں سخن کہوئے اگر وہ دلبر شیریں بیاں
ہووے مصری جوں شکر آب خجالت میں نہاں

۱۷ زہرہ جبیناں جہاں آویں برنگ مشتری
گر ناز سے بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں

۱۸ پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر
تیری زبان سے جب سنا علم معانی کا بیاں

۱۹ اے نور چشم عاشقاں تیری صفت کب کرسکیں
گر مردم بینا کو ہو مانند مژگاں صد زباں

دیکھا ہوں دریائے جنوں تجھ آشنائی میں نیا	١	ہے چشم کے پردے سیں میرے کشتی کو تیرے بادبان
دل بند ہے غنچہ نمط تیری دہن کی فکر میں	٢	ہے تیری لب کی یاد سیں ہر اشک کشا ارغوان
تیری نگہ کی تیغ سے زخمی ہے جلاد فلک	٣	تیری بھوؤں کے سہم سیں خم ہے کمان آسمان
اشکوں کی سرخی دیکھ کر یاقوت ہے خونیں جگر	٤	اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سیں رنگ عاشقان
اے نوبہار خوش لقا جب سیں ہوا ہے تو جدا	٥	تجھ بن ہے دل کے باغ میں اول سیں آخر تک خزان
ہر روز تیرے ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا	٦	تا دزد خواب آوے نہیں تیلی ہے اسمیں پاسبان

٧	یوں دوستوں کے ہجر سیں ہیں داغ سینہ پر ولی صحرا کے دامن کے اوپر جوں نقش پائے رہروان

کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان	٨	جن کے دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خان
پیچ و تاب بیدلان اسوقت میں بیجا نہیں	٩	لٹ پٹی دستار سے آتا ہے وہ نازک میان
دل ہوئے بیتاب مانند سپند آتش قدم	١٠	جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عنان
کیوں نہ ہو بیتابی عشاق کا بازار گرم	١١	ہے نگاہ شوخ سرکش فتنۂ آخر زمان
جسطرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بینظیر	١٢	صبح کے مانند ہوویں رنگ روئے گلرخان
کب نظر آویگا یارب وہ جوان سرو قد	١٣	جسکے ابرو کے تصور نے کیا مثل کمان

١٤	اے ولی گر مہربان ہو وہ چمن آرائے حسن خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جنان

یہ خط اس رخ کے گلشن میں ہے سبزۂ ریحان	١٥	ورق پر حسن کے دیکھو لکھی ہے یہہ خط ریحان
جو اُس خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرمانکو	١٦	تو اُسکا باغ عالم میں ہوا ہے نام نافرمان
جو اُس یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں	١٧	رہا یاقوت خط لیکر آپس کا جگ میں ہو حیران
ترا خط دایرہ ہے جیم کا اور خال تھوڈیکا	١٨	بلا شک جیم کا نقطہ ہے سنلو اے سخندانان

١٩	ولی یہہ دایرہ خط کا ہے بیشک حسن کا قلعہ

اور اس قلعہ کے اندر ہے تحمل کا شہ شاہاں

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
قسمت تری ہے حق پہ نہو ناامیدیاں	۱	اس قفل کو نہ غیر توکل کلید یاں
سختی کے بعد عیش کا امیدوار رہ	۲	آخر ہے روزہ دار کو اک روز عیدیاں
ظلمات غم میں تجکو ملے گا خوشی کا خضر	۳	دامن تلے ہے رات کے روز سفیدیاں
سب کام اپسکے سونپ کے بیفکر ہو میاں	۴	یہہ ہے تمام مقصد گفت و شنیدیاں

۵
حاجت اپسکی کہنہ ولی اس سے کہہ ولی
محتاج جسکے سب ہیں قدیم و جدیدیاں

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
قرار کیوں ہو میرے دلکو اے سجن تجھ بن	۶	ہوئی ہی آہ میرے دلمیں شعلہ زن تجھ بن
شتاب باغمیں آ اے گل بہشتی رو	۷	کہ بلبلوں کو جہنم ہوا چمن تجھ بن
چمن کی سیر سے نفرت ہی اس سبب کہ مجھے	۸	سفید داغ سے مکروہ ہی سمن تجھ بن
اے رشک چشمہ خضر اپنی شمع رخ دکھلا	۹	کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھ بن
نکر تغافلی اے مصر حسن کے یوسف	۱۰	مثال دیدہ یعقوب ہے نین تجھ بن
قران ہوویگا کب مجھسے تیرا زہرہ جبیں	۱۱	ہے حق میں میرے ہر اک آن سو قرن تجھ بن

۱۲
ولی کے دل کی حقیقت بیان کیونکہ کروں
گرہ ہوا ہے زباں پر میری بچن تجھ بن

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
فرش گر عاشق کرے رہ میں تیری اپنی نین	۱۳	تو نہ اکت سی قدم اسپر نہ رکھے گلبدن
شمع لے انگشت حیرت منہہ میں سرتاپا جلی	۱۴	تونے شمع رخ سے روشن جسگھڑی کی انجمن
اُن لبوںکی رنگ کی خوبی کا کیا ہووے بیاں	۱۵	چشم عاشق جس سے ہے کان بدخشان یمن
خط کتیں رحل نہ مرد منہہ کتیں اہل فصل	۱۶	مصحف گل کہکے اب کرسی پہ بٹھلاؤ سخن
پھولکی پکڑی پہ جوں مارا ہی جنگل رنگ نے	۱۷	دل نے یوں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن
منہہ پہ شیریں دلمیں سنگیں چال معشوقونکا دیکھ	۱۸	کیوں نمارے غم سے تیشہ سر پہ اپنے کوہ کن

۱	اے ولی اسکی گلی دل یاد کرتا ہے مدام کیوں نہ آوے یاد ہے ایمان الحب الوطن	
۲	صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں	پاکبازی ہے شمع راہ یقیں
۳	خوشہ چیں جمالِ دلبری ہے	خرمن ماہ و خوشۂ پر دیں
۴	ہے تیرے لب سے اے شکر گفتار	بات کہنی نبات سے شیریں
۵	قد سے تیرے عیاں ہے ایجاناں	صورت ناز و معنی تمکیں
۶	بسکہ رویا ہوں یاد کرکے تجھے	چشم میری ہے دامن گلچیں
۷	زلف تیری ہے اے وفا دشمن	دشمن دین و دشمن آئیں
۸	اے ولی تب نہاں ہو لیلِ فراق جب عیاں ہو وہ آفتاب جبیں	
۹	دل ہوا ہے میرا خراب سخن	دیکھ کر حسن بیحجاب سخن
۱۰	بزم معنی میں سرخوشی ہے اُسے	جسکو ہے نشۂ شراب سخن
۱۱	راہ مضمونِ تازہ بند نہیں	تا قیامت کھلا ہے باب سخن
۱۲	جلوہ پیرا ہو شاہدِ معنی	جب زباں سے اُٹھے نقاب سخن
۱۳	گوہر اوسکی نظر میں ہے پتھر	جسنے دیکھا ہے آب و تاب سخن
۱۴	ہرزہ گویوں کی بات کیوں وہ سنے	جو سُنے نغمۂ رباب سخن
۱۵	ہے تیری بات اے نزاکت فہم	لوحِ دیباچۂ کتاب سخن
۱۶	ہے سخن خلق میں عدیم المثل	جز سخن کیا ہو پھر جواب سخن
۱۷	لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں	نور معنی ہے آفتاب سخن
۱۸	شعر فہموں کی دیکھ کر گرمی	دل میرا ہو گیا کباب سخن
۱۹	عرفی و انوری و خاقانی	مجکو دیتے ہیں سب حساب سخن

۱	ای ولی درد سر کا تب ہو علاج جب ملے صندل و گلاب سخن	
۲	سحر پرداز ہے پیا کی نین	ہوش دشمن ہیں خوش ادا کی نین
۳	ایدل اوسکی انی سنبھال کے جا	تیغ بر کف ہے میرزا کی نین
۴	دل ہوا آج مجھسے بیگانہ	دیکھ اوس رمز آشنا کی نین
۵	جگمیں اپنا نظیر رکھتے نہیں	دلبری ہیں وہ دلربا کی نین
۶	نرگستاں کو دیکھنے مت جا	دیکھ اوس نرگسی قبا کی نین
۷	وہ ہے گلزار آبرو کا گل	حق نے جسکو دیا حیا کی نین
۸	ای ولی کس سے اب کروں فریاد ظلم کرتی ہے بیوفا کی نین	
۹	گریۂ عشاق سی خنداں ہی باغ بزم حسن	سوز پروانے سے روشن ہی چراغ بزم حسن
۱۰	بیخبر نیں اس گلی سے اس سبب ایگلبدن	بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں چراغ بزم حسن
۱۱	عاشقاں اس آتش رخسار کے چہرہ پہ اب	پیچ و تاب حسن ہی دود چراغ بزم حسن
۱۲	جنکی مجلس کو جب روشن کیا اے شمعرو	خوبرویاں سب ہوئے جوں لالہ داغ بزم حسن
۱۳	آتش فرقت سی گل پانی ہوا ہی مغز شمع	وہ صنم جب سے ہوا خالی دماغ بزم حسن
۱۴	حرف کہتا ہے ولی عالم میں اب نقاش طبع عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن	
۱۵	ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن	سپند وار ہے دل بیقرار آتش حسن
۱۶	ہنوز حسن کی گرمی بجا ہے ایگلرو	خط سیاہ ہے تیرا حصار آتش حسن
۱۷	یہہ خط کو دود نمط دیکھہ کر ہوا معلوم	کہ گرم پھر کے ہوا روزگار آتش حسن
۱۸	او شمع بزم ادا ابر میں کر لباس رسی	ہے آفتاب نمط شعلہ زار آتش حسن

١ نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قامت پر
یہہ ہر طرف سے اوٹھے ہی شرار آتش حسن

٢ صنم کو دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
نگاہِ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن

٣ ولی کیا ہوں نظر بسکہ اوس پری رو پر
ہوا کباب نمط دل شکارِ آتش حسن

٤ خوبی اعجاز حسن یار گر انشا کروں
بے تکلف صفحۂ کاغذ ید بیضا کروں

٥ پہنچے جا کر کعبۂ مقصود کو کشتی چشم
فیض سے اشکو نکے دریا کو اگر پیدا کروں

٦ کیا کہوں اس قد کی خوبی سے عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اسکو پھر میں کیا رسوا کروں

٧ ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
پیچ دیوے مجکو سودے میں اگر سودا کروں

٨ سنگدل کے دل پہ ہووے نقش جوں نقش نگیں
آہ کا لیکر قلم گر درد دل انشا کروں

٩ جب کروں توصیف تیرے جامۂ گلرنگ کی
جامہ زیبوں کو بہ رنگ صورت دیبا کروں

١٠ راتکو آوں اگر تیری گلی میں ای حبیب
زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کروں

١١ آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے ولی
سرو قد کو دیکھہ سیر عالم بالا کروں

١٢ صنم کی انتظاری میں رہیں ہر دم کھلی آنکھیں
مثال شمع تیرے غم سے رو رو بہہ چلی آنکھیں

١٣ تیری بن راتدن پھرتے ہیں بن بن کشن کے مانند
اپس کے منہہ کے اوپر رکھہ کر نکی بانسلی آنکھیں

١٤ تحیر ہی تیرے رخ کے تصور میں ان اشکونکو
تماشے میں تیری جوں آرسی ہیں صیقلی آنکھیں

١٥ تیری آنکھو نپہ گر آہو تصدق ہو تو حیرت کیا
کہ اوسکو دیکھہ کر گلشن میں نرگس نے ملی آنکھیں

١٦ اوسے سوجھے ہیں مضموں حسن خوبی اور لطافت کے
کہ گویا دلمیں رکھتی ہے سدا فکر ولی آنکھیں

١٧ فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں
شہید شاہد گلگوں قبا ہوں

١٨ ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں ذوق
سخن کے آشنا کا آشنا ہوں

١ کیا ہے ترک نرگس کا تماشا
طلبگار نگاہ باحیا ہوں

٢ سدا رکہتا ہوں شوق اسکے سخن کا
ہمیشہ تشنۂ آب بقا ہوں

٣ نہ کر شمشاد کی تعریف مجہہ پاس
کہ میں اوس سرو قد کا مبتلا ہوں

٤ یہہ کی ہے عرض اوس خورشید روسے
تو شاہ حسن ہے تیرا گدا ہوں

٥ قدم پر اسکے رکھتا ہوں سدا سر
ولی ہم مشرب رنگِ حنا ہوں۔

٦ میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
تیری نگہ کا جب سے دیوانہ ہو رہا ہوں

٧ گرمی کی بات مت کر اے شمع بزم خوبی
مدت سے تیرے رخ کا پروانہ ہو رہا ہوں

٨ شاید وہ گنج خوبی آوے کسیطرف سے
اسواسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں

٩ ہرگز نہیں سنو نہیں ناصح تیری نصیحت
میں جام عشق پیکر مستانہ ہو رہا ہوں

١٠ کس سے ولی اپس کا احوال جا کے بولوں
سر تا قدم میں غم سے غمخانہ ہو رہا ہوں

١١ باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکہوں
اپنے سخن کا اسکو خریدار کر رکھوں

١٢ اوسکی ادا و ناز کی خوبی کا کر بیاں
ہر خوبرو کو صورت دیوار کر رکھوں

١٣ لایق ہے گر وہ شوخ کہے آج فخر سے
آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں

١٤ تسبیح تیری زلف کو کہتے ہیں عاشقاں
اِک تار دے تو رشتۂ زنار کر رکھوں

١٥ تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
سینے کو داغ عشق سے گلزار کر رکھوں

١٦ ایسے نصیب میرے کہاں اے ولی کہ آج
وہ گلبدن کہے کہ گلے ہار کر رکھوں

١٧ آوے اگر وہ شوخ ستمگر عتاب میں
طاقت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

١٨ دونوں جہاں کو مست کرے ایکجام میں
آنکھوں کا تیری عکس پڑے گر شراب میں

رخسار دلربا کی صفائی ہو کیا بیاں	١	مخمل نے اوس صفا کو نہ دیکھا ہی خواب میں
اس حسن شعلہ بار کی تعریف کیا کہوں	٢	سننے کی تاب آج نہیں آفتاب میں
طاقت نہیں کہ تیری ادا کا بیاں کرے	٣	ہے گرچہ بے نظیر عطارد حساب میں
اُس زلف حلقہ دار میں مانند عاشقاں	٤	گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں
اُس حُسن آبدار کی تعریف کیا کہوں	٥	موتی ہوا ہے غرق اُسے دیکھ آب میں
تیری نگاہ مست کہ ہے جام بیخودی	٦	رکھتی ہے کیفیت کہ نہیں وہ شراب میں
تیری بھوؤں کے رتبہ عالی کو دیکھکر	٧	بر جا ہے گر ہلال چلے تجھہ رکاب میں
رکھتے ہیں اُس سے گلبدنیں رغبت اتمام	٨	شاید تیرے عرق کا اثر ہے گلاب میں
ایدل شتاب چل کہ تماشے کی بات ہے	٩	بیٹھا ہے آفتاب نکل ماہتاب میں
ملنا بجا نہیں ہے مخالف سے ایک آن	١٠	اس تان کو بجائے ربابی رباب میں
میری دل برشتہ میں محشر کا شور ہے	١١	ہے تجھ نمک کا شاید اثر اس کباب میں
آوے وہ نوبہار اگر بر سر سخن	١٢	طوطی کو لاجواب کرے اک جواب میں
ہرگز نہیں ہے خشت سے فرق اسکو اے ولی	١٣	خوش طلعتوں کی بات نہیں جس کتاب میں
ہے بسکہ آب و رنگ و حیا خوش لباس میں	١٤	آتا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں
ایسا ہے اِس گروہ میں وہ سرو نازنیں	١٥	گویا گل خوش آب کا جلوہ ہو گھاس میں
اُن ابروؤں کو جان کے شمشیر آبدار	١٦	اہل ہوس کی عقل ہو دایم ہراس میں
آوے فلک سے زہرہ اُتر کر وہ مہ جبیں	١٧	اِک تان گاوے رام کلی یا ببھاس میں
جاتا ہوں باغ یاد میں اوس چشم کے ولی	١٨	شاید کہ بو اُسی کی ہو نرگس کی باس میں
اوس گل کو جنے دیکھا ہے اکرم کے باغ میں	١٩	پہنچی ہے خوشبو عشق کی اسکے دماغ میں

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
کہویا تری نگاہ نے عالم کے ہوش کو	۱	گردش عجب ہی تیری نین کے ایاغ مین
اوس لب کا آب و رنگ جو کچہہ خط سی ہی عیان	۲	ہرگز وہ آب و رنگ نہین شب چراغ مین
جو آتش فراق سے سینہ ہی جل گیا	۳	فی الجملہ اس کا رنگ ہی لالہ کے داغ مین
تیرے خیال وصل سے غافل نہین ولی رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ مین	۴	
رکہتا ہون شمع آہ صنم کے فراق مین	۵	حاجت نہین چراغ کی میرے رواق مین
آب حیات وصل سے سینے کو سرد کر	۶	جلتا ہون راتدن مین تمہاری فراق مین
سنکر خبر صبا سے گریبان کو چاک کر	۷	نکلے ہے گل چمن سے ترے اشتیاق مین
اے دل عقیق لب کے یہ آئے ہین مشتری	۸	موتی نہ بوجہہ زہرہ جبین کی بلاق مین
میرے سخن کے نغمۂ رنگین کو سن ولی ڈوبا عرق کے بیچ عراقی عراق مین ؛	۹	
جبتک نہ دیکہا تہا تجہے دلبندگی اوراق مین	۱۰	تیری بہوونکو دیکہکر جزدان چہوڑا طاق مین
تیرے دہن کو دیکہکر اے نو بہار عاشقان	۱۱	جون غنچۂ گل ہر سحر جاتا ہون استغراق مین
مشرق سی مغرب تک سدا پہرتا ہی ہر ہر گہر ولے	۱۲	دیکہا نہ اب تک چرخ نے ثانی ترا آفاق مین
اے صبح تجہکو نین خبر اس مطلع انوار کی	۱۳	ہر چند عالمگیر ہے تو حکمت اشراق مین
آیا ہے تب سی دید مین وہ نور چشم عاشقان	۱۴	جون نور بستا ہی سدا مجہہ دیدۂ مشتاق مین
تیری تواضع دیکہکر ہر جا ہے اے جان ولی گر بو علی سینا لکہے دفتر ترے اخلاق مین	۱۵	
ہوا تو خسرو ملک سخن شیرین مقالی مین	۱۶	عیان ہے بدر کی معنے تری صاحب کمالی مین
جو کیفیت ہی مستی کی تری آنکہون مین او ظالم	۱۷	نہین وہ رنگ وہ مستی شراب پرتگالی مین
تری زلفون کے حلقے مین ہی یون شمع رخ روشن	۱۸	کہ جیسا گہر مین ہندو کے دیا ہووے دوالی مین

۱ اگرچہ ہر سخن میرا ہے آب خضر سے شیرین — ولے لذت زلالی ہے صنم کے لب کی پیالی مین

۲ کہو اس نور چشم و لیسہ لب کو آشتابی سے — کہ جون بادام کے دو مغز ہو وین ایک تہالی مین

۳ نظر مین کب ہے مرد ونکی جلالت اہل زینت کی — نہین دیکھا کبھی رنگ شجاعت شیر قالی مین

۴
ولی کے ہر سخن کا دہ ہوا ہے مو بمو خواہان
جو کوئی پایا ہے لذت اُن ہوونکے شعر حالی مین

۵ چھپا ہون مین صدائے بانسلی مین — کہ جاتا ہون پر یرو کی گلی مین

۶ عیان ہے رنگ کی شوخی سے اُسشوخ — بدن تیرا قبائے صندلی مین

۷ نہین طاقت مجھے آسنے کی باہر — بزور یہ آہ پہنچا اُس گلی مین

۸ جو ہے تیرے گلے مین رنگ و خوبی — کہان یہ رنگ یہ خوبی کلی مین

۹ کیا جون لفظ معنی مین سمن رو — مقام اپنا دل و جان ولی مین

ولہ

۱۰ دل نے تسخیر کیا شوخ کو حیرانی مین — آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی مین

۱۱ خط کے آنے نے خبردار کیا گل رو کو — نشۂ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی مین

۱۲ جوہر آئینہ اس خط کی سیاحت کی خبر — موج گوہر کی طرح غرق ہوا پانی مین

۱۳ خط کا آخر کو ہوا رخ پہ پریرو کے گذر — مور کو راہ ملی ملک سلیمانی مین

۱۴ دل بیتاب کہ اک آن نہین اسکو قرار — زلف دلدار سوا تیری پریشانی مین

۱۵ گلرخان بات مجھ دل کی کہا کرتے ہین — بسکہ ہون شہرۂ آفاق سخندانی مین

۱۶
جز ولی بات نہ کہہ دل کی کسی سے ہرگز
راہ ہر دل کو نہین مطلب پنہانی مین

۱۷ نام نبی پہ جو کوئی دل سے فدا نہین — راضی قسم خدا کی ہے اُس پر خدا نہین

۱۸ اے نور جان و دیدہ ترے انتظار مین — مدت ہوئی پلک سے پلک آشنا نہین

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
ترک لباس جب سے کیا ہون جہانمین	۱	جز خاک کوئے یار ہماری قبا نہین
عشاق مستحق کرامت ہین اے عزیز	۲	انکے غریب حال پہ سختی روا نہین
ہر دم ہمین رلاتے ہو ہنس ہنس کے غیر سے	۳	عشاق پر غضب ہے یہ ناز و ادا نہین
لے نو بہار حسن گل باغ جان و دل	۴	افسوس ہے کہ تجھہ منے بوئے وفا نہین

۵
ڈالے اُکھاڑ کوہ کو جون کاہ اے ولی
عاشق کی آہ سرد کہ جس مین صدا نہین

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
مجھے گلشن طرف جانا روا نہین	۶	اگر گلشن مین وہ رنگین قبا نہین
بغیر از نقد جان پاکبازان	۷	متاع حسن کی دیگر بہا نہین
کیا ہے عاشقونکے خون سے رنگین	۸	کف خونریز پر رنگ حنا نہین
سنا تیری نگاہ با حیا سے	۹	کہ ہرگز چشم نرگس مین حیا نہین
تری زلفون کی سنبل کی محرک	۱۰	ہوئی ہے عشق بازون مین صبا نہین
ترا قد دیکھکر کہتی ہے قمری	۱۱	کہ ہرگز سرو مین ایسی ادا نہین
ترا منہ دیکھنا ہے واجب العین	۱۲	ادائے فرض مین خوف و رجا نہین
عجب ہے اے دُر دریائے خوبی	۱۳	کہ دل تیرا مروت آشنا نہین

۱۴
ولی گلرو کی دانش پر نظر کر
بہار حسن کو چندان بقا نہین

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
مرا غم دفع کرنیکو وہ عالیجاہ قاصد نین	۱۵	تو آوے کیون مرے نزدیک کچہ گمراہ قاصد نین
ہوا ہے مجکو یون معلوم اس بیدستگاہی مین	۱۶	کہ احوال اپنا پہنچانیکو غیر از آہ قاصد نین
خبردار اور کو کرنا نہین غیرت روا رکہتی	۱۷	ہمین سے بے سر و سامان کو اس راہ قاصد نین
جو میری جان و دل کا حال ہے فرقت مین پہچانی	۱۸	تجہے وہ حال پہنچانے کرن کیا آہ قاصد نین
بجز وجدان دلبر کو نپاوے حال عاشق کا	۱۹	تو میرے راز کے نامہ سے بس آگاہ قاصد نین

نپاوے شاہد معنی اپس کو جو کیا خالی	١	خبر یوسف کے پہنچانے کو غیر از آہ قاصد نین
٢	ولی کیونکر لکھون اس بےخبر کو درد دل اپنا لجانے درد نامے کو کوئی دلخواہ قاصد نین	
سجن کی طرح عالم مین دگر نین	٣	وہ ہم مین ہے و لے ہم کو خبر نین
عجب ہمت ہے اسکو جس کو جگ مین	٤	بغیر از یار دیگر پر نظر نین
نپاوے صندلِ راز آگھی	٥	جسے گرمی سے دل کی درد سر نین
ہوا نین جب تلک خالی اپس سے	٦	گرفتارون مین ہرگز معتبر نین
نہ دیوین راہ تجھ کو ملک دل مین	٧	وفا کا جب تلک تجھ مین اثر نین
و پس کے مدعی کے آشنا کو	٨	نہ پہنچے جب تلک ہمت اگر نین
نہ پوچھو درد کی بے درد سے بات	٩	کہے کیا بےخبر جس کو خبر نین
ہوا ہون جون کمان خم زور غم سے	١٠	ہے اس سینے مین اب آہ جگر نین
١١	ولی اسکی حقیقت کیونکہ بوجھون کہ جس کا بوجھنا حد بشر نین	
جو کہ تجھ پر نگاہ کرتا نین	١٢	وہ اپس کی خودی بسرتا نین
کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے	١٣	دھوپ کھانے سے پیٹ بھرتا نین
پیو کے لب سے پیا جو آب حیات	١٤	دور آخر تلک وو مرتا نین
غیر تیرے خیال کے ای شوخ	١٥	دل مین میرے دگر گذرتا نین
١٦	اے ولی اس کے نقش عالی کو غیر مانی کوئی چترتا نہین	
خوش قدان دل کو بند کرتے ہین	١٧	نام اپنا بلند کرتے ہین
اپنے شیرین سخن کو دیکھے رواج	١٨	سرد بازار قند کرتے ہین

جسکو بیتاب دیکھتے ہین اسے	۱	اپنے اوپر سپند کرتے ہین
بند کرنے کو عاشقون کے سدا	۲	زلف اپنی کمند کرتے ہین
اے ولی جو کہ ہین بلند خیال شعر میرا پسند کرتے ہین	۳	
خوب رو خوب کام کرتے ہین	۴	اک نگہ مین غلام کرتے ہین
دیکھ خوبون کو وقت ملنے کے	۵	کس ادا سے سلام کرتے ہین
کم نگاہی سے دیکھتے ہین وے	۶	کام اپنا تمام کرتے ہین
کیا وفادار ہین کہ ملنے مین	۷	دل سے سب رام رام کرتے ہین
کھولتے ہین جب اپنی زلفون کو	۸	صبح عاشق کو شام کرتے ہین
صاحب لفظ اس کو سنتے ہین	۹	جس سے خوبان کلام کرتے ہین
دل لجاتے ہین اے ولی میرا سرو قد جب خرام کرتے ہین	۱۰	
گل مقصد کے ہار ڈالے ہین	۱۱	نقد ہستی جو ہار ڈالے ہین
کیون نہ ہو راہ عشق نشتر راز	۱۲	تیری پلکون نے خار ڈالے ہین
دیکھ اوسکی پلک کے خنجر کو	۱۳	چشم آہو کو وار ڈالے ہین
کسطرح نکلے کوئے الفت سے	۱۴	زلف تیری نے مار ڈالے ہین
اے ولی شہر حسن کے اطراف خط نے اوسکے حصار ڈالے ہین	۱۵	
دیکھا ہے جس نے باغ مین اس سرو قد کیتین	۱۶	طوبیٰ کی خوش قدی پہ رکھا دست رد کیتین
دل جا پڑا ہے چاہ زنخدان مین یک بیک	۱۷	اے زلف کی رسن پہنچ اب تو مدد کیتین
اے سرو قد ترے ہی سے ہے عید عاشقان	۱۸	قربان کر دیا ہون مین عمر ابد کیتین

۱
ہین دنگ آسمان پہ ملک جب کیا شکار
آہو نے اس زمین کے فلک کے اسد کتین

۲
یاجوج جب رقیب ہو آیا صنم کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر نے سد کتین

۳
درکار کب ہے صافی دل کو لباس زر
جون آرسی پسند کیا ہون نمد کتین

۴
اس کی طرح نظر مجھے آیا نہین ولی
دیکھا ہون آفتاب نمط چار حد کتین

۵
اس حسن نے دیا ہے بہار آرسی کتین
بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کتین

۶
کس خط کے پیچ و تاب کی دل مین رہی ہے یاد
جون آب حیوان نہین ہی قرار آرسی کتین

۷
حیرت سے آنکھہ بند نہ محشر تلک کرے
اک پل ہوا اوسکے پاس گذار آرسی کتین

۸
خوبی مین پہلے سے وہ ہوا ہے دوچند تر
جب سی کیا صنم نے دوچار آرسی کتین

۹
گر اوس کے دیکھنے کی تمنا ہی ای ولی
جلدی اپسکے دل کی سنوار آرسی کتین

۱۰
اے سامری تو دیکھہ مرے سامری کتین
شیشے مین دسکے بند رکھا ہون پری کتین

۱۱
جب سی طلسم زلف کو دیکھا ہے یار کے
پایا ہے تب سی رشتۂ جادوگری کتین

۱۲
خورشید پیکے منہ پہ شفق شرم سے چھپا
نکلا ہے جب وہ پہن لباس زری کتین

۱۳
انجل پری نے چہرۂ روشن پہ جب لیا
قربان کیا اپس پہ شہ خاوری کتین

۱۴
پیدا ہوا ہے جگ مین ولی صاحب سخن
میری طرف سی جاکے کہو انوری کتین

۱۵
ہر رات اپنے لطف و کرم سے ملا کرو
ہر دن کو عید جان گلے سی لگا کرو

۱۶
حق اوسکو ہمکلام رکھے مجھسے رات دن
اس بات سے مدام رقیبو جلا کرو

۱۷
وعدہ کیا تہا رات کو آؤن گا صبح مین
اے مہربان وعدہ کو اپنے وفا کرو

۱۸
کب تک رکھو گے طرز تغافل کو دل مین تم
ٹک کان دہر کے حال کسیکا سنا کرو

۱ آیا ہون احتیاج سے تم پاس اے صنم
اپنے لبون کے خضر کو حاجت روا کرو

۲ اک بات ہے ولی کی سنو کان رکھ صنم
میرے رواق چشم مین دایم رہا کرو

۳ وحشی ملک عدم کو تمہین تسخیر کرو
خون عنقا کے اگر رنگ سے تصویر کرو

۴ دل دیوانہ کو اب اسکے سوا قید نہین
زلف کی موج سے تم اب اسے زنجیر کرو

۵ گرد خجلت کو ملا اشک ندامت کے ساتھ
مور در رحمت حق اس سے ہی تعمیر کرو

۶ صفحہ چشم پہ پتلی کی سیاہی لیکر
نقطۂ خال کی تعریف کو تحریر کرو

۷ عشق کہتا ہے ولی آکے باواز بلند
اے جوانو تمہین سب درد کو اب پیر کرو

۸ چاہو کہ ہوش سر سے اپس کے بدر کرو
اکبار گی تم اوسکی بہؤن پر نظر کرو

۹ ہے قصۂ دراز کے سننے کی آرزو
اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

۱۰ پوچھو ہلال چرخ کو ابروئے بیزرال
اسکے بہؤن کے خم پہ اگر اک نظر کرو

۱۱ اس گل کے گر وصال کی ہے تم کو آرزو
اس زلف تابدار کی تعریف سر کرو

۱۲ اے دوستو تنگ ہوا ہون مین ہوش سے
اس گل کا نام لیکے مجھے بیخبر کرو

۱۳ پہنچا ہے جسکے ہجر کی سختی سے دل بنزع
اس بیخبر کو حال سے میرے خبر کرو

۱۴ ہر شعر سے ولی کے عزیزو بیاض مین
مسطر کے خط کو رشتۂ سلک گہر کرو

۱۵ چاہو کہ اوسکے زیر قدم تم وطن کرو
اول اپسکے عجز مین نقش چرن کرو

۱۶ ہے گلرخون کو ذوق تماشائے عاشقان
داغون سے اب دلون کو تم اپنے چمن کرو

۱۷ ثابت ہو عاشقی مین جلا جو پتنگ وار
تار نگاہ شمع سے اوس کا کفن کرو

۱۸ گر آرزو ہے دل مین ہم آغوش ہونے کی
اشکون سے اپنی سیج پہ فرش سمن کرو

۱ چاہو کہ ہو ولی کی طرح جگ مین دور بین
دن رات عین سعی سے مشق سخن کرو

مت تم اب انتظار ماہ کرو	۲	ماہرو کو چراغ راہ کرو
منہ دکہاوے گا یوسف معنی	۳	دل سے گر دیکہنے کی چاہ کرو
سفر عشق کا اگر ہے خیال	۴	ہمت دل کو زاد راہ کرو
عاشقو عاشقی کے دعوے پر	۵	آہ و زاری کو دو گواہ کرو
گل و بلبل کا گرم ہے بازار	۶	اس چمن مین جد ہر نگاہ کرو
سرخروئی ہے عاشقون کی یہی	۷	کہ رقیبون کا روسیاہ کرو

۸ حال دل پر ولی کے اے جانا
نظر لطف گاہ گاہ کرو

اہ دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو	۹	اس نوبہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
اے یار اگر منظور ہے گر آشنائی عشق کی	۱۰	نا آشنائے عشق سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو
میری طرف ساغر بکف آتا ہے وہ مست حیا	۱۱	اے دل تکلف برطرف مستانہ ہو مستانہ ہو
اس آشنا کے گوش سی ہونا ہے تجکو آشنا	۱۲	دریائے دل مین اے سجن دُردانہ ہو دردانہ ہو
چاہے کہ شاہ عشق کولاوے ایس کے حکم مین	۱۳	تک عشق کے میدان مین مردانہ ہو مردانہ ہو
جا بیز رکہیگا کب تلک رسم جفا و جور کو	۱۴	اے جان اب ہر دل مین تو جانانہ ہو جانانہ ہو
مجکو تمہارے ہجر سے پیدا ہوا ہے دردسر	۱۵	اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو
اسوقت دلبر کی نگہ کرتی ہے مشق دلبری	۱۶	یہ آن غفلت کی نہین فرزانہ ہو فرزانہ ہو
اے عقل کب تک وہم سے یکجا کرے گی خار و خس	۱۷	آتی ہے سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو
میرے سخن کو مہر سے سنتا ہے وہ رنگین ادا	۱۸	اے سرگذشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو

۱۹ عالم مین تجکو اے ولی ہے فکر جمعیت اگر

۱ ہردم خیال یار سے ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

۲ صحبت غیر مین جایا نہ کرو — درد مندون کو کڑہایا نہ کرو

۳ حق پرستی کا اگر ہے دعوے — بے گناہون کو ستایا نہ کرو

۴ اپنی خوبی کے اگر ہو طالب — اپنے طالب کو جلایا نہ کرو

۵ ہے اگر خاطر عشاق عزیز — غیر کو شکل دکہایا نہ کرو

۶ ہم کو برداشت نہین غصے کی — بے سبب غصے مین آیا نہ کرو

۷ مجکو ترشی کا ہے پرہیز صنم — چین ابرو کی دکہایا نہ کرو

۸ دلکو ہوتی ہے صنم بیتابی — زلف کو ہاتھ لگایا نہ کرو

۹ نگہ تلخ سے اپنی ظالم — زہر کا جام پلایا نہ کرو

۱۰ پاکبازون مین ولی ہے مشہور
اس سے چہرے کو چھپایا نہ کرو

۱۱ شوخی و ناز سے عشاق کو حیران نہ کرو — گروش چشم کو غارت گر ایمان نہ کرو

۱۲ عشق کا داغ ہے مشتاق نمک کا دایم — لب دلدار بنا اوس کو نمکدان نہ کرو

۱۳ تب تلک بوئے محبت کو نہین پاؤگے — جب تلک گل کے نمن چاک گریبان نہ کرو

۱۴ لب تمہارے ہین شفا بخش ولی ہے بیمار
حیف صد حیف کہ اسوقت مین درمان نہ کرو

۱۵ عالم کو تیغ ناز سے بیجان مت کرو — غمزے سے اپنے غارت ایمان مت کرو

۱۶ جمعیت آرزو ہے فلاطونکو خلق مین — زلفین دکہاکے اسکو پریشان مت کرو

۱۷ آئینۂ جمال منور کو کر عیان — خوبان خود پرست کو حیران مت کرو

۱۸ زاہد چلا ہے صورت محراب دیکہکر — ابرو دکہاکے اوسکو پریشان مت کرو

۱۹ مدت سے اس نگاہ کا مشتاق ہے ولی

۱ کس نے کہا غریب پہ احسان مت کرو

۲ غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو — کب تک رہیگا خواب مین بیدار ہو بیدار ہو

۳ گر دیکہنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو — ظاہر پرستون سے سدا بیزار ہو بیزار ہو

۴ جون چتر داغ عشق کو رکہہ سر پہ اپنے اولاً — تب فوج اہل عشق کا سردار ہو سردار ہو

۵ وہ نو بہار عاشقان ہے سیمبر جگ مین عیان — اید یدہ وقت خواب نین بیدار ہو بیدار ہو

۶ مطلع کا مصرع اے ولی ورد زبان کر اپنا تو
غفلت مین وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو

۷ نہ دو آزار دلکو میرے ای آرام جان سمجہو — یہ خوبی کچہہ سدا رہتی نہین ای مہربان سمجہو

۸ کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بیتاب دلکو — ہوا ہون بال سا باریک ای نازک میان سمجہو

۹ تمہاری چشم نے زخمی کیا تیر تغافل سے — رہیگا کب تلک یہ ظلم ای ابرو کمان سمجہو

۱۰ تمہاری خیر خواہی کا بیان میری زبان پر ہے — یقین ہے مہربان منہ سے اگر میرا بیان سمجہو

۱۱ سخن کے آشنا سے لطف رکہتا ہے سخن کہنا
ولی سے بات کہنا ہے بجا اید وستان سمجہو

۱۲ دیتا نہین ہے بار رقیب شریر کو — شاید کہ بوجہتا ہے ہمارے ضمیر کو

۱۳ اس نازنین کی طبع گر آوے خیال مین — بوجہون صدائے صور قلم کے صریر کو

۱۴ بر جلے ہے اوسکے عشق کے گوشے مین بیقرار — جو پیچ و تاب دل سے بجہا وے حصیر کو

۱۵ اوسکے قدم کی خاک مین ہے حشر کی نجات — عشاق کے کفن مین رکہو اس عبیر کو

۱۶ مجکو ولی کے طبع کی صافی کی ہے قسم
دیکہا نہین ہون جگ مین سجن تجہ نظیر کو

۱۷ خدایا ملا صاحب درد کو — کہ میرا کہے درد بیدرد کو

۱۸ کرے غم سے صد برگ صد پارہ دل — دکہاؤن اگر چہرۂ زرد کو

۱	ہٹا بوالہوس دیکہہ ابروئے یار	کہان تاب شمشیر نامرد کو
۲	اگر جل مین جلکر کنول خاک ہو	نہ پہنچے تیرے پاؤنکی گرد کو

۳ لکہا اوس دہن کی صفت مین ولی
ہر اک فرد مین جوہر فرد کو

۴	تشنگی اپنی نہین کہتا کسی بیتاب کو	جون گہر رکہتا ہے دایم جو گرہ مین آب کو
۵	اضطراب دل گیا ہے اسکے منہ کو دیکہکر	بیقراری سے لگا ہے آئینہ سیماب کو
۶	اشک ریزان مثل انجم صبح تک رہتا مدام	جس نے دیکہا اک نظر اس ماہ عالمتاب کو
۷	جب سے دیکہا ہے خم ابرو ترا ای قبلہ رو	منہ کے آگے رکہتا ہے زاہد سدا محراب کو

۸ اے ولی اسکی محبت سبز زمین کے فرش پر
آنکہہ بہر دیکہا نہین کوئی غیر مخمل خواب کو

۹	میری طرف سے جا کہو اس مہر عالمتاب کو	اک رات فرش خواب کر مجہہ دیدۂ کم خواب کو
۱۰	اپنے دل پر خون کو مین لایا ہون تیری پیشکش	کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجہے سنجاب کو
۱۱	گر عشق مین قایم ہے تو اپنا گریبان پارہ کر	لیتے ہین اس بازار مین بیتابی سیماب کو
۱۲	میرے دل گمنام کی کیا قدر بوجہین بیخبر	ہے دلبر انکو اعتبار اس گوہر نایاب کو
۱۳	اس دلکو سرگردان کیا ساغر نمن اس شوخ نے	حلقے نے جسکی زلف کے چکر دیا گرداب کو
۱۴	صافی دلونکو بیٹھنا ہے کسب عزلت کا ولے	دریا سے ہو کر ہمنشین پہنچا ہے موتی آب کو

۱۵ اشکون سے تیری یاد مین لبریز ہے چشم ولی
اکبار دیکہہ اے سبز خط اس چشمۂ پر آب کو

۱۶	اک بار مری بات اگر گوش کرے تو	ملنے کو رقیبون کے فراموش کرے تو
۱۷	ہے بسکہ تری چشم مین کیفیت مستی	اک پل مین یہ کونین کو بیہوش کرے تو
۱۸	اے سرو گل اندام تو اب اپنے قدم سے	بر جا ہے اگر صحن کو گل پوش کرے تو

غیرت سے کرے چاک گریبان دل پرخون	١	گر گل کے حمایل کو ہم آغوش کرے تو
اے جانِ ولی وعدۂ دیدار کو اپنے ڈرتا ہون مبادا کہ فراموش کرے تو	٢	
عاشق کی چشم زار کے پانی کو دیکھہ تو	٣	اس آئینہ مین راز نہانی کو دیکھہ تو
سن بیقراری پہلے میرے دل کی شعلہ رو	۴	تب اس حرف مین دلکی معانی کو دیکھہ تو
خوبی کا شمع مارتی ہے دم ترے حضور	۵	اس بیحیا کی چرب زبانی کو دیکھہ تو
دریا پہ جا کے موج روان پر نظر نہ کر	٦	اشکو نکی میرے آکے روانی کو دیکھہ تو
جو داغِ شوق تیرا ولی کے جگر مین ہے بیطاقتی مین اوسکی نشانی کو دیکھہ تو	٧	
چلنے مین جو اے چنچل گر بہاؤ بتاوے تو	٨	بیتاب کرے جگ کو گر ناز سے آوے تو
یکبارگی ہو ظاہر بیتابی مشتاقان	٩	جس وقت کہ غمزے سی چھاتی کو چھپاوے تو
گویا کہ شفق مین ہے خورشید ہوا ظاہر	١٠	جب اوٹ مین پردے کے چہریکو چھپاوے تو
تب مہر فلک منہ مین انگشت تحیر لے	١١	جب مرلی نزاکت سی مجلس مین بجاوے تو
عشاق کی شادی کی اسوقت بجے نوبت	١٢	مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے تو
اک تان سنانے مین دل جان لیا سب کا	١٣	اب دل سے گذر جاوین گر بہاؤ بتاوے تو
توبہ ہے ربابی سے شاید کہ کرے توبہ اسوقت ولی بد کو اک جام پلاوے تو	١۴	
دیکھیگا ہر اک آن تری جلوہ گری کو	١۵	پایا ہے تری مہر سے جو دیدہ وری کو
بخشی ہے مجھے چشم نے کیفیت مستی	١٦	اور رخ نے خبر دار کیا بیخبری کو
جاری ہوا اس غم سے میرے اشک کا مطلب	١٧	ہم دانہ و ہم آب ملا ہے سفری کو
مجھہ عاشق دیوانہ کو گر حکم ہو تیرا	١٨	تجھہ حور کے آگے مین کرون فرش پری کو

ہر گل کا جگر چاک ہو سن درد کو میرے ۱ گلشن کیطرف بہیجون گر آہ سحری کو
کہاں پیچ خجالت سے چھپے غرب مین سورج ۲ گر دیکھے ترے فرق پہ دستار زری کو

۳
کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن مین
اس چشم سے سیکہا ہے مگر جادوگری کو

دیکھو نگا تشنابی سے اب اس رشک پری کو ۴ گر کچھہ بہی اثر ہو مری آہ سحری کو
ایشوخ ترے ملنے کو اب آنکھون پہ رکھکر ۵ لایا ہون تیری نذر عقیق جگری کو
کاجل کو لگا سحر کے غائب ہوئے ساحر ۶ دیکھے جو تری چشم کی جادو نظری کو
اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھہ ۷ سب حیلہ گران ترک کئے حیلہ گری کو

۸
یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کی طرح زرد
جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کو

ہرگز تو نہ لا ساتھہ رقیب دغلی کو ۹ مت راہ دے خلوت مین تو اپنے خللی کو
اے زہرہ جبین گلشن ترے منہ کی کلی دیکھہ ۱۰ گاتا ہے ہر اک صبح مین اُٹھہ رام کلی کو
تیرے لب یاقوت پہ یہ خط خفی دیکھہ ۱۱ خطاب جہان نسخ دئے خط جلی کو
دل مین نے دیا تجکو صنم روز ازل سے ۱۲ مت بہول تو اب دل سے محبت ازلی کو
اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین پر ۱۳ دم کرتا ہون مین وقت سحر ناد علی کو

۱۴
نے منصب و زر چاہئے نے ملک و وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے ولی کو

ہوا ہے رشک چنپے کی کلی کو ۱۵ نظر کر اس قبائے صندلی کو
کرے فردوس استقبال اسکا ۱۶ تصور جو کیا تیری گلی کو
دل بیتاب نے تجھہ غم کی خاطر ۱۷ کیا ہے فرش خواب مخملی کو
ترے غم مین دل سوراخ سوراخ ۱۸ کیا ہے یہ صدائے بانسلی کو

١ دل پر خون نے میرے باغ مین جا — دیا تعلیم خونخواری کلی کو

٢ کیا ہون آب خجلت سے سراپا — ہر اک مصرع سے مصری کی ڈلی کو

٣ پڑے سنکر اچھل جون مصرع برق — اگر مصرع لکھون ناصر علی کو

۴ ترے اشعار ایسے ہین فراقی
کہ جسپر رشک آوے گا وکی کو

۵ نہین معلوم ہوتا داغ دیگا کس بچارے کو — چلا ہے آج یہ لالہ ہزاری کے نظارے کو

٦ لیا ہے گھیر زلفون نے تمہارے کان کا موتی — مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے آستارے کو

٧ ہر اک احوال مین دلبر نظر مین خوب آتا ہے — لباس خوب کی حاجت نہین حق کے سنوارے کو

٨ یہی ہے آرزو دل مین کہ صاحب درد کوئی جا — ہمارے درد کی باتین کہے اس ماہ پارے کو

٩ کمر سے کیا جدا ہوتی نظر اس شوخ چنچل کی
ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کو

١٠ جو کوئی سمجھا نہین اس منہ کے اجمل کی معانی کو — وہ کیون جانے کہو اس شوخ چنچل کی معانی کو

١١ کرین گر بحث اُن آنکھون کی جادوگر سحر سازان — نہ پہنچے کوئی باریکی مین کاجل کی معانی کو

١٢ وہ یوسف کو کہے ثانی سو اس بیمثل کا کیونکر — نہین ہے جو کہ سمجھا چشم احول کی معانی کو

١٣ نہ نکلے بحر حیرت سے جو ہو اس مہ کا ہمزانو — یہ بوجھے وہ کہ جو بوجھا مجمل کی معانی کو

١۴ بیان زلف بدیعی کا ہے سعد الدین کا مطلب — ابہی تک تم نہین سمجھے مطول کی معانی کو

١۵ ولی اس حسن کامل کی حقیقت جو نہین سمجھا
نہین بوجھا وہ عالم مین ہے اکمل کی معانی کو

١٦ اس رخ پہ جواب خط کا اندازہ ہوا تازہ — اب حسن کے دیوان کا شیرازہ ہوا تازہ

١٧ پھولون نے اسکا رنگ ایثار کیا تجھپر — جب رخ پہ ترے گلرو یہ غازہ ہوا تازہ

١٨ سینے سے لگانے کی ہو دل مین ہوس تازی — جب تجھ مین میرے جانی خمیازہ ہوا تازہ

اب حسن کے عالم مین یہ شہرۂ عالم ہے	۱	ہر منہ سے ترا جگ مین اندازہ ہوا تازہ
۲	جو شعر لباسی تھے جون پھول ہوئے باسی جب شعر ولی تیرا یہ تازہ ہوا تازہ	
صنم ٹک ناز سے مجہہ پاس آ آہستہ آہستہ	۳	پچھپی بات اپنے دلکی اب سنا آہستہ آہستہ
نہ لا خاطر مین اپنے خود غرض کی بات کو ہرگز	۴	صنم اس بات کو خاطر مین لا آہستہ آہستہ
ہر اک کی بات سنے پر توجہ مت کر ایظالم	۵	رقیبان اس مین ہو وینگے جدا آہستہ آہستہ
مبادا محتسب بد مست سنکر تان مین آوے	۶	طنبورہ آہ کا لے دل بجا آہستہ آہستہ
۷	ولی ہرگز اپس کے دلکو سینے مین نہ رکھہ غمگین کہ برلاوے گا مطلب کو خدا آہستہ آہستہ	
کیا مجہہ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ	۸	کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
وفاداری مین دلبر کی بجھایا آتش غم کو	۹	کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ
مرے دلکو کیا بیخود تری انکھون نے ایظالم	۱۰	کہ جون بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ
ہوا تجہہ عشق سے اے آتشین رو دل مرا پانی	۱۱	کہ جون گلتا ہے آتش مین گلاب آہستہ آہستہ
اداو ناز سے آتا ہے وہ روشن جبین گہر سے	۱۲	کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ
عجب کچھہ لطف رکھتا ہے شب خلوت مین گلرو سے	۱۳	خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
۱۴	ولی مجہہ دل مین آتا ہے خیال یار بے پروا کہ جون آنکھون مین آجاتا ہے خواب آہستہ آہستہ	
ہوا ظاہر خط روئے نگار آہستہ آہستہ	۱۵	کہ جون گلشن مین آتی ہے بہار آہستہ آہستہ
کیا ہے رفتہ رفتہ رام اوسکی چشم وحشی کو	۱۶	کہ جون آہو کو کرتے ہین شکار آہستہ آہستہ
جو اپنے اشک مثل جوئبار اول کیا پانی	۱۷	ہوا اس سرو قد سے ہمکنار آہستہ آہستہ
برنگ قطرۂ سیماب میرے دل کی جنبش سے	۱۸	ہوا ہے دل صنم کا بیقرار آہستہ آہستہ

مرا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے مین سمن بر کے	۱	گیا کعبہ کو یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ
اسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل	۲	جو گلرو یون مین پایا اعتبار آہستہ آہستہ
	۳	ولی مت حاسدون کے ہاتہ سے دل کو مکدر کر کہ آخر دل سے جاوے گا غبار آہستہ آہستہ
ہوئی ہے رام اس بت کی نین آہستہ آہستہ	۴	کہ جون پہاندے مین آتا ہے ہرن آہستہ آہستہ
مرا دل مثل پروانے کے تہا مشتاق جلنے کا	۵	لگی اس شمع سے آخر لگن آہستہ آہستہ
گریبان صبر کا مت چاک کر اے خاطر مسکین	۶	سنے گا بات وہ شیرین سخن آہستہ آہستہ
گل و بلبل کے سودے مین خلل ہووے تو دیکہا کر	۷	چمن مین جب چلے وہ گلبدن آہستہ آہستہ
	۸	ولی سینے مین میرے پنجۂ عشق ستمگر نے کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ
گریان ہے ابر چشم میری اشکبار دیکہ	۹	ہے بیقرار بجلی مجہے بیقرار دیکہ
فردوس دیکہنے کی ہے گر تجہ کو آرزو	۱۰	اے دل تو اوس کے رخ کے چمن کی بہار دیکہ
حیرت کا رنگ لیکے بنے شکل بیخودی	۱۱	تیری ادا و ناز کو معنی نگار دیکہ
تیرے خیال دید مین یہ دل کہ چاک تہا	۱۲	لایا ہون تیری نذر مثال انار دیکہ
اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس	۱۳	سینے مین عاشقون کے اوٹہا ہے غبار دیکہ
تیری نگاہ خاطر نازک پہ بار ہے	۱۴	اے بوالہوس نہ میری طرف بار بار دیکہ
	۱۵	تجہ عشق مین ہوا ہے جگر خون داغ دار دل مین ولی کے پہولا ہوا لالہ زار دیکہ
چنچل ہوا ہے جی مرا جان تیری چال دیکہ	۱۶	دل جا پڑا خلل مین ترے منہ کا خال دیکہ
ہر شب ہون پیچ و تاب مین اس زلف کی سبب	۱۷	گل کر ہوا ہون بال تن میرے بال دیکہ
خوبان اگرچہ رشک کرین تجہہ کیا عجب	۱۸	جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکہ

اے نو بہار حسن تو گلشن مین جب چلا	۱	گل کر گلاب گل ہوئے سب تیرا گال دیکھ
مت کہہ اپس کے حال کو رمال سے کبھی	۲	مصحف مین اس جمال کی ایجان فال دیکھ
دونون جہان کی عید کی ہے آرزو اگر	۳	اس مہ کی ابروؤن کی وہ شکل ہلال دیکھ

۴
دل پیچ و تاب مین ہے ولی کا مثال موج
اس زلف تابدار کا ہر پیچ و جال دیکھ

آج ہے اس کا حال کچھ کا کچھ	۵	کیون نہ گذرے خیال کچھ کا کچھ
دل بیدل کو آج کرتی ہے	۶	شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ
مجکو لگتا ہے اے پری پیکر	۷	آج تیرا جمال کچھ کا کچھ
اثر بادۂ جوانی ہے	۸	کر گیا ہے سوال کچھ کا کچھ

۹
اے ولی جی کو آج کرتی ہے
بوئے باغ وصال کچھ کا کچھ

عشاق کی تسخیر کو بالا یہہ بلا ہے	۱۰	یا راز مجسم ہے کہ تصویر ادا ہے
یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی	۱۱	یا بر مین گل اندام کے گلرنگ قبا ہے
ازبسکہ دل اس رشک پری سے جو بندھا ہے	۱۲	ہر موسے مرے رنگ ادا جلوہ نما ہے
جاتا نہین گلشن کیطرف صبح وہ گلرو	۱۳	سمجھا ہے کہ وان آہ مری باد صبا ہے
بیماری عاشق ہے تری آنکھو نسی لیکن	۱۴	صد شکر کہ لب مین ترے ہر دکھہ کی دوا ہے
تجھ حال پہ اے بو علی وقت نظر کر	۱۵	تجھ نطق مین پوچھا ہون کہ قانون شفا ہے
اگر حکم مین میرے ہو سعادت تو عجب کیا	۱۶	سایہ ترا تجھ سر کے اوپر ظل ہما ہے
اک دید کا وعدہ کیا ہے اپنی رضا سے	۱۷	راضی ہون مین اسپر کہ تری جی مین رضا ہے

۱۸
پایا ہون ولی سلطنت ملک قناعت
اب تخت و چتر حق مین مرے ارض و سما ہے

مصرع اول	شمار	مصرع ثانی
نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے	۱	بلائے عاشقان ناز و ادا ہے
تغافل شوخ کا عاشق کے حق مین	۲	ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
کہا مژگان نے اوسکی شوخیون کو	۳	کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
نجاوے تجکو چہوڑا ے گلشن ناز	۴	مرا دل بلبل باغ وفا ہے
رہے دولت کہ دایم سایۂ ناز	۵	ہمارے سر اوپر ظل ہما ہے
مرا دل کیون نہ جاوے اس گلی کو	۶	گلی اس دلربا کی دلکشا ہے
ہمیشہ عندلیب عاشقی کو	۷	گل مقصود تیرا نقش پا ہے
ولی آتے ہین راہ عشق مین وہ کہ جنکو استقامت کا عصا ہے	۸	
دیکہا ہے جسے وہ مبتلا ہے	۹	خوبون کی نگہ نہین بلا ہے
گر تجہہ کو ہے عزم سیر گلشن	۱۰	دروازۂ آئینہ کہلا ہے
صیقل تری بہوونکی اے شوخ	۱۱	آئینۂ عشق کی جلا ہے
جون شمع ہوا جو تیرا عاشق	۱۲	وہ سر سے قدم تلک جلا ہے
خوبونکا ہوا ہے سرد بازار	۱۳	تجہہ حسن کا جب سے غلغلہ ہے
اے اہل ہوس نگاہ مت کر	۱۴	بالائے سہی قدان بلا ہے
اک دل نہین آرزو سے خالی	۱۵	ہر جا ہے محال اگر خلا ہے
تسخیر کیا ہے گوش گل کو بلبل کا ولی عجب گلا ہے	۱۶	
نگہ اس خوش ادا کی خوش ادا ہے	۱۷	کمر اس دلربا کی دلربا ہے
صنم کے حسن کو ٹک فکر سے دیکہہ	۱۸	کہ وہ آئینۂ معنی نما ہے
یہ خط ہے جو ہر آئینۂ راز	۱۹	اسے مشک ختن کہنا خطا ہے

ہوا معلوم زلفون سے یہ اے شوخ	۱	کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے
نہ پوچھو آہ و زاری کی حقیقت	۲	عزیز و عاشقی کا مقتضا ہے
نہ ہووے کوہ کن کیون آہ عاشق	۳	کہ وہ شیرین ادا گلگون قبا ہے
۴	ولی کو مت ملامت کر اے واعظ ملامت عاشقون پر کب روا ہے	
نظر جو باغ مین وہ سرو نو بہار کرے	۵	نگہ کے پانون مین آنسو کی پر قطا کرے
گذر چمن مین اگر اپنا گل عذار کرے	۶	بہار باغ مین تازہ عیان بہار کرے
ہوا ہے قامت دلدار کا جو دیوانہ	۷	قدم مین سرو کے زنجیر جوئبار کرے
وہ راحت دل و جان سنے وہان مقام کیا	۸	ہوائے درد دل و جان کو بیقرار کرے
مین اپنی آنکھون کو واللہ فرش راہ کرون	۹	گذر جو میری طرف کو وہ شہسوار کرے
۱۰	اگرچہ بندگی وصل ظاہری ہے ولی خیال ناز کو گر ہو سکے حصار کرے	
گلستان کی لطافت مین ترا قد سرو رعنا ہے	۱۱	ہمیشہ نازکی کے آب جو مین جلوہ پیرا ہے
عدم تیرے دہن کا جگ مین ثانی ہے پری پیکر	۱۲	اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
ہوا ہے دلنشین وہ سرو قامت دل مین اب لیس	۱۳	صنوبر گر مرے سائے سی پیدا ہو تو برجا ہے
پریشانی کی مکتب کا معلم سکو کہتے ہین	۱۴	تری زلف پریشان کا صنم جس سر مین سودا ہے
۱۵	ولی تیری تواضع سے رقیب سنگدل دایم پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے	
قد ترا رشک سرو رعنا ہے	۱۶	معنی نازکی سراپا ہے
اُن بہاُدن کی مین کیا کرون تعریف	۱۷	مطلع شوخ رمز ایما ہے
ساقی و مطرب آج ہین ہمرنگ	۱۸	نشۂ بیخودی دوبالا ہے

کیون نہ ہر ذرہ رقص مین آوے	۱	جلوہ گر آفتاب سیما ہے
نہ ئہے اسکے قد کو دیکھہ بجا	۲	سرو ہر چند پائے بر جا ہے
چمن حسن مین نظر کر دیکھہ	۳	زلف معشوق عشق پیچا ہے
نہ کرے کیون نثار نقد نیاز	۴	حسن کو ناز کی تمنا ہے
دل مردہ کو زندگی بخشی	۵	بات تیری دم مسیحا ہے
سنبل اوسکی نظر مین جا نہ کرے	۶	جسکو زلف پری کا سودا ہے
اوسکی پہچان کا شمار نہین	۷	زلف ہے یا یہ موج دریا ہے
ترک کرائے رقیب فرعونی	۸	آہ میری عصائے موسیٰ ہے

۹
آج تجہہ غم سے ہے ولی گریان
دیکھہ چل نوح کا تماشا ہے

آج سر سبز باغ و صحرا ہے	۱۰	ہر طرف سیر ہے تماشا ہے
چہرۂ یار و قامت زیبا	۱۱	گل رنگین و سرو رعنا ہے
معنیٔ حسن و معنیٔ خوبی	۱۲	صورت یار سے ہویدا ہے
دم جان بخش نوخطو محبکو	۱۳	چشمۂ خضر ہے مسیحا ہے
کمر نازک و دہان صنم	۱۴	فکر نازک ہے یا معما ہے
مو بمو اوسکو ہے پریشانی	۱۵	زلف مشکین کا جسکو سودا ہے
سبب دلربائی عاشق	۱۶	مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے
کیا حقیقت ہے تجہہ تواضع کی	۱۷	یہ تلطف ہے یا مدارا ہے

۱۸
جون ولی رات دن ہے اسکا خیال
جسکو تجہہ عشق کی تمنا ہے

عشق بازی مین رضا درکار ہے	۱۹	فکر اسباب وفا درکار ہے

چاک کرتے جامۂ صبر و رضا	۱	دلبر رنگین قبا درکار ہے
ہر صنم تسخیر دل کیون کر سکے	۲	دلربائی کو ادا درکار ہے
زلف کو وا کر کہ شاہ عشق کو	۳	سایۂ بال ہما درکار ہے
رکھہ قدم مجھہ دیدۂ خونبار پر	۴	گر تجھے رنگ حنا درکار ہے
دیکھہ اسکی چشم شہلا کو اگر	۵	نرگس باغ حیا درکار ہے

۶
عزم اسکے وصل کا ہے اے ولی
لیکن امداد خدا درکار ہے

آج ہر گل نور کا فانوس ہے	۷	کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے
اے صنم تیرے دہن کے شوق سے	۸	ہر کلی مین نغمۂ ناقوس ہے
گر نہ نکلے سیر کو وہ نوبہار	۹	ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے
نور الفت سے ترے ای شمع رو	۱۰	پردۂ دل پردۂ فانوس ہے
دیکھہ کر اوسکی اداؤ ناز کو	۱۱	ہر پری کو خواہش پابوس ہے
دل نہ دے اور ونکو غافل دیکھہ اسے	۱۲	کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے

۱۳
دیکھنے سے سیر کیا ہووے ولی
مدعا اوس کا کنار و بوس ہے

جب سے میرا گلبدن گل پوش ہے	۱۴	بلبلون کا ہر طرف سے جوش ہے
اے صنم اک بات ہے لیکن اسے	۱۵	بوجھتا ہے وہ کہ جسکو ہوش ہے
گول پگڑی کے نہ پھیرو گرد تو	۱۶	گول پگڑی حسن کا سرپوش ہے
دیکھنا تجھہ قد کا اے نازک بدن	۱۷	باعث خمیازۂ آغوش ہے
اب خلاصی عشق سے ممکن نہین	۱۸	دام دل زلفون کا دامی پوش ہے
کیون نہ ہو امید کا روشن چراغ	۱۹	شمع مجلس ساقی مینوش ہے

۱ — ہر سخن تیرے تلطف سے ولی
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

۲ — نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خونخوار آتا ہے — جہان کی خوبرویونکا سپہ سالار آتا ہے
۳ — ہر اک دیدہ کو حکم آئینہ ہے اسکے جلوہ سے — جدہر وہ حیرت افزا جانب بازار آتا ہے
۴ — صنوبر کے نہ ہووے دل یہ کیون قایم قیامت سے — ادا سے بوستان مین وہ گل رخسار آتا ہے

۵ — مثال شمع کرتا سینے کی ہے انجمن روشن
ولی کہہ اس سے مجہہ دل مین خیال یار آتا ہے

۶ — مغز جان باس باس ہوتا ہے — گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
۷ — آشنا بی نہین تو جاتا ہون — کیا کرون جی اداس ہوتا ہے
۸ — کیون نہ کپڑے رنگون مین غم مین ترے — عاشقی مین لباس ہوتا ہے
۹ — تجہہ جدائی مین نین اکیلا مین — درد و غم آسپاس ہوتا ہے

۱۰ — اے ولی دلربا سے ملنے کو
دل مین میرے ہراس ہوتا ہے

۱۱ — کمان ابرو پہ جی قربان ہوا ہے — دل اوسکے تیر کا پیکان ہوا ہے
۱۲ — بہوان تیغ اور نگہ خنجر پلک تیر — یہ کس کے قتل کا سامان ہوا ہے
۱۳ — مرا دل مجہسے کر کر بے وفائی — پسند خاطر جانان ہوا ہے
۱۴ — پیا ہے جام دل سے بادۂ خون — جو بزم عشق مین مہمان ہوا ہے
۱۵ — عزیزو کیا ہے پروانے کے دل مین — کہ جی دینا اُسے آسان ہوا ہے
۱۶ — طبیبو نکا نہین محتاج ہرگز — جسے درد بتان درمان ہوا ہے
۱۷ — برنگ گل فراق گلرخان مین — گریبان چاک تا دامان ہوا ہے
۱۸ — سواد خطِ خوبان دلکشی مین — بہار گلشن ریحان ہوا ہے

١ ولی تصویر اسکی جس نے دیکھا
مثال آئینہ حیران ہوا ہے

۲	عشق دکھلانے حشر آیا ہے	دشمن ہوش و صبر آیا ہے
۳	مجھسے وحشی ہین گلرخان گویا	فوج آہو مین ببر آیا ہے
۴	دیکھہ اوسکی کلاہ بارانی	چاند پر آج ابر آیا ہے
۵	یہ صنم کا ہے غمزۂ بیدین	یا ولایت مین گبر آیا ہے

۶ اے ولی کیا سبب کہ آج صنم
بر سر جور و جبر آیا ہے

۷	مکتب مین جسکے ہاتھہ ادا کی کتاب ہے	خوبی مین آج ہم سبق آفتاب ہے
۸	ظاہر ہوا ہے مجھہ پہ ترے ناز سے صنم	رنگین بہار حسن بہار عتاب ہے
۹	مانند مو ضعیف کیا اسکے شوق نے	جس مو کمر کا نام نزاکت مآب ہے
۱۰	کیفیت بہار ادا تب سے ہے عیان	وہ مست ناز جب سے کہ مست شراب ہے
۱۱	تیرے نین کے عصر مین ہے بیوفر شراب	میخانہ تجھہ نگاہ سے دایم خراب ہے
۱۲	دیوان مین ازل کے ملے جب سی حسن و عشق	تب سی نیاز و ناز مین باہم حساب ہے

۱۳ پوشیدہ حال عشق رہے کیونکر اے ولی
غماز تار زلف خم پیچ و تاب ہے

۱۴	عشق مین جسکو مہارت خوب ہے	مشرب مجنون پہ وہ منسوب ہے
۱۵	عاشق بیتاب سے طرز وفا	جون ادا محبوب ہے محسوب ہے
۱۶	عشق کے مفتی نے یون فتوی دیا	دیکھنا خوبون کا یار و خوب ہے
۱۷	لخت دل پر خط لکھا ہے یار کو	داغ دل مہر سر مکتوب ہے
۱۸	غمزہ و ناز و ادائے نازنین	ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

لکھدے یوسف ہی غلامی خط بجھے ۱ گرچہ نور دیدۂ یعقوب ہے

۲ ہر گھڑی پڑھتا ہون اشعار ولی
دل کو حرف عاشقی مرغوب ہے

جسے اقلیم تنہائی مین انداز اقامت ہے ۳ جبیں حال پر اوسکی سدا رنگ سلامت ہے

گذر اس سرو قامت کا ہوا ہے جب سے مسجد مین ۴ موذن کی زبان اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے

مجھے روز قیامت کا رہا کب خوف اے واعظ ۵ خیال قیامت رعنا مرے حق مین قیامت ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد کنج عزلت مین ۶ یہی اس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

سیاہ بختی ہوئی جگ مین نصیب عاشق بیدل ۷ یہ اس زلف پریشان کی پریشانی کی شامت ہے

ہوا ہے جو جبین فرسا تری محراب ابرو مین ۸ صف عشاق مین اسکی امامت ہی امامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا ۹ سدا نقد محبت کا محک سنگ ملامت ہے

شرف ذاتی ہے تجکو اے گل گلزار معشوقی ۱۰ تجلی منہ پہ تیرے یہ سیادت کی علامت ہے

۱۱ ولی جو عشق بازونکی حقیقت سین نہین واقف
سخن اوس کا قیامت مین گل باغ ندامت ہے

سرو میرا دہر سے آزاد ہے ۱۲ شوخ ہے بیداد ہے صیاد ہے

ہاتھ سے اس غمزۂ خونریز کے ۱۳ داد ہے بیداد ہے فریاد ہے

سنگدل کا نرم اب کیونکر ہو دل ۱۴ سخت ہے بیرحم ہے فولاد ہے

عشق مین شیرین سخن کے رات دن ۱۵ آہ دل پر تیشۂ فرہاد ہے

۱۶ غم نہین مجنون کو ہرگز اے ولی
خانۂ زنجیر اگر آباد ہے

جس دلربا سے دلکو مرے اتحاد ہے ۱۷ دیدار اوس کا آنکھونکی میری مراد ہے

رکھتا ہے دل مین دلبر رنگین خیال کو ۱۸ مانند آئینے کے جو صاف اعتقاد ہے

شاید کہ دام عشق مین تازہ ہوا ہے قید	۱	وعدے پہ گلرخون کے جسے اعتماد ہے
باقی رہے گا جور وستم روز حشر تک	۲	اس زلف کی جفا مین نپٹ استداد ہے

۳ مقصود دل ہے اوس کا جمال اے ولی مجھے
میری زبان کا ورد محمد مراد ہے

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے	۴	غمزۂ خونخوار ظالم سربسر بیداد ہے
کیون نہ ہو فوارۂ خون جوش زن ہر رگ سے آب	۵	ہر نگاہ تیز خوبان نشتر فصاد ہے
ہر گھڑی تجھہ ہجر مین اے دلربا تنہا نہین	۶	مونس و دمساز میری آہ ہے فریاد ہے
زلف کھولے دیکھہ اوسکو مجھپہ یون ظاہر ہوا	۷	صید کرنے کو ہمارے رغبت صیاد ہے
آسمان پر یہ نہ جانو چادر ابر سفید ہے	۸	جانماز زاہد عزلت نشین برباد ہے
حرف شیرین دم بدم ہوتے ہین اس سے جلوہ گر	۹	اہل معنی کی زبان کیا تیشۂ فرہاد ہے

۱۰ سرو کی وارستگی پر تو نظر کر اے ولی
باوجود خودنمائی کس قدر آزاد ہے

نہو جھو خود بخود اس گل مین اڑے ہے	۱۱	رقیب روسیہ فتنے کی جڑ ہے
نہین ہر زلف دیکھے سے اٹکتا	۱۲	اٹکتا ہون جہان دل کی پکڑ ہے
نہین چہرہ ہے اوسکی سر پہ بلدار	۱۳	عزیز و نوجوانون کی اکڑ ہے
کرین کیون سنگدل کے دلکو تسخیر	۱۴	زبردستی مین بیجا پور کا گڑ ہے
برستا منہ پہ ہے اس ماہ کی نور	۱۵	یہان عشاق کی آنکھون مین جھڑ ہے

۱۶ سخن فہمون کی مجلس مین ولی یہ
ہر اک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

اسکے نین مین غمزۂ آہو پچھاڑ ہے	۱۷	لے دل سمجھہ کے چل کہ یہان تاد ہاڑ ہے
کسطرح آسکون تیری آنکھونکے باغ مین	۱۸	خار و نکے جہاڑ خنجر مژگان کی باڑ ہے

۱ جنکو نہین ہے بوجھ ترے حسن پاک کی | نزدیک انکے تنکا مثال پہاڑ ہے

۲ سنی اگرچہ کیسا ہی سو کہا ساہاڑ ہے | پر دشمنوں کے سر پہ مثال پہاڑ ہے

۳ دل مین ولی رکھے ہے خیال جمال یار
در کی طرح سے سینے مین اسکے دراڑ ہے

۴ گلرخون مین جس کے سر پر طرۂ زرتار ہے | زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے

۵ چہرۂ گلرنگ و زلف موج زن خوبی مین وہ | آیۂ جنات تجری تحتہا الانہار ہے

۶ بسکہ بیدردان ہوئے ہین مجتمع چار و طرف | بستۂ زلف پریرویان پہ مارا مار ہے

۷ زخم دل تہا اگرچہ کاری لیکن اسکو غم سے آب | سبزۂ خط دل آرام مرہم زنگار ہے

۸ کیونکہ جاوے بوالہوس اسکی گلی مین ہو دلیر | ہر نگاہ تیز اوسکی تیر ہے تلوار ہے

۹ کیون نہ لین زاہد تجہہ کو دیکہہ طرز برہمن | رشتۂ اخلاص تیرا رشتۂ زنار ہے

۱۰ مت نصیحت کر ولی کو اے صنم نا آشنا
ترک کرنا عشق کو دشوار ہے

۱۱ بیابان عاشقونکا ملک اسکندر برابر ہے | ہراک آنسو کا گوہر تخت کے اختر برابر ہے

۱۲ جنون کے ملک کے سلطانکو کیا حاجت ہے افسر کی | بگولا سر اوپر مجنون کے یہ افسر برابر ہے

۱۳ جو کوئی حاصل کیا ہے دولت عالم کو سوزش مین | ہیولا اس دل دریا کا سو گوہر برابر ہے

۱۴ فنا کر جو کوئی سمجھا ولی کی زندگانی کو | اسے گذران کرنے دشت ہو یا گھر برابر ہے

۱۵ ولی دیوان مین میرے بہلا دفتر کی حاجت کیا
میرے دیوان کا ہراک شعر سو دفتر برابر ہے

۱۶ نہ سمجھو خود بخود دل بے خبر ہے | نگاہ مین اس پری رو کے اثر ہے

۱۷ نہین اب تک دکہایا منہ ایس کا | مرے کیا حال سے وہ بے خبر ہے

۱۸ مروت ترک مت کر اے پری رو | محبت مین مروت معتبر ہے

ترے قد کے تماشے کا ہون طالب	۱	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
تری تعریف کرتے ہین ملایک	۲	ثنا تیری کہان حد بشر ہے
بیان اہل معنی ہے مطول	۳	اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے
۴	ولی کے رنگ کو دیکھے نظر سے اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے	
نجانون خط ہین تیرے کیا اثر ہے	۵	کہ دیکھے سے یہ دل زیر و زبر ہے
اسے باریک بین کہتے ہین عاشق	۶	نظر ہین جس کے وہ نازک کمر ہے
نہ ہووے بے ہجوم راست بازان	۷	جہان اوس سرو قامت کا گذر ہے
ہر اک سے آشنا ہو جا ہنر ہین	۸	کہ راہ راست بازی بے خطر ہے
نہ پاوے تجھسے گر سیب زنخدان	۹	نہال عشق بازی بے ثمر ہے
رہینگے خاک ہو تیری گلی ہین	۱۰	وفاداری ہماری اس قدر ہے
۱۱	ولی مجھ دل کی آتش پر نظر کر جہنم کی زبانپر الحذر ہے	
رخ ترا آفتاب محشر ہے	۱۲	شعلہ اُسکا جہان ہین گھر گھر ہے
رگ جان سے ہوا ہے خون جاری	۱۳	دل ہین تیری پلک کا نشتر ہے
پہنچتا ہے دلون کو ہر جا پر	۱۴	غم ترا روزی مقدر ہے
بات میٹھی ترے لبون کی صنم	۱۵	بخدا رشک شہد و شکر ہے
رخ ترا بحر حسن ہے جانان	۱۶	زلف پر پیچ موج عنبر ہے
قد سے تیرے کبھو نہ پایا پہل	۱۷	حق ہین میرے درخت بے بر ہے
تجھ بن اے نور بخش محفل دل	۱۸	حال مجلس تمام ابتر ہے
آگ ہووے بقدر نیزہ بلند	۱۹	شمع کیا آفتاب محشر ہے

دود آتش کیا ہے سرمۂ چشم	۱	داغ دل و دیدۂ سمندر ہے
صفحۂ دل پہ درد کو لکھئے	۲	رشتۂ آہ تار مسطر ہے
آج جون آرسی ہوئے ہین عزیز	۳	خود نمائی جنون کا جوہر ہے
سادہ رو ہین ہمیشہ باعزت	۴	آب ہر دم محیط گوہر ہے
سیر دریائے معرفت کی کر	۵	کشتی دل اگر قلندر ہے
آئینے سے سنی ہے مین نے یہ بات	۶	صاف دل وقت کا سکندر ہے
۷	اے ولی کیا ہے حاجت قاصد نامہ میرا پر کبوتر ہے	

قبلۂ اہل صفا شمشیر ہے	۸	ہادی و مشکل کشا شمشیر ہے
غازی اب سعادت کیون نہون	۹	سایۂ بال ہما شمشیر ہے
کیون نہ دشمن کے کرے سینہ مین جا	۱۰	ناخن شیر خدا شمشیر ہے
کیون نہووے قتل عاشق دمبدم	۱۱	شوخ کی بانکی ادا شمشیر ہے
اوسکے آگے بوالہوس کیون آسکے	۱۲	صورت دست قضا شمشیر ہے
اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ	۱۳	ظاہراً برگ حنا شمشیر ہے
زندۂ جاوید شہدا کیون نہون	۱۴	موجۂ آب بقا شمشیر ہے
سالک راہ فنا کو دمبدم	۱۵	آخرت کی رہنما شمشیر ہے
صاحب ہمت کو نت ہے دستگیر	۱۶	مرشد حاجت روا شمشیر ہے
دشمنان کیون کر سکین مکر و فریب	۱۷	صیقل زنگ دغا شمشیر ہے
راہ غیرت مین کہ مشکل ہی تمام	۱۸	ناتوانون کا عصا شمشیر ہے
ہے کلید باب فتح مدعا	۱۹	ناخن مشکل کشا شمشیر ہے
کیون نہ ہووے آب سر سے تا قدم	۲۰	جوہر کان حیا شمشیر ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی	۱	اسکو موج بوریا شمشیر ہے
کعبۂ فتح و ظفر ہین اے ولی شکل محراب دعا شمشیر کی	۲	
عاشقونکو قید تیرا حسن عالمگیر ہے	۳	بلبلونکو بند کرنے موج گل زنجیر ہے
تجھ نین کی ہے نگاہ راست تیر بے خطا	۴	کج ادائی اُن بہونکی جوہر شمشیر ہے
حسن تیرا عالم علوی سے دیتا ہی خبر	۵	تو دم عیسیٰ ہے تیرا دم دم تاثیر ہے
کیا کرے حیران تری تعریف ای آئینہ رو	۶	ہو بہو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے
اے ولی کہتے ہین بلبل اسکا سن رنگین سخن غنچۂ لب کے اوپر جون بوئے گل تقریر ہے	۷	
تشنہ لب کو می کی گرسنگی نہین ناسور ہے	۸	پنبۂ مینا اسے جون مرہم کافور ہے
یاد سے ساقی کے ہر دم ہر پلک ہے شاخ و تاک	۹	اشک حیرت اوسکے اوپر خوشۂ انگور ہے
نفس سرکش پر جو کوئی پایا یہان فتح و ظفر	۱۰	دار عشقی ہین وہ الحق صورت منصور ہے
ہے تجلی کے صحیفے کا یہ سورج اک ورق	۱۱	عکس تیری زلف کا مثل شب دیجور ہے
جو سیاہی اور سفیدی سے ہوا ہے آشنا	۱۲	اہل بینش کی نظر مین وہ سدا منظور ہے
جلد رہو عشق کی رہ مین کہ حق نزدیک ہو	۱۳	کاہلی کو چھوڑ دے سالک جو منزل دور ہے
خاکساری جسکو ہے سلطان ہے اس عالم مین وہ	۱۴	کاسۂ خاکی اسے جون چینی فغفور ہے
یار کے دیدار کا طالب ہون موسیٰ زمان اے ولی دربار اوسکا مجکو کوہ طور ہے	۱۵	
حسن کا مسند نشین وہ دلبر ممتاز ہے	۱۶	دلبرونکا حسن جس مسند کا پا انداز ہے
اس نزاکت آفرین پر بار کیا ہے ناز کا	۱۷	سر سے لے پاؤن تلک سب ناز ہو سب ناز ہے
غیر حیرت نین خبر ہے اس پری رو کی کسے	۱۸	راز کے پردے ہین جسکے خاموشی آواز ہے

۱ خال تیرا دل مین اب آکر ہوا خلوت نشین — غم ترا سینے مین میرے راز کا ہمراز ہے

۲ وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم مین بس — صدق سے رہ مین تری جو عاشق سرباز ہے

۳ سوکھہ کر غم مین ترے یہ تن ہوا ہے جون رباب — دل مرا سینے مین میرے مثل تار ساز ہے

۴ یاد سے اس رشک گلزار ارم کے اے ولی — رنگ کو میرے سدا جون بوئے گل پرواز ہے

۵ لہریا چیرا صنم کا بسکہ خوش انداز ہے — دلربائی مین برنگ موج گل ممتاز ہے

۶ موسم خط مین نہ کر فکر ای گل رنگین ادا — سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے

۷ رو برو ہونے مین اوسکے راز دل ظاہر ہوا — جلوۂ آئینہ رویان کاشف ہر راز ہے

۸ زندگی مین طائر دل کو خلاصی کیونکہ ہو — پنجۂ عشق ستمگر چنگل شہباز ہے

۹ الفت اغیار کرنا ہجر مین درکار کیا — دم بدم آہ دل بیتاب اگر دمساز ہے

۱۰ دردمندونکی نظر سے اسکا گرنا ہے بجا — جو برنگ طفل اشک عاشقان غماز ہے

۱۱ زندہ کرنا استخوان کو گرچہ تنہا کار مسیح — زندہ کرنا شوق کو تجھہ ناز کا اعجاز ہے

۱۲ دردمندونکی نظر مین قول مطرب دلنواز — گرمی افسردہ طبعان شعلہ آواز ہے

۱۳ بزم کو رونق دیا ہے جب سے وہ عالیمقام — رشتۂ آہ دل بیتاب تار ساز ہے

۱۴ دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل ہے ولے — سد راہ سینہ صافان طالع ناساز ہے

۱۵ اے ولی یہ مصرع موزون ہی ہر دل کا عزیز — قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

۱۶ مجھہ حکم مین وہ راست قد دلنواز ہے — جسکے ہر ایک قول مین عشرت کا ساز ہے

۱۷ رکھتے ہین کھول پردہ شناسان مدعا — جو اوج مین ہوا کے اڑے شاہباز ہے

۱۸ جب سے رکھا ہون عشق کی آتش پہ مین قدم — تب سے مثال عود مراجی گداز ہے

۱۹ اے بوالہوس دل مین رکھہ آہنگ عاشقی — جانباز عاشقونپہ یہ دروازہ باز ہے

مصرع اول	#	مصرع دوم
تو اصل دائرہ مین ہے اور دوسرے ہین فرع	١	اوج و حضیض بیچ نہین یکہ تاز ہے
تیرے خیال مین جو ہوا خشک جون رباب	٢	مضراب غم کا ہاتھ اسی پر دراز ہے
محراب ان بہوؤنکی عجب ہے مقام خاص	٣	ہر پنجگانہ جس مین دلون کی نماز ہے
سن حرف راست یار کا مت مل رقیب سے	٤	ہرچند تیری طبع مخالف نواز ہے
خارا دلونکی چشم کی نسبت کے فیض سے	٥	برمے کو اصفہان کے عجب امتیاز ہے
کرنے کو سد راہِ عراق و حجاز عشق	٦	عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے
بانگ بلند بات جو کہتا ہے اے ولی	٧	اس شعر پر بجا ہے اگر مجکو ناز ہے
زلف دلبر کی جو عنبر بیز ہے	٨	حسن کے دعوی کی دست آویز ہے
ہے گل رعنا بہار حسن کا	٩	ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے
شوق کے مرکب کو راہ عشق مین	١٠	اے صنم تیری نگہ مہمیز ہے
ہر پلک ہے تیرا اے تیغ فرنگ	١١	عاشقونکے مارنے کو تیز ہے
ہاتھ مین میرے نہ سمجھو تم حنا	١٢	شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے
چاہتا ہون دل سے مین اے نازنین	١٣	جنگ تیرا وہ کہ صلح آمیز ہے
اس صنم کا وصف لکھنے مین قلم	١٤	ابر نیسان کی طرح دُر ریز ہے
اب تغافل سے ہوا ہے رہنما	١٥	گریۂ عاشق کہ خون آمیز ہے
دل مرا اے دلبر شیرین سخن	١٦	اُن لبونکے شوق سے لبریز ہے
اے ولی یوسف سا ہے دلکو عزیز	١٧	شعر تیرا بسکہ شوق آمیز ہے
ہر نگاہ شوخ سرکش دشنۂ خونریز ہے	١٨	تیغ اس ابرو کی ہردم مارنے کو تیز ہے
عشق کے دعوے مین اسکا رکھتی ہے ثابت اساس	١٩	سنبل زلف پریرو جسکو دست آویز ہے

۱ آج گلگشتِ چمن کا وقت ہے اے نوبہار
بادہ گلرنگ سے اب جام گل لبریز ہے

۲ جب سے گلشن مین تری زلفون کا ہے سایہ پڑا
تب سے ہے صحن چمن ہر تار سنبل خیز ہے

۳ سادہ رویون کو کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی ازبسکہ شوق انگیز ہے

۴ عاشق کو تیری رویت آئینہ جمال بس ہے
خاموش ہو کے رہنا اتنی ہی خال بس ہے

۵ گر عید کو جہان مل تکتا ہے ماہِ نو کو
اور ہم کو ماہ عید اب ابرو ہلال بس ہے

۶ ہر دلربا کو ہرگز دیتا نہین ہون دلکو
دل بستگی کو میری وہ بیمثال بس ہے

۷ کیون دام و دانہ رکہے صیاد حسن اپنا
کرنیکو صید دل کے یہ خط و خال بس ہے

۸ ہر چند اے ولی مین ہون غرق بحر عصیان
مجکو شفیع محشر حضرت کی آل بس ہے

۹ تحصیل خط کو اسکے رخ کی کتاب بس ہے
دانائے منتخب کو یہ انتخاب بس ہے

۱۰ مجہہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
تو لاجواب ہونا مجہہ کو جواب بس ہے

ولہ

۱۱ مجکو شفیع محشر وہ دین پناہ بس ہے
شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

۱۲ خاطر سے کی ہے خواہش اسباب دنیوی کی
ہمنے رہِ رضا مین اب زادِ راہ بس ہے

۱۳ جو صاف دل ہین انکو درکار کب ہے زینت
جون آرسی نمد کی سر پر کلاہ بس ہے

۱۴ اسباب جنگ رکہنا درکار ہم کو کب ہے
دشمن کے مارنے کو اک تیر آہ بس ہے

۱۵ نین آرزو کہ بیٹہون مسند پہ سلطنت کی
تیری گلی پہ آنا یہ دستگاہ بس ہے

۱۶ درکار کب ہے مسجد سجدے کو عاشقون کے
محراب اُن بہوؤن کی یہ قبلہ گاہ بس ہے

۱۷ مت تیر اور کمان کی کر فکر اے خوش ابرو
عاشق کے مارنے کو سیدہی نگاہ بس ہے

۱۸ تجہہ عشق کے جلے کو کیا کام چاندنی سے
تجہہ حسن کا تماشا اے رشک ماہ بس ہے

۱
درکار کیا کہ دیکھوں ہر اک ادا کو تیری
تجھ چال کا تماشا اے کجکلاہ بس ہے

۲
بیجا ہے بادشاہی ہر خوبرو کو دینا
خوبی کے تخت اوپر اک بادشاہ بس ہے

۳
غم کیا ہے گر رقیبان آئے ہیں جل ولی پر
اے دوست تجھ کرم کی مجکو نگاہ بس ہے

۴
دل طلبگار یار مہوش ہے
لطف اسکا اگرچہ دلکش ہے

۵
مجھ سے کیونکر ملے گا حیران ہوں
شوخ ہے بیوفا ہے سرکش ہے

۶
کیا تری زلف کیا تری ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

۷
تجھ بن اے داغ بخش سینۂ دل
چمن لالہ دشت آتش ہے

۸
اے ولی تجھ زکی سے پایا ہوں
شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

۹
ہر طرف ہنگامۂ اجلاف ہے
مت کسی سے مل اگر اشراف ہے

۱۰
ہر سحر کو نعمت دیدار کی
آئینے کو اشتہائے صاف ہے

۱۱
زین شفق ہر شام تیرے خواب کو
پنجۂ خورشید مخمل باف ہے

۱۲
نقد دل اورونکو دینا تجھ بغیر
حق شناسوں کے قریب اسراف ہے

۱۳
کیا کروں تفسیر غم ہر ایک اشک
راز کے قرآن کا کشاف ہے

۱۴
مست جام عشق کو کچھ غم نہیں
خاطر ناصح اگر ناصاف ہے

۱۵
وسوسے سے دلکو مت کر قلب زر
سینہ صافوں کی نظر صراف ہے

۱۶
جب سے وہ آتا ہے ہمراہ رقیب
درد مندوں کا مکان اعراف ہے

۱۷
رحم میرے حال پر کرتا نہیں
شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

۱۸
صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر
اسقدر چہرہ صنم کا صاف ہے

۱۹
اے ولی تعریف اسکی کیا کروں
ہر طرح مستغنی از اوصاف ہے

ہرچند کہ اس آہوئے وحشی مین بھڑک ہے ۔ ۱ ۔ بیتاب کا دل لینے کو ہرگز نہ دھڑک ہے
عشاق پہ اس ابروئے خمدار کا پھرنا ۔ ۲ ۔ تلوار کی او جہڑ ہے یا کتّی کی سٹرک ہے
گرمی سے تری طبع کی ڈرتے ہین سبہ بخت ۔ ۳ ۔ غصے سے کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے
آنکھونکو کہان تاب جو دیکھین تری جاب ۔ ۴ ۔ سورج سے زیادہ ترے جامہ کی بھڑک ہے

۵
کرنے کو وکی عاشق بیتاب کو زخمی
وہ ظالم بیرحم نپٹ ہے ندھڑک ہے

اے دوست تیری یاد مین دلکا کمال ہے ۔ ۶ ۔ نقش مراد آئینہ تیرا جمال ہے
ہے راستی سے قد کو تیرے رتبۂ بلند ۔ ۷ ۔ جنت مین اوسکے عشق سے طوبیٰ نہال ہے
حاجت نہین ہے شمع کی اس انجمن مین کچھہ ۔ ۸ ۔ جس انجمن مین شمع صنم کا جمال ہے
آ آہی مہ دو ہفتہ مرے پاس ایک روز ۔ ۹ ۔ ہر ماہ تیرے ہجر مین اب مجکو سال ہے
ہمسایۂ بتان نے کیا قد مرد و تا ۔ ۱۰ ۔ اس مدعی پہ غمزۂ خمدار دال ہے
زاہد کو مثل دانۂ تسبیح ایک آن ۔ ۱۱ ۔ کوچہ سے اب ریا کے نکلنا محال ہے
لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن ۔ ۱۲ ۔ ہر مدرسے کے بیچ یہی قیل و قال ہے
جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا ۔ ۱۳ ۔ بیتاب جان میری پہ عجب وجد و حال ہے
ای عاشقو نکی عید تامل سے کر نظر ۔ ۱۴ ۔ تیری بہوونکی یاد مین تن جون ہلال ہے
تیری نین کے عشق مین جس نے سفر کیا ۔ ۱۵ ۔ اوسکی سفر کی راہ نگاہ غزال ہے
بانگ بلند زمزمہ میرا ہے اے حجر ۔ ۱۶ ۔ کعبے مین تجھہ جمال کا تل جون ہلال ہے
گل یہ زبان سے کہتا تہا کل باغ مین سخن ۔ ۱۷ ۔ غنچہ کو اوس دہن سے سدا انفعال ہے

۱۸
خاموش گر رہا ہے وکی تو عجب نہ جان
غواص کا ہمیشہ خموشی کمال ہے

مہر پر حسن تیرا فاضل ہے ۔ ۱۹ ۔ رخ ترا رشکِ ماہِ کامل ہے

نسخہ حسن کا لیا جو سبق	۱	بس وہی فاضل و مکمل ہے
راتدن تجھ جمال روشن سے	۲	فضل پروردگار شامل ہے
جسکو کچھ حسن کی نہین ہے خبر	۳	بیگمان وہ جہان مین غافل ہے
زادِ رہ دل سے جو بغل مین لیا	۴	عشق کے ہاتھ سے وہ غافل ہے
عشق کی راہ کے مسافر کو	۵	ہر قدم اس گلی مین منزل ہے

۶
اے ولی طرز عشق سہل نہین
آزمایا ہون مین کہ مشکل ہے

نشہ بخش عاشقان وہ ساقی گلفام ہے	۷	جسکی خوبی کا تصور بیخودی کا جام ہے
کھولنا زلفونکو کیا درکار ہے اے خوش نین	۸	اک نگاہِ ناز تیرا دو جہان کا دام ہے
آفتاب آتا ہے محرم ہوکے کوچہ کیطرف	۹	صبح صادق اسکی بر مین جامۂ احرام ہے
دلکو جمعیت ہے جب جاتا ہون دنبال صنم	۱۰	آرسی کے ساتھ مین سیماب کو آرام ہے
مت قدم رکھ اسطرف اے زاہد خلوت نشین	۱۱	غمزۂ خونخوار ظالم دشمن اسلام ہے
جس صنم کی سرکشی کی جگ مین ہے صیت بلند	۱۲	شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے

۱۳
اے ولی کیون خشک مغزیکا نہین کرتا علاج
یاد اُن آنکھونکا تجکو روغن بادام ہے

اوس سرو خوش ادا کو ہمارا سلام ہے	۱۴	اس یار بے وفا کو ہمارا سلام ہے
لیتا نہین سلام ہمارا حجاب سے	۱۵	اس صاحب حیا کو ہمارا سلام ہے
اوسکے سوائے اور نہین مدعائے دل	۱۶	اس دل کے مدعا کو ہمارا سلام ہے
ناز و ادا سے دلکو مرے مبتلا کیا	۱۷	اس ناز کو ادا کو ہمارا سلام ہے

۱۸
آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اس جان و دلربا کو ہمارا سلام ہے

اوس شاہ نوخطان کو ہمارا سلام ہے	١	جسکے نگین لب کا دو عالم مین نام ہے
سرشار انبساط وہ اس انجمن مین ہے	٢	جسکو خیال آنکھونکا تیری مدام ہے
جس سرزمین تیری ہوونکا بیان کرون	٣	خوبی ہلال چرخ کی وان ناتمام ہے
جب سے گلی مین تیرے رقیب سیاہ رو	٤	تب تک ہمارے حق مین ہر اک صبح شام ہے

٥
تنہا نہ بند عشق مین تیرے ہوا ولی
یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

ترا مجنون ہون صحرا کی قسم ہے	٦	طلب مین ہون تمنا کی قسم ہے
سراپا ناز ہے تو اے پریرو	٧	مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
کیا تجھ زلف نے مجکو دوانہ	٨	تری زلفونکے سودا کی قسم ہے
دو رنگی ترک کر اک رنگ ہو ل	٩	تجھے اس قد رعنا کی قسم ہے
کیا ہے عشق نے عالم کو مجنون	١٠	مجھے اس رشک لیلی کی قسم ہے

١١
ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
مجھے تجھ چشم شہلا کی قسم ہے

صنم میرا بہت رشن بیان ہے	١٢	برنگ شعلہ سرتاپا زبان ہے
نظر کرنے فصیح دل اس کالیا ہے	١٣	کمند گل نگاہ بلبلان ہے
وفا کر حسن پہ مغرور مت ہو	١٤	وفاداری بہار بیخزان ہے
صنم تجھ دیدہ و دل مین گذر کر	١٥	ہوا ہے باغ ہے آب روان ہے
بجا ہے گر وہ سرو گلشن ناز	١٦	ہماری راستی پر مہربان ہے
ہوا تیر ملامت کا نشانہ	١٧	نظر مین جسکے وہ ابرو کمان ہے

١٨
ولی اوسکی جفا سے خوف مت کر
جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

یہ تل زنگی وہ خط مشک ختن ہے	۱	سخن مصری و لب کان یمن ہے
میرے پر کھینچی ہے تیغ ہندی	۲	تری ابرو کہ جس حبش کا وطن ہے
تری آنکھون مین دیکھا کانورودیسا	۳	تری باتون مین بنگالے کا فن ہے
ہین رنگین لب ترے لعل بدخشان	۴	سخن تیرا ہر اک دُرِ عدن ہے
تری یہ زلف ہے شام غریبان	۵	جبین تیری مجھے صبح وطن ہے
۶	ولی ایران و توران مین ہے مشہور وطن گو اس کا گجرات و دکن ہے	
شکار انداز دل وہ من ہرن ہے	۷	لقب جس شوخ کا جادو نین ہے
ہوا ہے جو شہید لالہ رویان	۸	برنگ داغ دل خونین کفن ہے
نہین درکار گلگشت چمن کی	۹	بہار عاشقان وہ گلبدن ہے
کریگا سنگدل کے دل مین جا نقش	۱۰	صدائے بیدلان فرہاد فن ہے
بجا ہے اوسکو کہنا خسرو وقت	۱۱	نظر مین جس کے وہ شیرین سخن ہے
ترا قد اے بہار گلشن ناز	۱۲	مثال سرو و زیب انجمن ہے
خودی سے اولا خالی ہوائے دل	۱۳	اگر اس شمع روشن کی لگن ہے
غلام قدوی درگاہ احمد	۱۴	سدا میری زبان پر یہ سخن ہے
۱۵	ہوا جو خادم شاہ ولایت ولی ہے والی ملک سخن ہے	
عارفون پر ہمیشہ روشن ہے	۱۶	کہ فن عاشقی عجب فن ہے
کیون نہ ہو مظہر تجلی یار	۱۷	کہ دل صاف مثل درپن ہے
عشقباز اس گلی مین رہتے ہین	۱۸	بلبلون کا مقام گلشن ہے
سفر عشق کیون نہ ہو مشکل	۱۹	غمزۂ چشم یار رہزن ہے

مصرع اول		مصرع ثانی
بار مت دے رقیب کو اے یار	۱	دوستونکا رقیب دشمن ہے
تنگ چشمی ہے راہ بے بصری	۲	گرچہ مقدار چشم سوزن ہے
مجکو روشن دلون نے دی ہے خبر	۳	کہ سخی کا چراغ روشن ہے
عشق مین شمع رو کے جلتا ہون	۴	حال میرا سبھو پہ روشن ہے
گھیر رکھتا ہے مجکو جامۂ تنگ	۵	دور افلاک دور دامن ہے

۶
اے ولی تیغ غم سے خوف نہین
خاکساری بدن پہ جوشن ہے

مصرع اول		مصرع ثانی
ترے لب پر جو خط عنبرین ہے	۷	خط یاقوت سے نقش نگین ہے
یہ چمن آرائے باغ خوش ادائی	۸	نہال سرو قد ہے گل جبین ہے
کہو زاہد کو جاوے اس گلی مین	۹	اگر مشتاق فردوس برین ہے
نہ آوے گی کبھی لکھنے مین ہرگز	۱۰	مصور پہ ادائے نازنین ہے
ہمیشہ دیکھتی ہے اس کمر کو	۱۱	نگہ میری زبس باریک بین ہے
مرے حق مین عنایت نامۂ یار	۱۲	مثال شہپر روح الامین ہے
کرے اک آن مین دیوانہ سب کو	۱۳	نگاہ یار جادو آفرین ہے
نہین گلبرگ گلشن مین یہ گلرو	۱۴	ترے گلگون کا یہ دامان زین ہے
سویدا کی طرح جاوے نہ ہرگز	۱۵	خیال اس خال کا جو دلنشین ہے

۱۶
ولی جس نے سنا میرے سخن کو
زبان پر اوسکے ذکر آفرین ہے

مصرع اول		مصرع ثانی
ہر اک سے مل متواضع ہو سروری یہ ہے	۱۷	سنبھال کشتی دلکو قلندری یہ ہے
نکال خاطر فاتر سے جام جم کا غم	۱۸	صفا کر آئینۂ دل سکندری یہ ہے
تو جان بوجھ کے انجان ہوگیا جانا	۱۹	کہ زندگانی مین مقصود زرگری یہ ہے

خیال یار کور کہہ دل مین اپنے محکم کر | کہ عاشقون کے لئے شیشہ و پری یہ ہے ۱

بسا عزیز ہین اوس منہ کے آفتاب پرست | تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے ۲

ذرہ نقاب الٹکر تو اپنا منہ دکھلا | کہ دلبرون کے لئے حق دلبری یہ ہے ۳

۴ کر اپنے دل سے تو اب دور یاد خاقانی
ولی کو دیکھہ کہ اب رشک انوری یہ ہے

نکل اے دلربا گھر سے کہ وقت بیحجابی ہے | چمن مین چل بہار نسترن ہی ماہتابی ہے ۵

کسی کی بات سنتا نین کسی پر رحم کرتا نین | ہٹیلا ہے عنادی ہے جفائی ہے عتابی ہے ۶

گیا ہے جب سے وہ گلرو چمن مین میکشی کرنے | ہر اک گل صورت ساغر ہے ہر غنچہ گلابی ہے ۷

کسے طاقت کہ آنکھین کھولکر دیکھے تری جانب | جھلک اس حسن روشن کی شعاع آفتابی ہے ۸

رہے کیون ہوش عاشق کا سلامت دیکھکر انکو | تبسم ہے نگہ ہے زلف ہے چہرہ شہابی ہے ۹

مجھے اس بیوفا کی بات پر کیا اعتبار آوے | کہ ظالم ہے ستمگر ہے دورنگی ہے شرابی ہے ۱۰

اٹھا ہے عشق کا شعلہ دکھلاوے چہرۂ روشن | دکہانا آگ کو مصحف کہ یہ مثل کتابی ہے ۱۱

تمہارا اے صنم مدت سے یہ فدوی دعاگو ہے | سخن کیا ہم سے کرنا بے حجابی بیحجابی ہے ۱۲

وفاداری بہار گلشن خوبی ہے اے گلرو | نپوچھو سرسری ہرگز سخن میرا کتابی ہے ۱۳

۱۴ ولی پایا رباعی چار ابرو کے تصور مین
تخلص چشم گریان کا بجا ہے گر سحابی ہے

مفلسی سب بہار کھوتی ہے | حسن کا اعتبار کھوتی ہے ۱۵

کیونکہ حاصل ہو مجکو جمعیت | زلف تیری قرار کھوتی ہے ۱۶

ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب | چشم دل کا خمار کھوتی ہے ۱۷

کیونکہ ملنا صنم کا ترک کرون | دلبری اختیار کھوتی ہے ۱۸

اے ولی آب اس پری رو کی | میرے دلکا غبار کھوتی ہے ۱۹

شب فرقت میں مونس ہم دم	١	بیقراروں کو آہ وزاری ہے
اے عزیزو مجھے نہیں برداشت	٢	سنگدل کا فراق بھاری ہے
فیض ہجران سے تیرے اے کم حسن	٣	چشم گریاں کا کام جاری ہے
فوقیت لیگیا ہوں بلبل پر	٤	گرچہ منصب میں وہ ہزاری ہے
عشقبازوں کے حق میں قاتل کی	٥	ہر نگہ خنجر و کٹاری ہے

٦
آتش ہجر لالہ رو سے ولی
داغ سینے میں یادگاری ہے

عشق بیتاب جانگدازی ہے	٧	حسن مشتاق دلنوازی ہے
اشک خونی سے جو کیا ہے وضو	٨	مذہب عشق میں نمازی ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ	٩	وہ زمانہ کا فخر رازی ہے
پاکبازوں سے یوں ہوا معلوم	١٠	عشق مضمون پاکبازی ہے
جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کو	١١	کیا ہی اس زلف کی درازی ہے
تجربے ہوا مجھے ظاہر	١٢	ناز مفہوم بے نیازی ہے

١٣
اے ولی عیش ظاہری کا سبب
جلوۂ شاہد مجازی ہے

کوچۂ یار عین کاسی ہے	١٤	دل لگا جو وہاں کا باسی ہے
اوسکے بیراگ کی اُداسی سے	١٥	دل پہ بیراگ کے اداسی ہے
خال پیشانی بت بیدین	١٦	ہندوئے ہر دوار باسی ہے
زلف تیری ہے موج جمنا کی	١٧	اسکے نزدیک تل سناسی ہے
طاس خورشید غرق ہی جب سے	١٨	بر میں تیرے لباس طاسی ہے
گھر ترا ہے یہ رشک دیول چین	١٩	اس میں مدت سے دل اپاسی ہے

۱ پیسہ زلف اس زنخدان پر ۔ ناگنی کی طرح پیاسی ہے

۲ جسکی گفتار مین نہین ہے مزہ ۔ سخن اوس کا طعام باسی ہے

۳ اے ولی جو لباس تن پہ رکھا ۔ عاشقون کا وہی لباسی ہے

۴ تیرا منہ مشرقی حسن انوری جلوہ جمالی ہے ۔ نین جامی جبین فردوسی اور ابرو ہلالی ہے

۵ ریاضی فہم و گلشن طبع دانا دل علی فطرت ۔ زبان تیری فصیحی اور سخن تیرا زلالی ہے

۶ نگہ مین فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا ۔ کمالی بدر و دل آہنگی چشم اوسکی غزالی ہے

۷ توہی ہے خسرو و روشن ضمیر و صاحب شوکت ۔ تری ابرو سے پر خم مجھ کو طغرای ہلالی ہے

۸ ولی اس قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مایل ۔ تو ہر اک بیت عالی اور ہر اک مصرع خیالی ہے

۹ نہ پوچھو خود بخود اس شوخ مین صباحت کمالی ہے ۔ نگاہ پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہے

۱۰ نہ جانون کیا بلا لاویگی اوس کے کان سون لگ کر ۔ بلائے جان مشتاقان ترے کانونکی بالی ہے

۱۱ سدا اس مو کمر کے وصف آتے ہین زبان اوپر ۔ غنیزہ طبع مین میرے عجب نازک خیالی ہے

۱۲ زبان قمریان پر یہ سخن جاری ہے گلشن مین ۔ کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جسکی فکر عالی ہے

۱۳ ہمیشہ جون صنوبر راست بازان وجد کرتے ہین ۔ مگر قد پر ترے مصرع برجستہ حالی ہے

۱۴ عیان ہے شاہ بیت عبہری اس چشم جادو سے ۔ کرشمہ ان بہونکا معنی بیت ہلالی ہے

۱۵ کہا اس شکرین گفتار نے میرے سخن سنکر ۔ کہ طوطی کی زبان پر یہ عجب شیرین مقالی ہے

۱۶ نہ جانون کس پہ یہ و گا گذرہ ہے آج مجلس مین ۔ کہ حیرت سے ہر اک کا روبرنگ نقش قالی ہے

۱۷ ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی ۔ نہ رہنا اوسکی صحبت مین نپٹ بے اعتدالی ہے

۱۸ باغ ارم سے بہتر گلرو تری گلی ہے ۔ ساکن تری گلی کا ہر آن مین ولی ہے

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
لبریز ہون صدائے الفت سی مین سراپا	۱	ہر استخوان مین میرے آواز بانسلی ہے
کہدی ہے اہل دل نے یہ بات مجکو دل سے	۲	عارف کا دل بغل مین قرآن ہیکلی ہے
اس رخ پو گرچہ یہ خط باریک ہر ولیکن	۳	آنکھون کا نور افزا جون قطعۂ جلی ہے
امید ہے کہ ہووے اب دردسر کا درمان	۴	جامے کا رنگ تیرے اے شوخ صندلی ہے
آتا نہین ہے تجہہ بن اک آن خواب راحت	۵	تکیہ مرے سرہانے ہر چند مخملی ہے
گر تیرے اس دہن مین طغرا نہین سخن کا	۶	گویا دہن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے
مجکو کہا صنم نے لاؤنگا بندگی مین زمرے مین شاعرونکے ہر چند تو ولی ہے	۷	
قد مین تیرے وہ خوش خرامی ہے	۸	جان سی ناز کی تمامی ہے
گرچہ سب خوبرو ہین خوب ولے	۹	سرو میرا سبھون مین نامی ہے
ہر پلک تیری اے نگاہ مست	۱۰	نشہ بخشی مین شعر جامی ہے
آتش شوق زلف سون تیرے	۱۱	دل عاشق کباب شامی ہے
سرو کو باوجود آزادی	۱۲	تجہہ سے بس دعوی غلامی ہے
جس نے باندہا نگین لب سی دل	۱۳	اوسکو عالم مین نیک نامی ہے
آتش عشق سے نہ گل جانا	۱۴	عشق بازونکے حق مین خامی ہے
اے ولی اوسکی بیت ابرو مین معنی نسخہائے جامی ہے	۱۵	
ناز طناز گرچہ آئی ہے	۱۶	مایۂ عیش جاودانی ہے
یاد کرتے ہین خط وبید صنم	۱۷	کام ہندو کا بید خوانی ہے
تجہہ سے ہرگز جدا نہو نگا جان	۱۸	جب تلک میری زندگانی ہے
دل مین آیا ہے جب سی سرو روان	۱۹	تب سے اشعار مین روانی ہے

وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ	۱	کہ محبت رفیق جانی ہے	
آشنا نونہال سے ہونا	۲	ثمرۂ گلشن جوانی ہے	
اے سکندر نہ ڈھونڈ آبحیات	۳	چشمہ خضر خوش بیانی ہے	
گرچہ مانند نقطہ ہون لیکن	۴	دل مرا عاشق معانی ہے	

۵	اے ولی فکر صاف صاحب دل گوہر بحر نکتہ دانی ہے	

مو بمو جو تجھہ غم سے ضعف و ناتوانی ہے	۶	ٹک کرم کر وصنم وقت مہربانی ہے
دیکھنے سے خوبانکے منع مت کر اے زاہد	۷	موسم بزرگی نہین عالم جوانی ہے
جو یاد کرتا ہے نوبہار کے خط کو	۸	رات دن برہمن کا کام سبد خوانی ہے
کچھہ غم مین تنہا نہین دل عاشق بالا انگیز	۹	کہ شب جدائی مین آہ یار جانی ہے
اک سخن تیرے لب کا اے مرے روح افزا	۱۰	جان نثار ونکے حق مین آب زندگانی ہے
تجھسے ہم نشین ہونا اے گل بہار دل	۱۱	وجہ شادمانی ہے عیش کامرانی ہے
نام اس دورنگی کا کیون نہوئے گل رعنا	۱۲	چہرۂ ارغوانی ہے چہرۂ زعفرانی ہے
جب سے نوخط گلرو جلوہ گر ہے گلشن مین	۱۳	سبزہ کہربائی ہے رنگ گل خزانی ہے

۱۴	سادہ روجہانکے گوش رکھکر سنتے ہین اے ولی سخن تیرا گوہر معانی ہے	

	تجکو خوبان مین بادشاہی ہے	۱۵	سر او پر سایہ اکھی ہے
	باعث دلربائی عاشق	۱۶	خوش نگاہون مین خوش نگاہی ہے
	کم نکلنے مین اس پریرو کے	۱۷	عشقبازونکی خیر خواہی ہے
	جگ مین تیرے بہوونکی شہرت سے	۱۸	کشتی عاشقان تباہی ہے
	قتل عاشق پہ ہے کمر باندہی	۱۹	غمزۂ تیغ زن سپاہی ہے

۱ کیون نہوون عشقباز خسرو وقت | عشق کا داغ چتر شاہی ہے

۲ نوخطونکی طرف نہ جا زاہد | زہد و تقوی یہ وان تباہی ہے

۳ شاہ خوبان کے رخ پہ سبزۂ خط | حسن کی فوج کا سپاہی ہے

۴ عشقبازون مین ہے ولی کامل
طلب گلرخان کماہی ہے

۵ سدا ہمکو خیال رنگ و بوئے یار جانی ہے | ہمارے شیشۂ دل مین شراب ارغوانی ہے

۶ زبان حال سے کہتا ہے خضر سبزۂ نوخطا | ثنا کرنا صنم کے لب کی آب زندگانی ہے

۷ گیا ہے حسن کی شادی مین از بس بیتکلف ہو | سراپا عشق کے بر مین لباس زعفرانی ہے

۸ تواضع کا توقع نوبہارون سے نرکہہ اے دل | کہ بیباکی و شوخی لازم وقت جوانی ہے

۹ ہوا ہے شوخ زلف سودا گرے جو سخن سرزد
ولی وہ شعر نازک موج دریائے معانی ہے

۱۰ مت تصور کرو مجہہ دلکو کہ ہر جائی ہے | چمن حسن پہ پیرو کا تماشائی ہے

۱۱ گلرخان کیون نہ کہین تجکو سکندر طالع | جلوہ گر بر مین ترے جامۂ دارائی ہے

۱۲ یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنون | دل بیباک کہ تجہہ زلف کا سودائی ہے

۱۳ چشم خونبار کو رونے سے نہین ہرگز غم | خط شبرنگ ترا سرمۂ بینائی ہے

۱۴ دیکہکر اوسکو ہوے سرو صنوبر پابند | اسقدر قد مین ترے جلوۂ رعنائی ہے

۱۵ شیخ مت گہر سے نکل آج کہ خوبان کے حضور | گول دستار تری باعث رسوائی ہے

۱۶ اے ولی رہنے کو دنیا مین مقام عاشق
کوچۂ زلف ہے یا کوچۂ رسوائی ہے

۱۷ جب کبہا رات کو اس زلف نے بیتاب کیے | تب پریشانی مین کالے کا اٹہا خواب مجہے

۱۸ تیری کشتی کے خیالات مین بیٹہا جب دل | عشق نے بحر مین غم کے کیا گرداب مجہے

مضطرب عشق سے ہو مجکو ملامت کرو	۱	طپش دل نے دیا رعشۂ سیماب مجھے
دل نے کی چاہ ترے چاہ زنخدان کی جب	۲	چرخ گردان نے دیا گردش دولاب مجھے
ہم ہوئے قوس قزح اسکا خم ابرو دیکھ	۳	جسنے دیوار مین غم کے کیا گرداب مجھے
گرمی جرم سے جب سوکھہ گیا باغ امید	۴	آب رحمت سے کیا فیض نے سیراب مجھے

۵
جم کے رتبے سے ولی مرتبہ بالا ہو اگر
جام دل مین جو میسر ہو مئے ناب مجھے

سرخوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناں گون مجھے	۶	سبزۂ خط نے دیا ہے نشۂ افیون مجھے
کشتۂ منت نہین مینائے نرگس کا کبھو	۷	ہے خیال چشم خوبان بادۂ گلگون مجھے
لالہ وگل مجھسے لیجاتے ہین رنگ بوئے درد	۸	گلگونۂ عشق نے جب سے کیا ہے خون مجھے
ہوش کھونا عاشق بیدل کا کچھہ مشکل نہین	۹	نام لے اس رشک لیلیٰ کا کرو مجنون مجھے
کیون نہووے آہ میری ہمسر سرو بلند	۱۰	یاد آتا ہے عزیزو وہ قد موزون مجھے
کثرت اسباب دل لینے کو کچھہ درکار نہین	۱۱	اک نگاہ لطف سے کرامی صنم مجنون مجھے
آبرو کی کس سے رکیئے خلق مین چشم طمع	۱۲	ہر گھڑی کرتا ہے رسوا دیدۂ پرخون مجھے
کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہون بات	۱۳	ہوش سے کہو دیگا مجکو وہ لب میگون مجھے

۱۴
اے ولی رکھہ دل مین اوسے وہ صنم آہنگ شوق
نغمۂ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

کیون نہو حاصل رم آہو مجھے	۱۵	اوسکی آنکھون نے کیا جادو مجھے
وعدۂ شب کرکے پھر آیا نہین	۱۶	پیچ دیتا ہے وہ مشکین مو مجھے
اے عزیزو کیا کرون اخلاص کی	۱۷	پہنچتی نین گلبدن کی بو مجھے
کیونکہ بیٹھون گوشۂ آرام مین	۱۸	کھینچتا ہے وہ کمان ابرو مجھے
بلبل نالان ہوا ہون درد سے	۱۹	جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے

۱ شوخی چشم پری پر رنگ ہوں — حیرت افزا ہے رم آہو مجھے

۲ دھیان میں اپنے ہے وہ خورشید رو — گرمی غم سے ہوئی ہے خو مجھے

۳ بسکہ ہوں تیری جدائی سے ضعیف — آرسی دیتی نہیں ہے رو مجھے

۴ اے ولی ہے جگ میں محراب دعا
قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

۵ اس نگاہ مست سے حاصل ہے مدہوشی مجھے — اس لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے

۶ جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب — عیش سلطانی دیا میل قدح نوشی مجھے

۷ غیر سے خالی کیا ہوں دل کو اپنے جوں حباب — اس نگہ نے جب سے بخشی خانہ بردوشی مجھے

۸ اس کمر کی تاب بر طاقت ربائی ہے تمام — اس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے

۹ اے ولی از بسکہ اوسکی یاد میں ہے محو دل
غیر کے خطرے سے ہی ہر دم فراموشی مجھے

۱۰ حافظے کا حسن دکھلاوے ہے نسیانی مجھے — ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

۱۱ موج زن ہر شب ہے دل میں میرے یاد و پیچ و تاب — جب سے تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے

۱۲ کیوں پری رویاں عالم حکم میں میرے نہ ہوں — اس دہن کی یاد ہے مہر سلیمانی مجھے

۱۳ چشم نے دیکھا نہیں تھا آئینہ رخسار کا — جب سے تیرے حسن نے بخشا ہے حیرانی مجھے

۱۴ اے ولی حق رفاقت کی ادا کرنے کی بات
مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

۱۵ مدت ہوئی صنم نے کتابت نہیں لکھی — آنے کی اپنی رمز و حکایت نہیں لکھی

۱۶ میں نے تو اپنے دل کی حکایت نہیں لکھی — تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی

۱۷ کرتا ہوں اپنے دل کی طرح چاک چاک اسے — جو آہ کے قلم سے کتابت نہیں لکھی

۱۸ مارے ہے انتظار سے مجکو وہ تا ہنوز — اس بیوفا نے دل کی حقیقت نہیں لکھی

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
تصویر پر تیرے قد کی مصور نہ لکھہ سکے	١	ہر گز کسی نے ناز کی صورت نہین لکھی
وہ دلبری ہے نور سے جس نے کہ جانِ من	٢	مصحف سو تجھہ جمال کی آیت نہین لکھی
کیون سنگدل تمام مسخر ہون دوستو	٣	طالع مین میرے کشف و کرامت نہین لکھی
ڈرتا ہون سادگی سے صنم کے مین اے ولی	٤	اس خوف سو رقیب کی غیبت نہین لکھی
تیرا لب دیکھہ حیوان یاد آوے	٥	ترا منہ دیکھہ کنعان یاد آوے
ترے زلفونکی طولانی کو دیکھے	٦	جسے سیلِ زمستان یاد آوے
ترا خطِ زمرد رنگ دیکھے	٧	بہار سنبلستان یاد آوے
ترے رخ کے چمن کے دیکھنے سے	٨	مجھے فردوس رضوان یاد آوے
یہ زلفون مین یہ رخ جو کوئی دیکھے	٩	اُسے شمع شبستان یاد آوے
جو میرے حال کی گردش کو دیکھے	١٠	اُسے گرداب گردان یاد آوے
جو کوئی دیکھے میری چشم گریان	١١	اُسے ابر بہاران یاد آوے
ولی میرا جنون جو کوئی دیکھے	١٢	اُسے کوہ و بیابان یاد آوے
اُسوقت جو امید ہے دل کی وہ بر آوے	١٣	جس دم مری آغوش مین وہ سیمبر آوے
مسند کرون انکھونکو تو تکیہ کرون پتلی	١٤	وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
اسوقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی	١٥	جسوقت وہ خوش قامتِ عالی نظر آوے
غنچہ کی طرح رہ نہ سکون جامے مین ہرگز	١٦	اُس گل کی خبر لے جو نسیم سحر آوے
گر اس گل خوبی کا گذر میری طرف ہو	١٧	دل کے شجرِ خشک کو ہر برگ و بر آوے
اسوقت مجھے دعویِ تسخیر بجا ہے	١٨	جسوقت مرے حکم مین وہ سیمبر آوے
اس لب کی اگر یاد مین تصنیف کرون شعر	١٩	ہر شعر مین بس لذتِ شہد و شکر آوے

جس وقت ولی وصف کرون اسکی نین کے ہر شعر مرا غیرت سلک گہر آوے	۱	
سرود عشق گاوین ہم اگر وہ عشوہ ساز آوے	۲	بجاوین طبل شادی کا اگر وہ دلنواز آوے
خمار ہجر نے جسکے دیا ہے درد سر مجھ کو	۳	رکھوں لے شیشہ آنکھوں مین گر وہ مست ناز آوے
جنون عشق مین مجکو نہین زنجیر کی حاجت	۴	اگر میری خبر لینے کو وہ زلف دراز آوے
ادب کے اہتمام اوسکے نیاوے بار وان ہرگز	۵	ترے سایہ کی پابوسی کو پھر پھر کر ایاز آوے
عجب کیا ہے جو گل دوڑین پکڑ کر صورت قمری	۶	ادا سے باغ مین جسدم وہ سرو سرفراز آوے
پرستش اسکی ہووے برہمن سر پر یکسر لازم	۷	صنم میرا رقیبون کے اگر ملنے سے باز آوے
ولی اوس گوہر کان حیا کی کیا کہون خوبی مرے گھر اسطرح آتا ہے جون سینے مین راز آوے	۸	
جس وقت تبسم مین وہ رنگین دہن آوے	۹	گلزار مین غنچے کے دہن پر سخن آوے
تا حشر رہے بوئے گلاب اوسکے عرق مین	۱۰	جس بر مین کہ اکبار وہ گل پیرہن آوے
سینہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی	۱۱	آغوش مین میرے جو وہ شیرین سخن آوے
ہر حال مین فرقت کے ترے لب کو کرون یاد	۱۲	ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے
اک گل کو بہی ہم خود کے چمن پر نہین پاوین	۱۳	جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے
عالم مین تری شیرین زبانی کی ہے تعریف	۱۴	ایسا تو نہ کر کام کہ جھپر سخن آوے
گر ہند مین اس زلف کی کافر کو خبر ہو	۱۵	لینے کو سبق کفر کا ہر برہمن آوے
دیکھے تو یقین ہالہ مہتاب کو ہو رشک	۱۶	جسدم مری آغوش مین وہ سیم تن آوے
ہرگز سخن سخت نہ لاوے وہ زبان پر	۱۷	جس ذہن مین اکبار وہ نازک بدن آوے
اس گل کی صباحت کا جو تحریر کرون وصف	۱۸	نقطونکے مجھے غنچے سے بوئے سمن آوے
تا حشر کرے سیر حیاتی کے چمن مین	۱۹	گر گور پہ عاشق کے وہ عیسی سخن آوے

۱
بر جا ہے ولی خلق مین گر پہر کے دگر بار
رکہہ شوق مرے شعر کا شوقی حسن آوے

۲
کیسکی گر خطا او پر تری ابرو یہ چین آوے
نہ سمجہانے سکے تجکو اگر فغفور چین آوے

۳
بجز تیرے دہن کے مین نہ چاہون دولت عقبیٰ
اگر خورشید کی صورت فلک زیر نگین آوے

۴
نہ جاویگی چراغون سے شب فرقت کی تاریکی
اجالا تب ہو گہر مین میرے جب وہ مہ جبین آوے

۵
کہین دلکو مرے سب خاتم مہر سلیمانی
خیال لعل دلبر اس مین گر مثل نگین آوے

۶
ولی مصرع فراقی کا پڑہون جب کہ وہ ظالم
کرے کہینچا خنجر چڑہا تا آستین آوے

۷
فلاطون ہون زمانیکا صنم جب تجہہ گلی آوے
نہو جیون طفل مکتب سا اگر وان بو علی آوے

۸
سرود عشق سے یہ دل لبالب ہے عجب مت کر
اگرچہ آہ کی نے سے صدائے بانسلی آوے

۹
تماشا دیکہنے تیرے دہن کا ای گلستان رو
برنگ گل نکلکر ہر چمن سے ہر کلی آوے

۱۰
کرون کیا ای صنم تجہپر مرا افسون نہین چلتا
وگرنہ اک اشارہ مین مرے گہر وہ چلی آوے

۱۱
عروس حسن نے تجکو کیا ہے اس قدر سرکش
کہ خاطر مین نہ لاوے گر ترے گہر کو ولی آوے

۱۲
اگر بازار مین خوبی سے وہ رشک پری آوے
عجب کیا ہے فلک سے مہر ہو کر مشتری آوے

۱۳
قلم نرگس کا لیکر جب لکہون اس چشم کی خوبی
ہزارون آفرین کرنا مرے گہر عبہری آوے

۱۴
کہین خاطر مین اب خطرہ نہ آوے حور جنت کا
اگر اکبار خلوت مین مرے رشک پری آوے

۱۵
ترا آئینہ رخسار دیکہا خواب مین مین نے
عجب کیا گر مرے گہر دولت اسکندری آوے

۱۶
ولی رکہتا ہون سینے مین ہزارون گوہر معنی
دکہاؤن اپنے جوہر کو جو کوئی جوہری آوے

۱۷
اکبار گر چمن مین وہ نوبہار جاوے
بلبل کے دل سے گل کا سب اعتبار جاوے

۱ آوے اگر کرم سے مانند آب رحمت
دیکھے سے آب اوسکی دلکا غبار جاوے

۲ جاتی ہے حاسدونکے یون دل مین ہیبت تیری
سینے مین دشمنونکے جون ذوالفقار جاوے

۳ مستی نے اس نین کی بیخود کیا ولی کو
آوے جو بزم مے مین کیون ہوشیار جاوے

۴ اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرف جاوے
عجب کیا باغ مین گلچین کئی بر اپنے پچتاوے

۵ کہان ہے تاب مانی کو کہان بہزاد کو طاقت
کہ تیری ناز کی تصویر تجھہ کو لکھکے دکھلاوے

۶ رکھین جون دانہ تسبیح عنبر طبلہ دل مین
خیال خال دلبر عاشق بیدل اگر پاوے

۷ کہان ہے آج یارب جلوہ مستانہ ساقی
کہ دل سے تاب جی سے صبر دل سے ہوش ٹل جاوے

۸ کیا ہے جسکی زلفون نے ہمارے دلکو سرگردان
کوئی تو اس ہٹیلی کو ہماری بات سمجھاوے

۹ کرے ہر زلف کو زنجیر کر کر شانہ آویزی
اگر انصاف کو وہ نازنین ٹک کام فرماوے

۱۰ ولی ارباب معنی مین اسے ہے عرش کا رتبہ
پریزاد معانی کو جو کوئی کرسی پہ بٹھلاوے

۱۱ دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے
زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے

۱۲ جب تک نہ ملے شراب دیدار
آنکھونکا خمار کیونکہ جاوے

۱۳ ہے حسن ترا ہمیشہ یکسان
جنت سے بہار کیونکہ جاوے

۱۴ اشکونکی اگر مدد نہ ہووے
مجھہ دل کا غبار کیونکہ جاوے

۱۵ ممکن نہیں اب ولی کا جانا
ہے عاشق زار کیونکہ جاوے

۱۶ تری زلفونکے حلقے پر تو جب دریا نہ چلجاوے
عجب کیا اے پری پیکر اگر گرداب بل جاوے

۱۷ کہان طاقت ہر اک کو ہے جو دیکھے اسطرف ظالم
تری شمشیر ابرو دیکھکر رستم ہی ٹل جاوے

۱۸ لگے برسات اشکونکا ہر اک کے دیدۂ تر سے
جہان مانند بجلی کے مرا چنچل جو چل جاوے

توجب نہانے کو جاوے روز روشن جانب دریا	۱	ترے زلفون کے ہندو کی سیاہی تا ز حل جاوے
ترے فدوی ترے دربار آ سکتے نہین ہرگز	۲	رقیب روسیہ جاوے تو اس گہر سی خلل جاوے
تری آنکہونکی ہے تعریف ہر ہر بیت مین میری	۳	غزالان صید ہو جاوین جہان میری غزل جاوے
چمن مین جب خبر جاوے ہمارے دلکی سوزش کی	۴	دل بلبل کیصورت ہر گل خوشرنگ جل جاوے

۵
ولی ہے اسقدر صافی صنم کے صاف چہرہ پر
کہ اوسکی وصف لکہنے سے قلم کی شاخ پہل جاوے

اس رخ سے گر کناری صبح نقاب ہووے	۶	عالم تمام روشن جون آفتاب ہووے
آوے تو کیا عجب ہے شیشہ پہ دلکی آفت	۷	جسوقت وہ ستمگر مست شراب ہووے
برجا ہے انجمن مین اس دلربا کے اہ دل	۸	گر ناز سے نگہ کے تا در رکاب ہووے
کیونکر رہے عزیزان تاریکی شب غم	۹	وہ رشک ماہ انور جب بے حجاب ہووے
گرمی سے دیکہتا ہون تیری طرف اے گلرو	۱۰	تا وہ رقیب بدخو جل کر کباب ہووے
ہے ماہ نو کے دل مین یہ آرزو ہمیشہ	۱۱	اے شہسوار آکر تیری رکاب ہووے

۱۲
بیشک نگاہ سے اپنے بیخود کرے ولی کو
وہ چشم مست سرخوش جب نیم خواب ہووے

اگر گلرو کرم سے مجہہ طرف آوے تو کیا ہووے	۱۳	ادا سے اس قد نازک کو دکہلاوے تو کیا ہووے
مجہے اس شوخ کے ملنے کا دایم شوق ہے دلمین	۱۴	اگر اکبار مجہسی آکے ملجاوے تو کیا ہووے
رقیبونکے نہ ملنے مین نہایت اسکو خوبی ہے	۱۵	اگر دانش کو اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے
صنم کے قند لب پر اب کیا ہے ہٹ مرے دل نے	۱۶	محبت سے اگر ٹک اسکو سمجہاوے تو کیا ہووے

۱۷
ولی کہتا ہون ہر اک بات اس گلرو کو پردی مین
اگر میرے سخن کے مغز کو پاوے تو کیا ہووے

اگر مجہہ پاس تو رشک چمن ہووے تو کیا ہووے	۱۸	نگہ میری کا تیرا رخ وطن ہووے تو کیا ہووے

سبہ روز ونکے ماتم کی سیاہی دفع کرنے کو	۱	اگر اک شب وہ شمع انجمن ہووے تو کیا ہووے
تری باتوں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہر دل مین	۲	اگر اکدم تو مجھسے ہم سخن ہووے تو کیا ہووے
ترے دیدار کا ہے شوق جسکو اے ہلال ابرو	۳	اُسے آنکھوں کے پردیکا کفن ہووے تو کیا ہووے

۴
ولی غنچہ نمط اک رات اس ہستی کے گلشن مین
اگر مجھہ بر مین وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

جو محبت مین تری فانی ہوئے	۵	روز و شب وہ محو حیرانی ہوئے
دیکھکر ابرو کی جوہر دار تیغ	۶	جوہر شمشیر سب پانی ہوئے
خنجر مژگان پہ اوسکے کر نظر	۷	دیدہ بازان چشم قربانی ہوئے
دوست تجھسے مین نے کی جب دوستی	۸	دوست سارے دشمن جانی ہوئے
پان کہایا تو نے جب اے آفتاب	۹	لب ترے لعل بدخشانی ہوئے
اس دہان کالعدم کی یاد سے	۱۰	بات مین عاشق کئی فانی ہوئے
دیکھکر گوہر ترے دندان کا آب	۱۱	غرق دریائے پشیمانی ہوئے
تجکو دیکھے آکے یان اے صبح رو	۱۲	مہر سے دل انکے نورانی ہوئے

۱۳
عشق مین اس رشک لیلی کے ولی
مثل مجنون کے بیابانی ہوئے

اندوہ و غم کی بات سوا اسکے بن گئی	۱۴	آواز میرے آہ کی پہر تا گگن گئی
تا حشر اسکو ہوش مین آنا محال ہے	۱۵	جس کی طرف نگہ تری ناوک فگن گئی
سرمے کا روسیہ کیا اوس نے خلق مین	۱۶	جسکی نین مین یار کی خاک چرن گئی
تنہا سواد ہند مین شہرت نہین صنم	۱۷	تجہہ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی

۱۸
اب تک ولی صنم نے دکہایا نہین جمال
جون شمع انتظار مین ساری رین گئی

۱ اس رخ کا رنگ دیکھ کنول جل مین جل گئے — تیری نگاہ گرم سے گل گل پگھل گئے

۲ ہر اک کو کب ہے تاب جو دیکھے تری طرف — ضیغم تری نگاہ کی وہشت سے ٹل گئے

۳ صافی ترے جمال کی مین کیا بیان کرون — جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے

۴ مرنے کے آگے مر گئے جو اس جہان مین — تصویر کی طرح وہ خودی سے نکل گئے

۵ پائے جو کوئی لذت دین جگ مین اے ولی
وہ ہاتھ اس جہان مین حسرت سے مل گئے

۶ جو کوئی ہر رنگ مین آپسکو شامل کر نہین گنتے — ہین سب عاقلون مین انکو عاقل کر نہین گنتے

۷ مدرس مدرسے مین گر نہ دیوے درس الفت کا — تو اسکو عشقباز استاد کامل کر نہین گنتے

۸ خیال خام کو جو کوئی دہووے صفحۂ دل سے — تصوف کے مطالب کو وہ مشکل کر نہین گنتے

۹ جو بسمل نین ہوا تیری نگہ کی تیغ سے بسمل — شہیدان جگ کے اس بسمل کو بسمل کر نہین گنتے

۱۰ جو راہ عشق مین کرتے سفر ہین روز و شب یارو — وہ دنیا کو بغیر از چاہ بابل کر نہین گنتے

۱۱ نہین جس دل مین اسکی یاد کی گرمی کی بیتابی — تو ویسے دلکو سارے دلبران دل کر نہین گنتے

۱۲ رہے محروم تیری زلف کے مہر سے وہ دایم — جو کوئی تیری نین کو زہر قاتل کر نہین گنتے

۱۳ نہ وہ دنیا مین پاوے لذت دیوانگی ہرگز — جوان زلفونکے حلقونکو سلاسل کر نہین گنتے

۱۴ بغیر از معرفت سب بات مین گر کوئی ہو کامل
ولی سب اہل عرفان اسکو کامل کر نہین گنتے

۱۵ صنم تجھ بن تو ہم گلشن کو گلشن کر نہین گنتے — بجز تیرے نہ روشن کو روشن کر نہین گنتے

۱۶ سکندر کیون بجاوے بحر حیرت مین کہ مشتاقان — بغیر از نور حق درپن کو درپن کر نہین گنتے

۱۷ نہین تیرے رقیبون سے عداوت دلمین کچھ اپنے — مروت دوستان دشمن کو دشمن کر نہین گنتے

۱۸ اگر اسکو نکے گوہر سے مکلل نین ہوا دامن — محبت مشرب اس دامن کو دامن کر نہین گنتے

۱۹ ولی دل مین ہمارے حاسدونکا خوف نین ہرگز

۱ بجز دزدی کہین رہزنکو رہزن کر نہین گنتے

۲ بزرگو نکے جو پاس آپسکو نادان کر نہین گنتے
سخن کے آشنا اوسکو سخندان کر نہین گنتے

۳ طریق عشقبازی کا عجب نادر طریقہ ہے
جو کوئی عاشق نہین اسکو مسلمان کر نہین گنتے

۴ گریبان جو ہوا نہین چاک بیتابی کے ہاتھون سے
گلے کا دام ہے اسکو گریبان کر نہین گنتے

۵ عجب کچھ بوجھ رکھتے ہین سرامد اہل معنی کے
تواضع نہین ہے جسمین اسکو انسان کر نہین گنتے

۶ ولی راہ محبت مین وفاداری مقدم ہے
وفا نہین جسمین اسکو اہل ایمان کر نہین گنتے

۷ ترا قد دیکھ اے سید معالی
ہوئی اہل سخن کی فکر عالی

۸ ترے پاؤنکی خوبی کو نظر کر
ہوئے ہین گلرخان سب نقش قالی

۹ فلک لوہو مین ڈوبا سر سے پا تک
تو باندھا سر پہ جب چیرا گلالی

۱۰ ہوا تیرے خیالون سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی

۱۱ تری آنکھین نظر آتی ہین یون مست
پیا گویا شراب پرتگالی

۱۲ گیا ہے خوف سے اڑ لعل کا رنگ
ترے یاقوت لب کی دیکھ لالی

۱۳ خیال اس خال کا ازبس ہے دلچسپ
نہین دنیا مین اکدل اس سے خالی

۱۴ ترے لب اور تیری ابرو کو دیکھے
پڑھے شعر زلالی اور ہلالی

۱۵ تری آنکھون مین ڈورے دیکھکر سرخ
بنائی خلق نے ریشم کی جالی

۱۶ کرے آنکھون مین میری استراحت
دو پلکین کی ہین اب توشک نہالی

۱۷ اگر پوچھے وہ بے پروا مرا نام
کہون مشتاق رندلا ابالی

۱۸ ہمے مغرور خوبان جہان اب
ہوا تو حسن کے کشور کا والی

۱۹ ولی تب سے ہوا ہم کار فرہاد
سنا جب سے تری شیرین مقالی

کرتی ہے دلکو بیخود اس دلربا کی گالی	١	گویا ہے جام شربت اس خوش ادا کی گالی
کس ناز و کس ادا سے آتی ہے اے عزیزو	٢	ہے بہرزا دامین اس مہرزا کی گالی
مدت کے بعد دلکی گرمی فرو ہوئی ہے	٣	شربت ہے حق مین میرے اس بیوفا کی گالی
گلزار سے وفا کے کیون جاسکون گا باہر	٤	کرتی ہے بند دلکو گلگون قبا کی گالی

٥
جون گل شگفتگی سے جامے مین نین سمایا
جب سے سنا ولی نے رنگین ادا کی گالی

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی	٦	آتی ہے جسپہ صادق ترکیب بیمثالی
وحشی نگہ کو ہرگز مسند نشین بناوے	٧	محروم صید سے ہین ہر آن شیر قالی
جز رمز دان نہ پہنچے معنی کو اوسکی ہرگز	٨	قدِ نگاہِ عاشق ہے مصرعِ خیالی
ابیات صاف رنگین رکہتا ہے مثنوی مین	٩	تیری بہونکا گویا شاگرد ہے ہلالی
جب تک مری حقیقت تفصیل سے نہ بوجہو	١٠	ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لاابالی
عبرت کو کام فرمانا آشنا سے مت مل	١١	اے نوجوان نہین ہے ہنگام خوردسالی

١٢
آزادگی سے اوسکی مت خوف کر ولی تو
ہے عین مہربانی اس مہربان کی گالی

چیونٹی کو نہین دی ہے یہ باریک میانی	١٣	پایا ہے کہان غنچہ نے یہ تنگ دہانی
آغوش مین آنے کی کہان تاب ہے مجکو	١٤	کرتی ہے نگہ اس قد نازک پہ گرانی
دریائے طبیعت کو مرے جوش ہے ہر شب	١٥	اس زلف کی تعریف ہے امواج معانی
مجہہ پاس سے مت دور ہو اک لمحہ و اک آن	١٦	اے باعث جمعیت ایام جوانی

١٧
کیا تاب ولی دل کو کہ آئینۂ فولاد
اس حسن کی ہیبت سے ہوا صورت پانی

تیرا رخ ہے چراغ دلربائی	١٨	عیان ہے اس سے نور آشنائی

۱	لکھا ہے قد پہ تیرے کاتب صنع	سراپا معنئ نازک ادائی
۲	تو سر سے پانؤن تک از بس ہے نازک	نگہ کرتی ہے پا تیرے حنائی
۳	ہوا تیری نگہ کی بس ہے مجکو	ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی
۴	محبت مین تری اے گوہر پاک	ہوا ہے رنگ میرا کہربائی
۵	تمنا تیری کیا ہوں ورد از بس	بجا ہے گر کہین مجکو ثنائی
۶	تری آنکھوں کی مستی دیکھنے سے	گیا ہے پارسا کی پارسائی
۷	ولی ہنستی ہے ہر شب بزم مین شمع پتنگ مین دیکھ کر عشق ریائی	
۸	یہ میرا رونا کہ ہے تیری ہنسی	پرلسی ہے پرلسی ہے پرلسی
۹	کل عالم مین منظر میرے پر اب	جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی
۱۰	رات دن جگ مین رفیق یکسان	بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی
۱۱	مست ہونا عشق مین تیرے صنم	ناکسی ہے ناکسی ہے ناکسی
۱۲	باعث رسوائی عالم ولی مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی	
۱۳	جسکو لذت ہے سجن کے دید کی	اسکو خوشوقتی ہے صبح عید کی
۱۴	دل مرا موتی ہوا بالی مین جا	کان مین کہتا ہے باتان بھید کی
۱۵	زلف ہے یہ رخ پہ اے دریائے حسن	موج ہے یا چشمۂ خورشید کی
۱۶	اوسکے خط سے خال کی پوچھو خبر	پوچھنا ہندو سے باتان بید کی
۱۷	اس دہن کو دیکھکر بولا ولی یہ کلی ہے گلشن امید کی	
۱۸	جسے عشق کا تیر کاری لگے	اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے

۱ نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک — جسے یار جانی سے یاری لگے

۲ نہ ہووے اسے جگ میں ہرگز قرار — جسے عشق کی بیقراری لگے

۳ ہر اک وقت مجھ عاشق پاک کو — پیارے تری بات پیاری لگے

۴ ولی کو اگر تو کہے اک سخن
رقیبوں کے دل میں کٹاری لگے

۵ تری آنکھوں کو دیکھے دل ہوا آہوئے بیابانی — تری زلفوں سنی جی ہے بستۂ دام پریشانی

۶ ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا نالاں مثل بلبل کے — ترے رخ نے کیا ہے جب سے عالم میں گل افشانی

۷ ہوا یاقوت رنگین دیکھ تیرے لعل رنگین کو — ہوا سبز تیرے خط میں دیکھا رنگ ریحانی

۸ صنم تیری غلامی میں کیا ہے سلطنت حاصل — مجھے تیری گلی کی خاک ہے مہر سلیمانی

۹ ولی کون گر ترے نزدیک دیکھے کوئی تو یوں بوجھے
لکھے ہے صفحۂ ہستی اوپر تصویر حیرانی

۱۰ پریشان عاشقوں کے دل فدا ہیں اس ستمگر کے — بلا گرداں ہے جی جوگی منڈ اس تیغ و خنجر کے

۱۱ دیا ہے حق نے اس دنیا میں جنت بیقراروں کو — بجان و دل جو کوئی مشتاق ہیں اس حور پیکر کے

۱۲ ترے اس حسن عالمگیر کو کھینچا جو ہی بر میں — نگر رکھتی ہے یہ کیا آرسی طالع سکندر کے

۱۳ اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگین کو — رگ یاقوت ہو اول بناؤں تار مسطر کے

۱۴ ولی تیرے سخن یاقوت سے رنگین ہوئے لیکن
خریدار اس جہاں میں ہیں کہاں بس آج جوہر کے

۱۵ آیا وہ شوخ باندھ کے خنجر کمر ستی — عالم کو قتل عام کیا اک نظر ستی

۱۶ طاقت رہے نہ تاب کہ پھر انفعال سے — تشبیہ ان لبوں کی اگر دوں شکر ستی

۱۷ غم نے لیا ہے تب سے مجھے پیچ و تاب میں — باندھا ہوں جب سے جی کو میں اس مو کمر ستی

۱۸ غم کے چمن کو باد خزاں کا نہیں ہے خوف — پہنچا ہے اس کو آب مرے چشم تر ستی

۱ اکبار جاکے دیکھہ ولی اوس کے حسن کو
لکھتا ہون جس کے وصف کو آب گہر ستی

چھوڑا ے شوخ طرز خود کامی ۲ مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
اس لب و زلف کے تماشے کو ۳ چل کے آئے ہین مصری و شامی
زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان ۴ حفظ کر کر قصیدۂ لامی
باغ مین آنکھون سے تیری پایا ۵ گل نرگس تخلص جامی
نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھہ ۶ اس کی آنکھین ہین مہر بادامی
اے نگین لب کیا ہی حق نے تجھے ۷ نو نہالون سے حسن مین نامی
چشم رکھتا ہون اے صنم کہ تجھے ۸ تجھہ نگاہ سے قصیدۂ جامی
پستہ لب تیری آنکھین کر کر یاد ۹ پہنتا ہون قبائے بادامی

۱۰ اے ولی غیر عشق حرف دگر
پختہ مغزون کے نزد ہی خامی

اگر باہر ا پنکے گہر سے دلبر اک قدم نکلے ۱۱ تماشا دیکھنے اسکا ہر اک سینے سے غم نکلے
ترے رخ کی گلستان کی اگر چورون مین ہو شہرت ۱۲ تو بیتابانہ ہر اک چھوڑ گلزار ارم نکلے
ترے اس حسن پر مائل ہین جگکے عابد و شاہد ۱۳ پئے دیدار ابراہیم ادہم اے صنم نکلے
اگر ملک عرب مین تو دکہاوے اپنے جلوہ کو ۱۴ تو اسکے دید کو بیخود ہو آہوئے حرم نکلے
اگر وہ رشک چین جاوے جو کرنے سیر ملک چین ۱۵ تو ہر دیول سے استقبال کو ہر اک صنم نکلے
سحر کے وقت گر دلبر چلے حمام کی جانب ۱۶ تو جون سورج ہر اک کے دل سی ہر اک چشم نم نکلے

۱۷ ولی سودا زدہ دل کی حقیقت میری گر سن لین
تو ہون دیوانے ہر اک لیکی زنجیر ایکدم سے نکلے

اگر وہ لک گہر سے وہ گلگون قبا شیرین سخن نکلے ۱۸ مرے سینے سے بیتابانہ آہ کو ہکن نکلے

۱ ہر اک نقش قدم سے دستۂ گل جلوہ پیرا ہون — اگر سبز گلستان کو مرا رشک چمن نکلے

۲ ختن مین اور خطا مین بوئے آہو کوئی کیا پاوے — نگہ کی تیغ قاتل لیکے گروہ تیغ زن نکلے

۳ بند ہاہی اے صنم جو دل ترے ہاتہہ کے صندل سنے — عجب کیا ہی اگر ساعد سے تیرے برہمن نکلے

۴ چراغون کی نہووے گرمی بازار کیون آخر
ولی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

۵ نرگس قلم ہوئے ہین صنم کی نین آگے — ڈوبی ہے شکر آب مین تیرے سخن آگے

۶ غنچہ کو گل کی چال مین آنا محال ہے — تیرے دہن کی بات کہون گر چمن آگے

۷ ڈالا ہے تیرے چہرے نے غنچہ کو پیچ مین — ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن آگے

۸ ہے تجھہ نین کے پاس میرا غنچہ بے اثر — زاری بجا ہے پیش کہین راہزن آگے

۹ کر حال پر ولی کے صنم لطف سے نظر
لایا ہون سر نیاز سے تیرے چرن آگے

۱۰ تعریف اس پری کی جسے تم سناؤگے — تا حشر اسکے ہوش کو اس مین نپاؤگے

۱۱ جو وقت سر کروگے بیان اوسکی زلف کا — سودا زدو نپہ غم کے سیہ روز لاؤگے

۱۲ جو وقت اسکے حسن کو دیکھوگے بیحجاب — حیران ہو کیو نکہ جامے مین اپنے سماؤگے

۱۳ طوبی طرف نہ دیکھوگے ہرگز نگاہ کر — گر قد سے اسکے اپنا اگر دل لگاؤگے

۱۴ دوگے اگر ولی کو خبر اسکے لطف کی
آتش نمط رقیب کا سینہ جلاؤگے

۱۵ کیون نہ آوے نشۂ غم سے دماغ عاشقی — بادۂ حسرت سے دل ہے پر ایاغ عاشقی

۱۶ اشک خون آلود ہے سامان طغرای نیاز — مہر فرمائے وفاداری ہے داغ عاشقی

۱۷ آب دریا سے نہین کچھہ کام ہے عشاق کو — گریۂ حسرت سے ہے سرسبز باغ عاشقی

۱۸ گر طلب ہے تجکو راز خانۂ دل ہو عیان — آہ کی آتش سے روشن کر چراغ عاشقی

۱
درد منداب باغ مین هرگز نه جاوین اے ولی
گر نه دیوے نالۂ بلبل سراغ عاشقی

۲
اس گوش مین کیا ہے جب سے مکان موتی
اس روز سے ہوا ہے صافی کی کان موتی

۳
بالی نہین عزیزو عاشق کے مارنے کو
یہ گوش کھینچتا ہے زرین کمان موتی

۴
پہنچا نہین ہے لرزہ تجھ گوش مین سرِ جن
مانگے ہے تجھسے دایم امن و امان موتی

۵
اے شوخ گوش کی جب تعریف تیری کی ہے
میرے سخن کو سنکر پکڑا ہے کان موتی

۶
باتے مین نالہ مین کے رہتا ہے رات اور دن
مدت ستی ولی کا اب ہو کے جان موتی

۷
زبان یار ہے ازبسکہ یار خاموشی
بہار خط مین ہے ہر جا بہار خاموشی

۸
سیاہی خط شبرنگ سے مصور نے
لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

۹
اٹھا ہے لشکر اہل سخن مین حیرت سے
غبار خط سے صنم کے غبار خاموشی

۱۰
ظہور خط مین کیا ہے جبلنے بسکہ ظہور
وہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

۱۱
ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
نصیب جسکو ہوا ہے شعار خاموشی

۱۲
غرور دل سے بجائے سکوت نے معنی
کہ بے صدا ہے سدا کوہسار خاموشی

۱۳
ولی نگاہ کر اس خط سرمہ رنگ کو آج
کہ طور نور مین ہے سبزہ زار خاموشی

۱۴
مشتاق ہین عشاق تری ناز و ادا کے
زخمی ہین محبان تری شمشیر جفا کے

۱۵
ہر پیچ مین چیرے کے ترے لپٹے ہین عاشق
عالم کے دل اب بند ہین اس بند قبا کے

۱۶
لرزان ہے ترے ہاتھ سے اب پنجۂ خورشید
تجھ حسن کی ہے بات ملایک مین سما کے

۱۷
تجھ عشق کے حلقے مین ہے دل بیسر و بے پا
ٹک مہر کر اب حال پہ اس بیسر و پا کے

۱۸
تنہا نہ ولی خلق مین کرتا ہے ترا وصف

۱ دفتر لکھے عالم نے تری مدح و ثنا کے

۲ صنم مین ہے شعار آشنائی
نہ ہو دل کیون شعار آشنائی

۳ صنم تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہون بے قرار آشنائی

۴ ہوا معلوم ملنے سے ترے یار
کہ رنگین ہے بہار آشنائی

۵ نپٹ دشوار تہا مجھ دل مین ایجان
زمان انتظار آشنائی

۶ حیا کے آب سے باغ وفا مین
روان ہے جوئبار آشنائی

۷ وفا دشمن نہ ہولے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی

۸ مروت کے ہمیشہ ہاتہہ مین ہے
عنان اختیار آشنائی

۹ مدارا ترک مت کر اے جیا رو
مدارا ہے حصار آشنائی

۱۰ ولی اس واسطے گریان ہوا ہے
کہ تر ہو سبزہ زار آشنائی

۱۱ اس سے رکہتا ہون خیال دوستی
جسکے چہرے پر ہے خال دوستی

۱۲ خشک لب وہ کیون رہے اس دہر مین
جسکو حاصل ہے زلال دوستی

۱۳ شمع بزم اہل معنی کیون نہ ہو
جس اوپر روشن ہی حال دوستی

۱۴ اس صنم سے آشنا ہے دردمند
درد دوری ہے وبال دوستی

۱۵ اس صنم کے مصحف رخسار مین
دیکہنا ہر جا ہے فال دوستی

۱۶ فیض قد سے تیرے ای رنگین بہار
تازہ و تر ہے نہال دوستی

۱۷ اے ولی ہر آن کر مشق وفا
ہے وفاداری کمال دوستی

۱۸ گرمی سے وہ پریرو جب شعلہ تاب ہووے
ہر دل جلے کا سینہ جلکر کباب ہووے

۱۹ گر تجھ سے ہو مقابل تو شرم سے عجب کیا
جون عکس آرسی مین گل غرق آب ہووے

۱ تصویر اس پری کی دیکھا ہے جس نے اسکا — بر جا ہے گر تخلص حسرت مآب ہووے

۲ آلودہ کیون نہ ہووے دامان پاک زاہد — جب دست نازنین مین جام شراب ہووے

۳ شبنم مین غرق ہووے شرمندگی سے ہر گل — وہ گلبدن چمن مین جب بے حجاب ہووے

۴ تیرے لبون کے آگے بر جا ہے ای پریرو — گر آب زندگی کا موج سراب ہووے

۵ کیون بے خودی نہ آوے اسوقت پر وَلی کو
وہ سرو ناز پیکر جب ہم جواب ہووے

۶ اسکو حاصل کیونکہ ہو جگ مین فراغ زندگی — گردش فلاک ہی جسکو ایاغ زندگی

۷ اے عزیزان سیر گلشن گل کی ہے داغ الم — صحبت احباب ہے معنی مین باغ زندگی

۸ جب نہین دیکھا نظر سے کاکل مشکین یار — تب سی جون سنبل پریشان ہی دماغ زندگی

۹ لب مین تیرے فی الحقیقت چشمۂ آب حیات — خضر خط نے اس سے پایا ہے سراغ زندگی

۱۰ آسمان میری نظر مین کلبۂ تاریک ہے — گر نہ دیکھون تجکو اے چشم و چراغ زندگی

۱۱ لالہ خونی کفن کے حال سے ظاہر ہوا — بستگی ہے خال سے خوبان کے داغ زندگی

۱۲ کیون نہ ہووے اے وَلی روشن شب قدر حیات
ہے نگاہ گرم گلرویان چراغ زندگی

۱۳ اگر گلشن طرف وہ نو خط رنگین ادا نکلے — گل ریحان سے رنگ بوستانی پیشوا نکلے

۱۴ کھلے ہر غنچۂ دل جون گل شاداب شادی سے — اگر ٹک گھر سے باہر وہ بہار دلکشا نکلے

۱۵ غنیم غم نے کی ہے فوج بندی عشق بازو پر — بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلے

۱۶ نثار اوسکے قدم پر مین کرون اشکون کے سب گوہر — اگر موتی کا بالا پہنکر وہ خوش ادا نکلے

۱۷ کرونگا اوسکے آگے نالۂ جانسوز کو ظاہر — مگر اس سنگدل سے مہربانی کی صدا نکلے

۱۸ رہے مانند لعل بے بہا شاہون کے تاج اوپر — محبت مین جو کوئی اسباب ظاہر کو بہا نکلے

۱۹ بخیلی دید کی ہرگز نہ کیجوے پری پیکر

۱ وؔلی تیری گلی مین جب کہ مانند گدا نکلے

۲ اس لب کی شیرینی سے ہوئی دلکو تشنگی / اس زلف کی شکن نے مجھے دی شکستگی

۳ آنکھونکے دام مین تیرے بادام بند ہے / تیرے لبون سے چھوڑ دی پستہ نے بستگی

۴ اس قد کی راستی نے کیا بند سروکو / آزادگی سے آج ہوئی اسکو رستگی

۵ اس زلف سحرساز کے جلوہ کے فیض سے / بے طاقتی مین ہوش نے پایا ہے خستگی

۶ مجلس سے جون وؔلی کی وہ شیرین ادا اٹھا
عشرت کے تار ساز نے پایا شکستگی

۷ ہے عزم اسکو لکھون اپنے دل کی بیتابی / بیاض چشم سے گر پاؤن کاغذ آبی

۸ لکھا پلک کے قلم سے مین اے کمان ابرو / جگر کے خون سے اس تیغ کی سیہ تابی

۹ ہوا ہے جب سے وہ نور نظر نظر سے جدا / نہین نظر مین مرے تب سے غیر بیخوابی

۱۰ نگہ کے جھاڑ کا پھل بوئے اے بہار کرم / اگر درخت کو امید کے ہو سیرابی

۱۱ وؔلی خیال مین اس ماہ کو جو کوئی رکھے
تو خواب مین نظر آوے نہ مہتابی

۱۲ کان تک بیان کرون ان بانونکی کہبکی شوخی / جس پاس موے کم ہے دارالحرب کی شوخی

۱۳ پریونکو بہی نہین ہے پر مارنے کی طاقت / یاقوت سے فزون ہے اس رنگ لب کی شوخی

۱۴ تجھ لب کے آگے لب ہین پستہ کے بند دایم / اور شرم سے لہو مین ڈوبی عنب کی شوخی

۱۵ گستاخ ہو کے مہندی تیرے قدم لگی ہے / گر رنگ سے کہون مین اس بےادب کی شوخی

۱۶ دل گرچہ جون کہلونا تیری نظر کیا ہے / منظور ہے جسے تجھ لہو و لعب کی شوخی

۱۷ طفل طلب نے ہٹ سے اس لب پہ دل بندھا ہے
معذور رکھ وؔلی کو طفلی طلب کی شوخی

۱۸ مجھ دل مین بیدل کے سدا یون دلبر جانان بسے / جون روح قالب کے بہتر یون تن منے پنہان بسے

۱ پتلی مین میری چشم کے دکھتا ہے دلبر عین یون | پردہ مین جون ظلمات کے ہے چشمۂ حیوان بسے
۲ اس دلبر دلدار کا مسکن ہے میرے دل مین آب | یون دل منے رہتا ہے وہ جون دل منے ایمان بسے
۳ ہے دل مرا دریائے غم اور نقش اس لب سرخ کا | یون دل منے رہتا ہے وہ دریا مین جون مرجان بسے

۴ یون دل مین میرے اے ولی بستا ہے وہ اہل شفا
سینے مین جیسا بید کے ہر درد کا درمان بسے

۵ اس رخ کا آب دیکھ گئی آب آب کی | یہ تاب دیکھ عقل گئی آفتاب کی
۶ تجھ بحر حسن کا ہے سنا جوش تب سے ہے | پر نم ہین اشتیاق سے آنکھین حباب کی
۷ عالم نے ان لبون کے تبسم کو دیکھ کے | زنجیر پائے عقل ہے موج اس شراب کی
۸ دیکھا ہون جب سے خواب مین وہ چشم نیم خواب | صورت خیال خواب ہوئی مجکو خواب کی

۹ میرے شعر مین فکر سے کر اے ولی نگاہ
جو بیت اس غزل مین ہے ہے انتخاب کی

۱۰ ترے قد کی نزاکت کے ہے آگے سرو جون لکڑی | ترے گلبرگ کے آگے ہوئے ہین پھول جون پنکھڑی
۱۱ کلاہ آبرو اسکی اتارے باغ مین گل چین | چمن مین پھول کی ڈالی جو تجکو دیکھکر اکڑی
۱۲ ستم پر دوسرے دیکھا کہنا کئے پر یون لاتا ہے | نگہ یہ سر اے جو کوئی سمجھے شیر یا بکری
۱۳ غرہ ہی سے نہ سمجھو سادہ دل بقال پر فن کو | کہ جو کہا اس نے ہر عاشق کو پہلے لیا پکڑی

۱۴ نہ ہوگا حل عقدہ مشکل اسکا اے ولی ہرگز
تماشے سے کہ جس نے دل منے اپنے گرہ پکڑی

مستزاد

۱۵ معلوم نہین کس نے مرے دلکو لیا ہے | ان عشوہ گرون مین
۱۶ اس شوخ نظر باز کی انداز نگہ کا | گر کام نہین تو
۱۷ دیوانہ مرے دلکو کہو کس نے کیا ہے | جادو نظرون مین

ظاہر مین ترو تازہ و باطن مین ترا داغ	۱		رکہتا ہے جو دایم
جون لالہ اسے بوجہہ کہ بیرنگ رہا ہے	۲		خونین جگرون مین
عاشق کو یہ بیتابی و بیطاقتی دل	۳		سرمایۂ بینش
بے عشق جو عالم مین فراغت سی جیا ہے	۴		ہے بے نظرون مین
تنہا نہین سرشار ولی شوق سے تیرے	۵		اے ساقی بدمست
تجہہ عشق کا اس بزم مین جو جام پیا ہے	۶		ہے بیخبرون مین
	ولہ		
کی جس نے نظر جب سے کہ اس رشک پری پر	۷		گویا ہے بگلشن
باندہا ہے جو دلکو تری نازک کمری پر	۸		پہرتا ہے وہ بن بن
دیکہا جو ترے داغ کے جلوہ کو جگر پر	۹		بولا مجہے یہ دل
کیا خوب تہا یہ نقش عقیق جگری پر	۱۰		خورشید سا روشن
جنچل نے نظر ناز سے آہو پہ کیا ہے	۱۱		نرگس کی ہے سوگند
قربان ہوا اس شوخ کی والا نظری پر	۱۲		عشاق کا تن من
ہموار کیا اپنے پہ اب ترک وفا کو	۱۳		ازبسکہ ہے طرار
باندہی کمر ناز سے اب حیلہ گری پر	۱۴		او شاہد پرفن
جانا ہے ولی جب سے ہے خورشید کو اس نے	۱۵		ذرہ سے ہے کمتر
کی اس نے نظر جب سے کہ دستار زری پر	۱۶		لے ہاتہہ مین درپن
	ولہ		
بیتاب کیا شوق نے مجہہ دلکے صحن مین	۱۷		گل پیرہنون کا
مجہہ دل کیطرح عشق سے گردش مین ہمیشہ	۱۸		تنہا نہین خورشید
مشتاق ہو مہ پہرتا ہے بس چرخ کہن مین	۱۹		سیمین بدنونکا

مت بوجہہ کہ ہین آپ سے دہشت مین یہ آہو ١ ہین کشتۂ خوبان

پہیلاؤ سحر کا ہے سب اطراف ختن مین ٢ جادو نینون کا

رکہتا ہے سدا داغ محبت کا جگر پر ٣ ہر لالۂ رنگین

ہے عشق سے کیا حال ترے دیکہہ چمن مین ٤ خونی کفنون کا

فرہاد کی آتی ہے سدا روح صباحی ٥ مجہہ شعر کو سنے

مذکور ہے از بسکہ ولی تیرے سخن مین ٦ شیرین سخنون کا

مخمس

مشق کر لے دل سدا تجرید کی ٧ عاشقی ہے ابتدا توحید کی

ترک مت کر گفتگو تفرید کی ٨ جسکو لذت ہے سخن کے دید کی

٩ اسکو خوش شوقی ہے صبح عید کی

اے صنم تجہہ سے نہین اک دم جدا ١٠ ہون بدل خدمت مین ہین حاضر سدا

دوست مجکو بوجہہ اسکا خوش نقا ١١ دل مرا موتی ہے تجہہ بالی مین جا

١٢ کان مین کہتا ہے باتین بہید کی

لب ہے تیرا نشۂ صہبائے حسن ١٣ قد ہے تیرا ہمت بالائے حسن

آنکہہ تیری ہے چمن آرائے حسن ١٤ زلف ہے تجہہ منہ پہ ہے دریائے حسن

١٥ موج ہے یہ چشمۂ خورشید کی

خورد سالی مین ہے شوخی معتبر ١٦ اس سبب ہر عاشقان خونی جگر

مہربان ہو خط نمایان ہو اگر ١٧ اس کے خط و خال سے پوچہون خبر

١٨ پوچہنا ہندوسے باتان بید کی

بر مین تیرے ہے لباس صندلی ١٩ رنگ گل ہے تجہہ کو فرش مخملی

جنت فردوس ہے تیری گلی ٢٠ تجہہ دہن کو دیکہکر بولا ولی

۱	یہ کلی ہے گلشن امید کی	
	مخمس	
تازے آب تجھے ادا کی قسم	۲	مہربان ہو تجھے دیا کی قسم
مین وفادار ہون وفا کی قسم	۳	خیرخواہ ہون مین ہون خدا کی قسم
۴	مان اس صادق آشنا کی قسم	
بوالہوس تجھہ اوپر رکھے ہین نظر	۵	جب سے تجھہ حسن کی سنے ہین خبر
حرف میرا سن اے پری پیکر	۶	کم نمائی کو مدعا کر کر
۷	مت کہین جا تجھے حیا کی قسم	
دلکو تجھہ عشق سے ہے تمنا کی	۸	لیکن اس سے نہین ہون مین شیدا کی
کم ہے عالم مین عصمت و پاکی	۹	دیکھہ تیری یہ شوخ بیباکی
۱۰	خوف مین ہون سدا رجا کی قسم	
گر سخن فہم تجھہ کو پاؤن گا	۱۱	حال دل کا تجھے سناؤن گا
بندۂ بیدرم کہاؤن گا	۱۲	یہ قدم چھوڑ کر نہ جاؤن گا
۱۳	مجھہ کو ہے تیرے خاک پا کی قسم	
سب رقیبان ہین کور دیدونکے	۱۴	جان کر حرف ان پلیدونکے
مت ہو فرمان مین یزیدونکے	۱۵	لطف سے آ طرف شہیدونکے
۱۶	تجھہ کو ہے شاہ کربلا کی قسم	
عشق کے درس کا ہون مین استاد	۱۷	طفل مکتب مرا ہے اک فرہاد
بندہ تیرا ہون بسکہ ہون آزاد	۱۸	بسکہ رکھتا ہون تجھہ قدم کی یاد
۱۹	دل مرا خون ہوا حنا کی قسم	

شوق تیرا ہوا ہے جسکو امام | ۱ | اس نے پایا ہے مدعا کو تمام
عشق مین ہے حیات تیرے مدام | ۲ | عاشقونکو نہین ہے کسی سے کام

۳ مرقد پاک اولیا کی قسم

سرکشون سے ہے راہ عرفان دور | ۴ | ان کو امکان نہین ہے بار حضور
خود نمائی کی ترک یان ہے ضرور | ۵ | خاکساری ہے نزد حق منظور

۶ خاک درگاہ مرتضیٰ کی قسم

دل سے اپنے نکال وہم و خطر | ۷ | عشق کی راہ مین قدم کو دہر
نقش دنیا کا کہینچ مت دلپر | ۸ | دشمن جان ہے محبت زر

۹ رہ بہ سیدہی ہے رہنمائی قسم

معرفت حق کی کار مشکل ہے | ۱۰ | اہل پندار اس سے غافل ہے
اے ولی علم سے یہ حاصل ہے | ۱۱ | علم انسان کو مکمل ہے

۱۲ گل گلزار اہل اتقی کی قسم

ولہ

اس قد نے مجھہ نگاہ کو عالی قدر کیا | ۱۳ | اس رخ نے شوق بدر کو دل سے بدر کیا
اس لب نے بس عقیق کو خونی جگر کیا | ۱۴ | مستی نے اسکی آنکہونکی بس بیخبر کیا

۱۵ اسکی بہوؤن نے دلکو مرے جون بہنور کیا

اس چشم ترک نازکی جولانکو دل مین رکھہ | ۱۶ | اسکی بہوؤنکی تیغ کی وحشت کو دل مین رکھہ
پلکونکی خنجرونکی سیاہی کو دل مین رکھہ | ۱۷ | اسکی نگہ کے تیر کی ہیبت کو دل مین رکھہ

۱۸ سورج نے تن الپس کا سراسر کیا

ہے تجکو شان ورنہ مین کیون اسکے برتری | ۱۹ | تجھہ رخ کو دیکھہ دنگ ہی کیا حور کیا پری
تا ہید مین کہین نہین دیکھی یہ دلبری | ۲۰ | تجھہ مہر کا ہوا ہے دل و جان سے مشتری

۱	جب سے ترے خیال نے دل مین گذر کیا	
۲	تیرا فراق سینے مین اول تہا مثل گل	مدت سے دل رہا تہا ترے غم مین پا بگل
۳	دیکہا نہین ہین خواب مین آرام ایک تل	تب سے ہوا ہے محمل لیلیٰ کی شکل دل
۴	جب سے ترے جمال پہ مین نے نظر کیا	
۵	شہرت کا تیری جگ مین بجا ہر طرف دہل	تجہہ سرو قد کو دیکہہ ہوئے بند جز و کل
۶	سرشار اس نین کی نشہ سے ہے جام ال	حق تجہہ عذار دیکہہ کے بہ جائے رنگ گل
۷	پیدا ترے لبون ستی شہد و شکر کیا	
۸	تیری معاونت مین ہین نت مرتضیٰ علیؑ	تو اس سبب سے ملک سخن کا ہوا ولی
۹	خورشید کی نمن ہے مری طبع منجلی	تیرا یہ شعر جگ مین موثر ہوا ولی
۱۰	فی الفور دل مین جا کے ہر اک کے اثر کیا	

ولہ

۱۱	صنم میرا سخن سے آشنا ہے	مجہے فکر سخن کرنا بجا ہے
۱۲	سخندان آشنا فضل خدا ہے	نہ تنہا حسن خوبان دلربا ہے
۱۳	ادا فہمی سخندانی بلا ہے	
۱۴	لٹک سے آ اے سرو کبک رفتار	جہلک اپنی دکہا اے لالہ رخسار
۱۵	کیا دل کو میرے یہ صحن گلزار	چمن مین حسن کے ہے جلوۂ یار
۱۶	گل رنگین بہار مدعا ہے	
۱۷	لیا ہے گہیر عشق بے ریا اب	پلا دیدار کا شربت پلا اب
۱۸	ہوا آزار بے صبری دیا اب	تغافل نے ترے زخمی کیا اب
۱۹	تری یہ کم نگاہی نیمچہ ہے	
۲۰	عجب تجہہ بر مین ہے اے یار جانی	نشاط دل لباس زعفرانی

تیرے جلوے سے پایا ہے جوانی ۱ نہ بخشے کیون ترا خط زندگانی

۲ کہ موج چشمۂ آب بقا ہے

صف مژگان خوبان اپنی یک سر ۳ اُٹھے ہین عاشقون پر کھینچ خنجر

ادا کا ہر طرف امڈا ہے لشکر ۴ نہین وان آب غیر از آب خنجر

۵ شہادت گاہ عاشق کربلا ہے

وفا ہے بادشاہی عاشقی مین ۶ تحمل ہے سپاہی عاشقی مین

نہین شوخی نگاہی عاشقی مین ۷ وہی آتے ہین راہی عاشقی مین

۸ کہ جسکو استقامت کا عصا ہے

گدا ہین جو محبت کی گلی کے ۹ وہ دایم ہم سفر ہے منچلی کے

نہین بلبل وہ ہر گل کی کلی کے ۱۰ غنیمت بوجھ ملنے کو ولی کے

۱۱ نگاہ پاکبازان کیمیا ہے

ولہ

یاقوت لب تیرے صنم دلکا ہمارے قوت ہے ۱۲ ہر خال اسکا دل مین اب جون کان مین یاقوت ہے

شہرت سے تیرے حسن کے معمور سب ناسوت ہے ۱۳ تجھ یاد کی تسبیح سے سینہ مرا ملکوت ہے

۱۴ تجھ عشق کا دل مین مرے جبروت ہی لاہوت ہے

او شاہ اس دنیا مین اب دل جو رہی تجھ غم ستی ۱۵ زخمی تری شمشیر کے بیزار ہین مرہم ستی

جم جم جو ہے تجھ سوز مین ڈرتا نہین وہ جم ستی ۱۶ جم گرچہ غالب دم پہ ہے قایم ہے وہ خوش دم ستی

۱۷ نہین دم کی کچھ پروا اسے جو عاشق مبہوت ہے

تجھ شوق سے اے دلربا تجھ مکھ نمن درپن ہوا ۱۸ تجھ عشق کے گوہر ستی سینہ مرا معدن ہوا

تجھ روئے عالمتاب سے یہ دل مرا روشن ہوا ۱۹ تجھ رخ کے اب گلزار سے یہ دل مرا گلشن ہوا

۲۰ میری نین مین اے صنم ہر آن چندر جوت ہے

ساکن ہوئی الفت تری مجھ خاطر رنجور مین ۱ دل ہے پریشان روز و شب تجھ سنبلۂ فیحور مین
ڈالی ہے آتش دل مین یون آتش ہے جیسے طور مین ۲ ثابت صنم کے عشق مین جو حال تہا منصور مین
۳ یہ عشق میرا خلق مین اثبات اور ثبوت ہے

تجھ عشق کے دریا منے دل ماہی سا پیراک ہے ۴ گر صید اسکو ای صنم تیرا اشکار پاک ہے
اے ماہ تجھ بن خلق مین ہر دم ولی غمناک ہے ۵ تجھ جان بن دل کا کفن بیشک کنول جون چاک ہے
۶ تجھ غم مین جھک جھک اے سجن یہ تن مرا تابوت ہے

ولہ

گلشن مین میرے سینے کے صاحب جمال چل ۷ مجھ دل کے باغ مین تو اب اے نونہال چل
مجھ طبع کے چمن مین اے رنگین خیال چل ۸ میری نگہ کی رہ مین اے فرخندہ فال چل
۹ ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

تجھ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر ۱۰ اس بو سے آج مست ہے کیا جن گیا گذر
دل تجھ نگاہ کے دام مین ہے بند سر بسر ۱۱ تیری نگہ کی دید کو لے نور ہر نظر
۱۲ کیا شک ہے آوے ملک ختن سے غزال چل

عالم کے خشک و تر نے کیا دلکو نہر دشت ۱۳ کس اہل دل کو جاکے کہون دلکی سرگذشت
مجھ زرد رو کے دل کا بڑا بام سے یہ طشت ۱۴ ممکن نہین ہے تجکی طرف اسکی بازگشت
۱۵ جو دل گیا ہے دلبر دلکش کے نال چل

ہے سبزہ زار حسن سراپا سواد ہند ۱۶ خوبون سے ہے بہرا ہوا سارا بلاد ہند
عشاق باصفا کے ہے سینے مین یاد ہند ۱۷ دلبر کی زلف مین نظر آیا سواد ہند
۱۸ اس راہ مار پیچ مین اے دل سنبھال چل

یہ حرف راست جاکے کہو حرف نوش کو ۱۹ اے کج خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کو

وہ پیتے نہیں ہین ساغر دل خود فروش کو ۔ ۱ ۔ وحدت کے میکدے مین نہین بار ہوش کو

۲ ۔ اس بیخودی کے گہر کیطرف سدہ کو ڈال چل

پوچھا ہون دلکے فیض سے سارے جگت کی گت ۔ ۳ ۔ پاوے نہ کوئی کام بجز حق کے عاقبت

بد خصلتی کے گل مین نہین بوے عافیت ۔ ۴ ۔ کر عاقبت کے ملک کی خواہش اے سلطنت

۵ ۔ خوش خصلتی کے ملک مین اے خوشخصال چل

دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے ۔ ۶ ۔ انکی شراب صاف معانی کی رزم ہے

عالی ہین بخت اسکے جسے وانکا عزم ہے ۔ ۷ ۔ اس انجمن کی سیر کا گر عزم جزم ہے

۸ ۔ سایہ کیطرح پیر کے دنبال جاہل چل

جز تیرے جان و دلکو نشاط و طرب نہین ۔ ۹ ۔ دل بستگی زلف تری بے سبب نہین

کہتا ہون حرف راست اگرچہ ادب نہین ۔ ۱۰ ۔ آیا دکی جو تیری طرف تو عجب نہین

۱۱ ۔ آتے ہین تیرے کوچہ مین صاحب کمال چل

ولہ

نہ کیجو آشنائی غیر سے اے سیمتن ہرگز ۔ ۱۲ ۔ نہ ہووے شمع رو ہر انجمن مین شعلہ زن ہرگز

نہ مل مایل ہو ہر طوطی سے اے شکر دہن ہرگز ۔ ۱۳ ۔ نہ مل ہر بلبل مشتاق سے اے گلبدن ہرگز

۱۴ ۔ ہر اک مجلس مین جون نرگس نہ کہول اپنے نین ہرگز

فصیحان زمان سب تجکو مین شیرین سخن کہتے ۔ ۱۵ ۔ جبین کو روز روشن زلف کو کالی رین کہتے

مبصر مین جواہر کے تجہے در عدن کہتے ۔ ۱۶ ۔ جہانکے گلرخان ہین سب تجہے نازک بدن کہتے

۱۷ ۔ تو ہر پلکونکی نینون پر نہ دہر اپنے چرن ہرگز

دو رخسارے ترے روشن اگرچہ دو ستارے ہین ۔ ۱۸ ۔ ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چکارے ہین

عزیزان مصر سینے کے تیری خاطر سنوارے ہین ۔ ۱۹ ۔ زلیخا سے کئی عاشق ترے پر جان وارے ہین

۱ نہ دکھلا رشک یوسف اپنا تو چاہ ذقن ہرگز

مصرع	#	مصرع
نشانی حق کے پانے کی وفنی کی بے نیازی ہے	۲	کشایش کار اپنے کی جہاں کی کارسازی ہے
تواضع خاکساری مین ہماری سرفرازی ہے	۳	حقیقت کی کتب کا ترجمہ یہ عشقبازی ہے

۴ نپاوے شرح مین مطلب نبوجھے جو متن ہرگز

مصرع	#	مصرع
ایس مرشد کو رہبر جان دایم دم بدم اپنا	۵	غنیمت جان اس تن کے قفس مین مرغ دم اپنا
منظر مین رکھہ ہر اک لمحہ مین احوال عدم اپنا	۶	ولی اس منزل مشکل مین رکھہ ثابت قدم اپنا

۷ نہ پہنچے گا بغیر از شوق سون حب الوطن ہرگز

ترجیع بند

مصرع	#	مصرع
مرے دل مین وہ سرو گلفام ہے	۸	کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
رخ روشن و زلف مشکین یار	۹	مجھے یاد ہر صبح اور شام ہے
خلاصی نہین تا دم زندگی	۱۰	نگہ شوخ کی جان کا دام ہے
برہ مین طلب مت کر و صبر کو	۱۱	برہ دشمن صبر و آرام ہے
جو دل یار کی مجکو دیوے خبر	۱۲	نہین دل وہ جمشید کا جام ہے
شب و روز مجھہ عاشق پاک کو	۱۳	فراموش کرنا ترا کام ہے
سدا اس پریرو کی خدمت مین	۱۴	یہی وردمندونکا پیغام ہے

۱۵ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر مین بے خور و خواب ہون

مصرع	#	مصرع
کہان ہے عزیز وہ جگ مشتری	۱۶	کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری
کہان ہے وہ گلزار باغ وفا	۱۷	کہ ہے شان جسکی سدا دلبری
کرے کیون نہ شرمندہ خورشید کو	۱۸	اگر بر مین پہنے قبائے زری

۱ وہی ہے مرے حرف کا قدر دان — کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری

۲ عزیزو کسی غیر سے مت کہو — رقیبوں کی دیکھا ہوں مین زرگری

۳ کرے کیون نہ عشاق کے دلکو بند — کہ رکھتا ہے آنکھوں مین جادوگری

۴ کہو جاکے میری طرف سے اُسے — تخلص ہے جس چشم کا عبہری

۵ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون

۶ بروز نزاکت بروز ادا — صف گلرخان کا ہے تو مقتدا

۷ مددگار تھے جب تلک بخت سعد — نہ رہتا تھا اک آن مجھسے جدا

۸ یکایک ترے ہجر نے لے صنم — گیا محو سب عشرت ابتدا

۹ کرون تجھسے کیون آرزوئی سوال — سدا کو وہ تمکین ہے بے صدا

۱۰ ترے غم سے پھٹتی ہے چھاتی مری — ہوئی رشک سے آنکھین دو نربدا

۱۱ بجا ہے سنو گر مری التماس — کہ سنتے ہین شہ عرض حال گدا

۱۲ تغافل کو مت کام فرما صنم — مری بات سنکر برائے خدا

۱۳ شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون
ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون

۱۴ ترے دیکھنے کو لے نرگس نین — چلے چھوڑ آہو دیار ختن

۱۵ وہ مانند شمشیر پانی ہوا — جو دیکھا تری ابروئے تیغ زن

۱۶ تری یاد کرنے سے او نونہال — ہوا دل مرا رشک صحن چمن

۱۷ کمر بستہ شمع ہون جون پتنگ — لگی جب سے اے شوخ تجھسے لگن

۱۸ سراپا بدن گل کے پانی ہوا — ترے غم سے جون شبنم اے گلبدن

۱۹ کیا دل نے تیری گلی مین مقام — کہ بلبل کا دایم ہے گلشن وطن

دیا جس نے جی فتنۂ ناز سے	۱	ہوا صبح محشر سے اس کا کفن
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہون ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون	۲	
تری ابروؤن کا جو دیکھا کمال	۳	گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال
ترے گوش مین گوشوارہ نہین	۴	ہوا انجم و ماہ کا اتصال
فراموش دل سے کیا حور کو	۵	نظر جب سے آیا ہے تیرا جمال
سہانے کو سر مادہ ہووے گا دل	۶	ترے مصحف رخ سے نکلی ہے فال
جو کچھ تجھ سے ظاہر ہوا تہا مجھے	۷	ہوا ہے وہی حال اے نونہال
عجب روز تہا اور عجب وقت تہا	۸	جدائی سے جب تک نہ تہا احتمال
تمنا نہین اور کچھ دل مین ہے	۹	سدا تجھسے میرا یہی ہے سوال
شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون ترے ہجر سے بے خور و خواب ہون	۱۰	
کہو بات اس شوخ بیباک کی	۱۱	حقیقت کہو اس سے غمناک کی
ہوا مجھ کو ظاہر کہ ہر فرق کو	۱۲	لیاقت نہین تیرے فتراک کی
زمین پر رکہا اسنے جب سے قدم	۱۳	ہوئی شاہی اس روز سے خاک کی
ہوئی برق شاگرد آخر کو آ	۱۴	ترے غمزۂ شوخ و چالاک کی
شراب جوانی سے سرشار ہے	۱۵	کہان بات سنتا ہے غمناک کی
سدا عاشقان کھینچتے ہین جفا	۱۶	جفا کار ہے گردش افلاک کی
زبس ناز کے مت ہو فرمان مین	۱۷	قسم ہے تجھے ایزد پاک کی
شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون ترے ہجر سے بیخور و خواب ہون	۱۸	

۱ — ترے رخ پہ ای نازنین بے نقاب ۔ چمکتا ہے جون مطلع آفتاب

۲ — ادا فہم کے دل کی تسخیر کو ۔ ترا قد ہے جون مصرع آفتاب

۳ — بجا ہے ترے حسن کے تاب سے ۔ تری زلف کہاتی ہے کر پیچ و تاب

۴ — نظر کرکے اس رخ کی صافی اوپر ۔ ہوئی شرم سے آرسی غرق آب

۵ — ترے عکس پڑنے سے ای گلبدن ۔ عجب نین اگر آب ہووے گلاب

۶ — اگرے بخت میری اگر ٹک مدد ۔ ولی اس صنم سے مین ہون بیحجاب

۷ — تعلل تغافل کا وقت اب نہین ۔ مرا حال سنکر اے عالی جناب

۸ — شتابی خبر لے کہ بیتاب ہون ۔ ترے عشق سے بیخور و خواب ہون

مثنوی شہر سورت کی تعریف مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۹ — الٰہی عشق مین عشاق کر دے ۔ تو اپنے شوق کا مشتاق کر دے

۱۰ — شریعت کا جہان ہے شارع عام ۔ کر اس تن کا وہان آغاز و انجام

۱۱ — عیان کر دل پہ اب راز حقیقت ۔ صدر پر کہول ابواب طریقت

۱۲ — ہرہ کی معرفت کا جو ہر صاف ۔ اپنے فیض سے کر دلکو صراف

۱۳ — چمن مین شوق کے دے کہول جون گل ۔ اسی گل کے اوپر کر جی کو بلبل

۱۴ — مجہے دے نقش گل سے دل مین داغ اب ۔ مرے مقصد کے کر روشن چراغ اب

۱۵ — ہرہ کی بارگہ مین مجکو جا دے ۔ مجہے اس شوق کی عشرت سرا دے

۱۶ — مجہے معمور کر جون شیشۂ گل ۔ پریشانی نہ دے مانند سنبل

۱۷ — محبت کی عطا کر مے پرستی ۔ اپنی معرفت کی بخش مستی

جہان کے عشق سے آزاد کر دے	۱	اب اسکی یاد سے آباد کر دے
ہمیشہ رکھہ جہڑی چشمون کی جاری	۲	چمن کو عشق کے دے آبداری
مجالس سے مجازی کی جدا کر	۳	مجھے اس مے سے اب نا آشنا کر
حقیقت کے دکہا اب مجکو انوار	۴	کر اپنے بادۂ عرفان سے سرشار
شتابی سے دے اے ساقی مہربان	۵	بہرہ کے جام سے مہر درخشان
کہ خورشید نبوت کی مدد سے	۶	کنول دل کا مرے شگفتہ ہووے
محمدؐ وہ کہ جسکے حق مین لولاک	۷	کہا ہے مالک افلاک املاک
عجب گلزار ہے وہ مظہر کل	۸	کہ ہے اس باغ کا خورشید اک گل
دو عالم جسم ہے وہ جان عالم	۹	وہ نور حق ہے اور سلطان عالم
وہی ہے بیدلونکا دلکشا باغ	۱۰	وہی ہے عاشقونکا مرہم داغ
اسی کا ذکر ہے ایمان مومن	۱۱	ہے اسکی یاد اطمینان مومن
وہی ہے باغ اقدس سرور دین	۱۲	کہ جسکے باغ کا رضوان ہے گلچین
کھلا کونین مین وہ دین کا گل	۱۳	دو عالم کا ہوا دل اسپہ بلبل
دو عالم کا وہی ہے شمع تنویر	۱۴	کہ جسکی شمع کا سورج ہے گلگیر
کیا عارف کو عرفان بیچ آگاہ	۱۵	دکہایا عاشقونکو عشق کی راہ
ہوا جو کوئی اس گل سے معطر	۱۶	رہا وہ مست ہوتا روز محشر
کیا اللہ نے اس شہ کی خاطر	۱۷	مرتب چار دیوار عناصر
ہوا جب چار باغ دین روشن	۱۸	شریعت کا کہلا اس بیچ گلشن
سنواری گرد اسکے چار دیوار	۱۹	حقیقت مین سمجھہ ہین چار وہ یارؓ
جو بخشے وہ مجھے اک جوش مستی	۲۰	فراموشی مین ہوون خود پرستی
عجب شہرون مین ہے پر نور اک شہر	۲۱	بلاشک ہے وہ صورت مقصد دہر

۱ ہے مشہور اسکا ہر جا نام سورت — کہ جاوے اسکے دیکھے سے کدورت

۲ جہان کی چشم کا گویا ہے وہ نور — رہے اس نور سے جم چشم بد دور

۳ شہر جون منتخب دیوان ہے سب — ملایک کا وہ گویا کہان ہی سب

۴ کنارے اسکے ہے دریائے تپتی — کہ دنیا دیکھنے کو جس کے جیتی

۵ شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ — ہے دریا سے وہ ہم پہلو ہمیشہ

۶ کہ آب خضر سی ہے اوسکی تاثیر — ہوا دیتی ہے اوسکی یاد کشمیر

۷ دیکھ اسکا آب سورج جگ مین کانپا — سمندر موج زن رگ رگ مین کانپا

۸ کیا سب ون خجالت نے اسے غرق — ہوا دریا اپسکے عرق سے غرق

۹ وہان اقسام حسب کرتا ہے عالم — سحر کو شام تب کرتا ہے عالم

۱۰ عجب قلعہ ہے وہان کا خوش قرینہ — انگوٹھی مین ہے دنیا کے نگینہ

۱۱ قریب قلعہ نادر گہاٹ ہی وان — کہ دایم گلرخان کا ٹہاٹ ہی وان

۱۲ ہے اسکے حاشیہ پر جائے آرام — طلسمی باغ وان ہوتا ہے ہر شام

۱۳ کہلے ہین ہر طرف رخسار کے گل — ہر اک پاس وان رخشان ہے سنبل

۱۴ عجب ہے وہ محض تصویر آب اخلاص — جو عاشق پروری مین اوج ہی خاص

۱۵ کہان ہے ساقی اخلاص انگیز — محبت کی کرے مے مجہہ اوپر ریز

۱۶ صفائی سے کہلے جون جان کا باغ — کرون اس گل کو اپنا مرہم داغ

۱۷ ہے وہ صورت حقیقت کی نشانی — کہ ہین معمور وان اہل معانی

۱۸ شرافت مین وہ ہے جون باب مکہ — تو ہے سب ملک مین اسکا ہی سکہ

۱۹ ہین کہتے مردمان شام تبریز — نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

۲۰ اور اس مین ہین کئی ایسے ہی تجار — کہ نادان کا نہین مطلق وہان بار

۲۱ اور اک آتش پرستونکی ہی بستی — ہے نمرودی خجل آتش پرستی

کہیما

۱ دگراں ہین فرنگی بے عدد ہین — کہ قول و فعل مین مکر وہ بد ہین
۲ وہاں ساکن ہین اتنے اہل مذہب — کہ گننے مین نہ آوین ان کی مذہب
۳ اگرچہ وہ ہین سب ابنائے آدم — ولے بینش بین رنگا رنگ عالم
۴ بہر سیرت وہ صورت اور سیرت — ہر اک صورت ہے وہاں انمول مورت
۵ ہے ختم ہر امر کی ان پر صفائی — ولے ہین بیشتر حسن نسائی
۶ صبا اندر کی ہے ہر اک قدم مین — چھپا اندر سبھا کو لے عدم مین
۷ جوان ہر ایک ہے رنگین و رعنا — ہر اک غنچہ شگفتہ ہے گل آسا
۸ ہے زلف و رخ کے طالب کی یہی بات — کہ دن ہے عید اور رات شب برات
۹ ہزاروں اس سبب شیدا ہین بلبل — کہ وان ہے غنچہ گل دائما گل
۱۰ نہ کوئی وقت کھینچے شوخ چنچل — وہ پیشین باغ رخ دیوار انچل
۱۱ نظر بھر دیکھ کر اس گلبدن کو — نہ دیکھے آنکھ اٹھا نرگس چمن کو
۱۲ ہے وان عاشقونکو عام آواز — نہین پرواہ بغیر از پردۂ ناز
۱۳ انہون کو جز نظر بازی نہین چین — کھلی ہے چشم سب کن طرفۃ العین
۱۴ ہے ہر غنچہ دہن یاقوت انمول — کرین اد بات جب میٹھی لبان کھول
۱۵ وہ باتان نین سراپا ہے مٹھا قند — انہین باتو نپہ ہے بس شکر بند
۱۶ پڑا شیرین سخن سن اسپہ بس جون — پھنسا اس شہد مین جا کر مگس جون
۱۷ ہوا اسکو نکلنا کار دشوار — رہے تا آخری دم لگ گرفتار
۱۸ شہر بہتر جب آوے نہان کا دن — ہنود کی قوم کے اشنان کا دن
۱۹ ہر اک جانب سے دیکھو فوج در فوج — سمندر کی تجلی کی اٹھی موج
۲۰ نین کی بیٹھ کشتی پر تو اے پاک — تو طے کر لیں ہین یہ دریا خطرناک
۲۱ مہربان ہو تو اے ساقی کوثر — کرم سے نشۂ مے مجکو دے بھر

اپنے لطف سے کر دے عطا مے	۱	کہ اس نشہ مین دریا کو کرون طے
عجب پایا سو بس کر لے ولی تو	۲	نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو

رباعیات

تجھ یاد سے ہے سینہ بیرا روشن باغ	۱	جس باغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
سینے مین تو اب غم کا محل باندھا ہے		اور آہ کا روشن کیا ہے اس مین چراغ

ولہ

تجھ خال نمط بے سر و ساماں ہوا مین	۲	اور زلف کے سودے مین پریشان ہوا مین
تجھ رخ کی صفائی کو نظر مین رکھ کر		مدت ہوئی جون آئینہ حیران ہون مین

ولہ

دیوان ازل بیچ خدا ہے بیچون	۳	یہ حکم کیا خلق کو وہ کن فیکون
افراد دو عالم کا بندھا شیرازہ		اسوقت سے کونین مین فہرست ہے نون

ولہ

دل جام حقیقت سے جو سرمست ہوا	۴	ہر مست مجازی سے زبردست ہوا
یہ باغ نظر آیا برنگ سیلاب		اور عرش عظیم اس سے ولے پست ہوا

ولہ

آنکھون مین تری جام محبت دیکھا	۵	اور لب کو ترے جام مروت دیکھا
تجھ رخ مین سیہ روز ہوا روشن اب		تجھ زلف مین جون شام غربت دیکھا

ولہ

یہان نقد خزینہ مین نہین غیر از داغ	۶	جس داغ کی حسرت سے ہوا لالہ داغ
اس چشم سے موہوم نظر آیا سراب	ولہ ۷	اس رخ پہ وہ منقوش ہے مانند حباب
ایسے سے نہ دل باندھ تو اپنا ہرگز		ایسے کو نگر خراب اے خانہ خراب
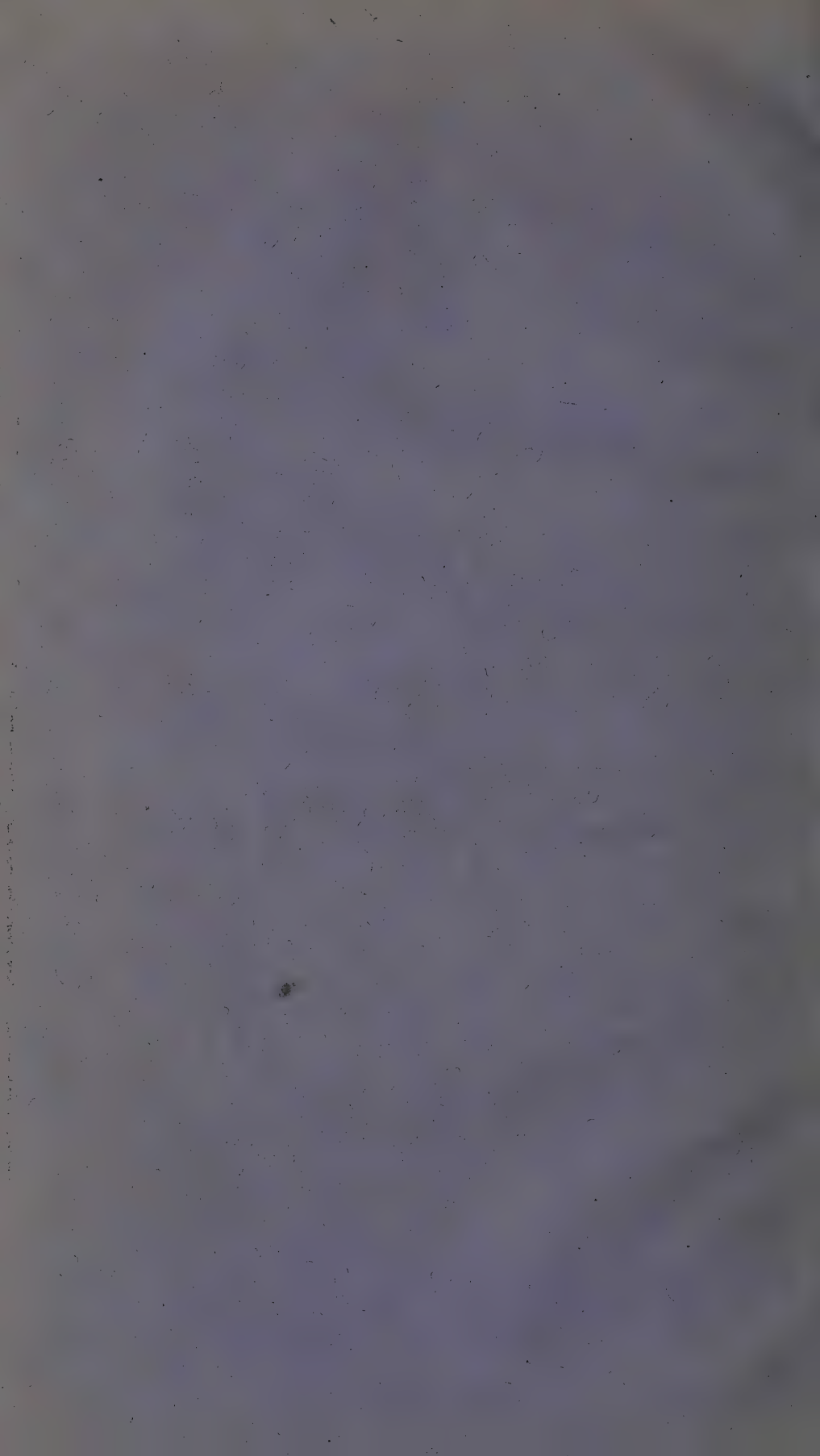
قطعہ تاریخ از حضرت سائل دہلوی مدظلہ العالی

کسی نے حضرت سائل سے پوچھا
بتادو جو کوئی شیریں سخن ہے

فارسی شاعروں میں سے بتاؤ
جو صاحبِ مثنوی شیریں سخن ہے

کہا سائل نے جسکو مان لے دل
وہی شاعر وہی شیریں سخن ہے

ولی شاعر کہ جسکا ہے دیوان
ہے یعنی سب اُردو میں یہی شیریں سخن ہے

نہ ہو باور تو گن لو انگلیوں پر
جمل سے بھی - ولی شیریں سخن ہے

۱۴ ھ ۱۳

ملنے کا پتہ: حیدر ابراہیم سایانی نمبر ۲۱۲۲ سینٹر اسٹریٹ کیمپ پونہ (دکن)